حیض ونفاس کے احکام

eBook

حیض ونفاس
کے احکام

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب ------------ حیض ونفاس کے احکام

تالیف ------------ امِّ عثمان

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ اوّل

تعداد ------------ 5000

ISBN ------------ 978-969-690-051-1

قیمت ------------

تاریخ اشاعت ------------

ملنے کے پتے

پاکستان
7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan
فون: +92-51-4866125-9 +92-51-4866150-1
www.alhudapublications.org
www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-480-234-8918 +1-817-285-9450
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-647-869-6679 +1-905-624-2030
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.
فون: +44-79-1312-1096 +44-20-8599-5277
alhudauk.info@gmail.com
alhudaproducts.uk@gmail.com

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قال اللّٰہ تعالیٰ:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ أَذًى لا ...O ﴾ [البقرة:222]

''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں،

کہہ دیجیے کہ وہ ایک اذیت ہے...''

قال رسول اللّٰہ ﷺ:

اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ ... [صحیح البخاری:294]

''بے شک یہ امر (حیض) تو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے...''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فہرست

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حیض	3
	• حائضہ سے متعلق توہمات	5
	• حائضہ اسلام کی نظر میں	6
	• حالتِ حیض میں جائز امور	7
	• طہارت وعبادات	9
	• حائضہ اور ازدواجی تعلق کی حد	29
	• حائضہ اور طلاق	31
	• حیض سے متعلق دیگر مفید معلومات	33
	• حیض کے بعد	35
	• حیض کے مسائل اور کچھ مزید سوالات	36
2	حمل	49
3	رضاعت	50
	• طہارت وعبادات	50
	• حاملہ اور کچھ مزید سوالات	53
4	اسقاطِ حمل	55
	• طہارت وعبادات	65

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
5	نفاس	66
	• حالتِ نفاس میں جائز امور	67
	• طہارت وعبادات	68
	• حالتِ نفاس میں نکاح	73
	• نفاس سے متعلق دیگر مفید معلومات	74
	• شوہر کی ذمہ داری	78
6	استحاضہ	79
	• طہارت وعبادات	81
	• استحاضہ کے مسائل اور کچھ مزید سوالات	89
7	جسم سے خارج ہونے والی عمومی رطوبتیں	92
8	جنابت	97
	• طہارت وعبادات	98
9	سن یاس	109
	• طہارت وعبادات	111
10	Period Tarcker	114
11	مصادر ومراجع	115

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

پیش لفظ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مرد اور عورت کو الگ الگ مخصوص ساخت کے ساتھ پیدا کیا اور دونوں کو طبعی اعتبار سے بھی مختلف رکھا، البتہ بیشتر شرعی احکامات، عبادات اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری دونوں سے یکساں مطلوب ہے اور اس پر دونوں ہی سے اپنے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [النّحل:97]

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ان کے بہترین اعمال کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کریں گے“۔

فطری اور نسوانی تقاضوں کے تحت خواتین کی عبادات مردوں کی نسبت متاثر ہوتی ہیں جو کہ غیر اختیاری عمل ہے، تاہم اس معاملے میں جان بوجھ کر غفلت، سستی اور لاپروائی برتنا بڑی نادانی اور خسارے کی بات ہے۔

خواتین کے لیے ان کے مخصوص مسائل سے متعلق شرعی احکامات کا جاننا بہت اہم ہے اور فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے کہ ان مسائل پر ہی طہارت، عبادات اور دیگر تمام معاملات کا دارومدار ہے، مثلاً: پاکی ناپاکی میں امتیاز کرنا، نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن، قرآن کریم کو چھونا، مسجد میں داخل ہونا، ذکر اذکار کرنا۔ اسی طرح حالتِ حیض ونفاس میں حج، عمرہ، طواف اور اعتکاف وغیرہ، بلوغت کی علامات، حیض ونفاس کے دنوں میں زوجین کا تعلق، طلاق اور عدت، استبراء رحم اور حمل کے احکامات وغیرہ۔

خواتین کو استحاضہ، احتلام، لیکوریا وغیرہ سے متعلق بھی زیادہ معلومات نہیں ہوتیں۔ اسی طرح قدرے بڑی عمر کی عورتوں کی سن یاس (Menopause) کے بارے میں پہلے سے آگاہی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور تیاری نہیں ہوتی۔ چنانچہ خواتین اور نوعمر لڑکیاں جب کسی ایسی مشکل صورتحال سے دوچار ہوتی ہیں تو فطری شرم وحیا کی بنا پر وہ نہ تو کسی سے اپنا مسئلہ بیان کرتی ہیں اور نہ ہی اس کا جواب دریافت کر پاتی ہیں جس کے نتیجے میں اپنی نماز، روزہ اور دیگر عبادات چھوڑ کر دین کا نقصان کر لیتی ہیں۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے ہاں اس بارے میں معلومات حاصل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ سوال پوچھنے والوں کی دینی جستجو اور علمی طلب کو سراہا جاتا۔ ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصاری خواتین کی تعریف میں کہا:... انصار کی عورتیں بہت خوب ہیں، دین کو اچھی طرح سمجھنے سے حیا انہیں نہیں روکتی۔ [صحیح مسلم:750]

عورتوں کے مخصوص مسائل کے سلسلے میں ہر خاتون کا معاملہ دوسری سے مختلف ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں سمجھنا انتہائی ضروری ہے اور ان کا احاطہ کرنے کے لیے تفصیلی تحقیق درکار ہے۔ ان موضوعات پر علما کرام رحمہم اللہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ نے بھی اپنے اپنے وقتوں میں تحقیقی کام کیا ہے۔ تقریباً تمام محدثین رحمہم اللہ نے اپنی کتب میں اس پر ابواب باندھے ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ نے تقریباً نو برس حیض کے معاملات کا مطالعہ کرنے اور اس سے متعلقہ مسائل سمجھنے میں صرف کیے۔ علاوہ ازیں دورِ رفتہ میں بھی محققین اور فقہا کرام رحمہم اللہ نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔

الحمد للہ! زیرِ نظر کتاب میں باذن اللہ کوشش کی گئی ہے کہ ان مضامین کے تمام پہلوؤں کا قرآن اور احادیث کی روشنی میں مختصر سا احاطہ ہو جائے۔ اس ضمن میں دینی علما کرام رحمہم اللہ اور مفتیان کرام رحمہم اللہ کی مستند علمی تحقیق سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اس کام کے دوران محترمہ استاذہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی راہ نمائی اور ان کی چند رفقاء کرام کا تعاون حاصل رہا جس کے لیے ان کی احسان مند اور شکر گزار ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

ام عثمان

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض

(Menstruation)

حیض کیا ہے؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ أَذًى لا ...o ﴾ [البقرۃ:222]

''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ ایک اذیت ہے...''۔

- حیض کے لغوی معنی کسی چیز کے بہنے اور جاری رہنے کے ہیں۔ [مصباح اللغات:186]
- طبی اصطلاح میں رحم سے مخصوص ایام میں خون کا اخراج ہونا ''حیض'' کہلاتا ہے۔
- اس اخراج کا بیشتر حصہ خون اور بقایا سیال حصہ رحم کی اندرونی جھلی کی بے کار بافتوں، ریشوں اور کچھ رطوبتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

فطری نظام

حیض وہ فطری نظام ہے جو لڑکیوں کے سنِ بلوغت کی ابتدا اور نوجوانی کی علامت ہے۔ حیض کوئی مرض یا بیماری نہیں البتہ یہ ایک تکلیف دہ چیز ضرور ہے جو ہمیشہ سے بنت حوا کے ساتھ ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: ہم حج کے ارادے سے نکلے پھر جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے کہا، ''جی''، آپ نے فرمایا: ''بے شک یہ امر (حیض) تو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے...''۔

[صحیح البخاری:294]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض کی خصوصیات

حیض کے خون کی خاصیت اور رنگت: حیض کے خون کی ایک مخصوص بو ہوتی ہے اور اس کی رنگت سیاہی مائل سرخ ہوتی ہے۔ یہ گاڑھا ہوتا ہے مگر جمتا نہیں ہے۔

حیض آنے کی عمر: حیض آنے کی ابتدا ہر لڑکی کی انفرادی طبیعت، معاشرتی ماحول، اس خطے کے موسم یا غذائی عادات کے اعتبار سے مختلف ہوسکتی ہے۔ عمومی تحقیق اس کو نو سال سے پندرہ سال کے درمیانی زمانہ میں شروع ہونا ثابت کرتی ہے۔

حیض کا دورانیہ: خون جاری رہنے کا دورانیہ اوسطاً چھ دن جب کہ بعض خواتین میں کم از کم ایک سے تین دن اور بعض میں زیادہ سے زیادہ دس سے پندرہ دن ہوتا ہے۔ شرعی طور پر ایام حیض کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔

حیض کا عارضی طور پر رکنا: دورانِ حمل اکثر عورتوں کو حیض آنا عارضی طور پر رک جاتا ہے۔ اسی طرح جو مائیں اپنے بچوں کو صرف اپنے دودھ پر رکھتی ہیں ان میں سے اکثریت کو نفاس کے بعد دورانِ رضاعت کافی ماہ تک حیض نہیں آتا۔

حیض کا مستقل اختتام: حیض کا مستقل اختتام سن یاس (Menopause) یعنی تخلیقی صلاحیت کے ختم ہو جانے کے بعد سے ہے۔ سن یاس شروع ہونے کا زمانہ بڑی عمر کی ہر عورت میں مختلف ہوسکتا ہے۔

ہر تکلیف کے ساتھ راحت

﴿ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ ﴾ [الم نشرح:6]

''بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حائضہ سے متعلق توہمات

اسلام سے پہلے بعض اقوام میں حائضہ کو نہایت نجس سمجھ کر اس سے ہر طرح کا رابطہ منقطع رکھا جاتا تھا۔ ان دنوں اس کا کھانا پینا الگ ہوتا اور اس کو آٹا گوندھنے، کھانا پکانے حتیٰ کہ باورچی خانہ میں داخل ہونے کی بھی ممانعت ہوتی۔ بعض گھرانوں میں خصوصًا یہود کے ہاں خاندان بھر کی حائضہ خواتین کے یہ دن گزارنے کے لیے گھروں سے الگ مخصوص کمرہ ہوتا تھا۔

کینیا اور نیپال میں آج بھی عورتوں کے لیے Menstrual Huts بنے ہوتے ہیں جہاں وہ سخت تکلیف دہ حالات میں حیض کے دن گزارتی ہیں۔

جب کہ دوسری انتہا یہ تھی اور کہیں کہیں آج بھی ہے کہ بعض اقوام مثلاً نصارٰی میں ناپاکی کا بالکل بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہاں تک کہ حائضہ اور نفاسہ سے ان کے شوہر خاص ازدواجی تعلق قائم کرنے میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

چنانچہ صدیوں سے دیگر بہت سی اقوام کے درمیان رہتے ہوئے ان مخصوص دنوں کے حوالے سے بہت سی توہمات ہمارے آباؤ اجداد نے بھی اپنا لیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مثال کے طور پر ان دنوں ایک حائضہ پاک عورت کو ہاتھ نہ لگائے، گھر کے مردوں کے لیے روٹی نہ پکائے، زم زم کا پانی نہ پیئے، جائے نماز، ٹوپی، تسبیح کو ہاتھ نہ لگائے، جھاڑو پر سے نہ پھلانگے، پودوں کو پانی نہ دے، پھولوں کو نہ پکڑے کہ مرجھا جائیں گے، اچار، چٹنی اور مربہ وغیرہ کے برتن کو ہاتھ نہ لگائے کہ وہ خراب ہو جائیں گے، آٹا نہ گوندھے، نہ دہی جمائے نہ دودھ کو ہاتھ لگائے وغیرہ۔ سوچنے کا مقام ہے کہ حائضہ و نفاسہ اپنے شیر خوار بچے کو دودھ بھی تو پلاتی ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ اسلام کی نظر میں

اسلام دینِ فطرت ہے۔فطرت اعتدال اور آسانی سکھاتی ہے جب کہ افراط وتفریط سے اکثر معاملات میں مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں۔اسلام حیض کے بارے میں بھی بے اعتدالی کوختم کرتا ہے۔حیض ونفاس کا خون بلاشبہ ناپاک ہوتا ہےاور ایسی عورت ایک طرح سے جسمانی طہارت کی حالت میں نہیں ہوتی لیکن اسے ایسا نجس اور قابلِ کراہت سمجھنا کہ وہ کسی بھی کام کو ہاتھ نہ لگائے اور گھریلو یا معاشرتی ذمہ داریاں نبھانے میں بالکل مفلوج ہوکر رہ جائے، یہ غیر اسلامی رویہ ہے۔جب کہ روحانی طور پر وہ پاکیزگی کی حالت میں ہی ہوتی ہے۔قرآن میں بھی حیض کواذیت بتایا گیا ہے، یہ نہیں کہا گیا کہ ایسی عورت خود نجس ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ... ﴾ [البقرۃ:222]

''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ تو ایک اذیت ہے...''۔

احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی، پھر آپ قرآن کی تلاوت فرماتے۔ [صحیح البخاری:297]

بہر حال خواتین کے مخصوص مسائل سے متعلق دینی کم فہمی کو علمی دلائل سے دور کیا جاسکتا ہے۔

• اس سلسلے میں راہ نمائی حاصل کرنے کے لیے ہم براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز گھرانے کی خواتین رضی اللہ عنہن اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندگیوں میں پیش آنے والے اسی موضوع سے متعلق مسائل اور معاملات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حالتِ حیض میں جائز امور

حائضہ کے ساتھ کھانا پینا

☆ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ مل کر کھانے سے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ مل کر کھالیا کرو''۔
[سنن ابن ماجه:651]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں (پانی) پیتی پھر اسے پینے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تو آپ (برتن پر) میرے منہ والی جگہ، اپنا منہ رکھ کر پی لیتے اور میں حالتِ حیض میں دانتوں کے ساتھ ہڈی سے گوشت کھاتی پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تو آپ اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر (کھاتے) جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا۔ [صحيح مسلم:692]

☆ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک یہودی گھر میں حائضہ کے پاس نہ بیٹھتے اور نہ ہی اس کے ساتھ کھاتے اور نہ پیتے تھے۔ (انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (بات) کا ذکر کیا گیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ ﴾ [البقرة:222] ''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ ایک اذیت ہے پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جماع کے علاوہ سب کچھ کرو''۔ [سنن ابن ماجه:644]

حیض میں اپنے شوہر کا سر دھونا، کنگھی کرنا

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میری طرف (باہر) نکالتے تو میں اسے دھو دیتی جب کہ میں حائضہ ہوتی۔ [صحيح البخاري:301]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ [صحيح البخاري:295]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ کا جائے نماز پکڑنا

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے مسجد سے چھوٹی چٹائی (جائے نماز) پکڑا دو''۔ وہ کہتی ہیں، میں نے کہا: میں حائضہ ہوں تو آپ نے فرمایا: ''بے شک حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے''۔ [صحيح مسلم:689]

نمازی کے کپڑے کا حائضہ کو چھونا

☆ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ کے برابر میں سوتی رہتی پھر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا جب کہ میں حائضہ ہوتی۔

[صحيح البخاري:518]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے ایک طرف ہوتی اور میں حائضہ ہوتی اور میرے اوپر میری ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا۔

[سنن أبي داؤد:370]

حائضہ کے ساتھ لیٹنا

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں آہستگی سے اس (چادر) سے نکل گئی۔ پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیے اور انہیں پہن لیا۔ تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں حیض آ گیا ہے''؟ میں نے کہا، جی! پھر مجھے آپ نے بلایا اور اپنے ساتھ چادر کے اندر کر لیا۔ [صحيح البخاري:322]

نوٹ: اس کے علاوہ اور بھی جائز امور ہیں جیسے حج اور ذکر واذکار وغیرہ ان کی تفصیل اگلے صفحات میں دی گئی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض کے بعد طہارت کے احکام

طہر (پاکی) کی پہچان اور ابتدا

- عادت کے مطابق دنوں کا پورا ہونا اور سفید صاف پانی (قُصّہ بیضاء) دیکھ لینا یا خود کو بالکل خشک پالینا طہر (پاکی) کی نشانی ہے۔
- بعض خواتین کو حیض ختم ہو جانے پر فوراً سفید پانی نہیں آتا بلکہ چند گھنٹے زرد یا مٹیالہ مادہ (صفرۃ، کدرۃ) نکلتا رہتا ہے یہ حیض ہی شمار ہوگا۔
- حیض کے خون کا عادت کے دنوں سے پہلے وقتی طور پر رک جانا طہر (پاکی) کی علامت نہیں ہے۔ کبھی یہ مقررہ دنوں کے دوران چند گھنٹوں کے لیے رک کر دوبارہ جاری ہو جاتا ہے۔

☆ علقمہ بن ابی علقمہ رحمہ اللہ کی والدہ (مرجانہ)، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی روایت کرتی ہیں کہ عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجتیں جن پر حیض کے خون میں سے پیلاہٹ ہوتی تھی۔ وہ ان سے نماز کے بارے میں سوال کرتیں تو وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) ان سے کہتیں: جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم سفید پانی نہ دیکھ لو۔ مراد یہ ہوتی تھی کہ حیض سے پاک ہو جاؤ۔ [المؤطا لامام مالك، كتاب الطهارة:97]

طہر (پاکی) یقینی ہونے کے بعد زرد رطوبت کا حکم

- سفید پانی یعنی حیض ختم ہونے کی نشانی دیکھنے اور غسلِ طہارت کر لینے کے بعد زرد یا خاکی رطوبت نظر آئے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

☆ ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم مٹیالے اور زرد رنگ (کی رطوبت کو پاک ہونے کے بعد باقی دنوں میں) کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔ [صحيح البخارى:326]

- اگر عورت کو حیض سے پاک ہونے کے چند روز بعد خلاف عادت خون جاری ہو جائے تو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کا حکم استحاضہ کا ہوگا اور وہ نماز نہیں چھوڑے گی۔اس کی کئی طبی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً: رحم میں رسولی، تھائرائڈ کے امراض، مانع حمل ہارمونز کا استعمال، سن یاس کا آغاز وغیرہ۔ایسی صورت میں عورت ہر نماز سے قبل نیا وضو کرے گی۔

- خواتین کے لیے بے حد ضروری ہے کہ اپنے طہر (پاکی) کے معاملات پر خاص توجہ دیا کریں تاکہ ان کی فرض عبادات یعنی نماز، روزہ کا نقصان نہ ہو۔اس سلسلے میں نہ تو بلاوجہ تاخیر سے کام لیا جائے اور نہ اتنی جلد بازی کرنی چاہیے کہ مکمل طہر (پاکی) کے بغیر ہی عبادات شروع کر دی جائیں۔ہر خاتون اپنے دنوں کا بہتر اندازہ رکھنے کی خود ذمہ دار ہے۔

کیا غسلِ حیض کے لیے سر کے بال کھولنا ضروری ہیں؟

غسلِ حیض میں بال کھول کر دھونا مستحب (پسندیدہ) ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب کہ وہ حیض سے فارغ ہوگئی تھیں: ''اپنے بالوں کو کھول دو اور غسل کرلو''۔ [السلسلة الصحيحة، ج:1، 118]

غسلِ حیض

غسل کا طریقہ اس مشہور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر عورت پانی اور بیری (کے پتے) لے کر پاکی حاصل کرے تو خوب اچھی طرح کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔پھر اپنے اوپر پانی ڈالے، پھر مسک (ایک خوشبو) لگا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرے''۔اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کرو''۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سرگوشی کے انداز میں) کہا کہ اسے خون کے مقام (یعنی شرم گاہ) پر لگائے.... [صحيح مسلم:750]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طہر (پاکی) اور بیری کے پتے

طہر حاصل کرنے میں بیری کے پتوں کا استعمال کرنا مسنون ہے۔ ان پتوں کے جراثیم کش ہونے کی صلاحیت اور افادیت کو حالیہ طبی تحقیق بھی ثابت کرتی ہے۔

طہر (پاکی) اور خوشبو

احادیث کے مطابق طہر (پاکی) کے بعد حیض کے مقام پر خوشبو لگانا اتنا اہم ہے کہ بیوہ عورت کو بھی دورانِ عدت اسے لگانے کی اجازت ہے:

☆ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمیں کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا سوائے شوہر کے جو چار مہینے دس دن ہے۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو اور نہ ہی عصب (یمن کی بنی ہوئی رنگین چادر) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا پہنتیں اور ہم میں سے کوئی حیض سے پاکی کا غسل کرتی تو (عدت میں) کست اظفار کے استعمال کی رخصت تھی اور ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا جاتا تھا۔ [صحیح البخاری:313]

کست اظفار: یمن کے شہر اظفار میں پائی جانے والی لکڑی سے حاصل شدہ خوشبو۔

- کستوری یا کست اظفار میسر نہ ہوں تو قدرتی (Organic) اجزا سے تیار کردہ کوئی بھی خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے جس سے جلد خراب اثرات سے محفوظ رہے، جیسے عرقِ گلاب یا ایسنشل آئلز (Essential Oils) وغیرہ۔
- ان دنوں کی ناگوار بدبو دور کرنے کے لیے ہلکی مہک والی خوشبو کافی ہے۔ تیز اور پھیلنے والی خوشبو استعمال کرنا نامناسب ہے خصوصًا ایسے گھرانوں میں جہاں نامحرم بھی رہتے ہوں۔
- اسلام میں عورتوں کو خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا منع ہے۔ خواتین کی عزت وتوقیر کا تقاضا ہے کہ انہیں کسی بھی ممکنہ فتنے سے محفوظ و مامون رکھا جائے کیونکہ خوشبو میں بسی عورت غیر مرد کے لیے شہوانی جذبات کو ابھارنے کا سبب بن جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں تو وہ زانیہ ہے“۔

[سنن النسائی:5126]

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت مسجد کی طرف نکلے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو اسے چاہیے کہ خوشبو اتارنے کے لیے ایسا غسل کرے جیسا وہ جنابت کا غسل کرتی ہے“۔ [سنن النسائی:5127]

کپڑے پاک کرنا

☆ اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو کہنے لگی: آپ کیا کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ”اسے کھرچ ڈالے پھر پانی سے رگڑے اور دھو کر اسی میں نماز ادا کرے“۔

[صحیح البخاری:227]

☆ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے ہڈی (کسی سخت چیز) سے رگڑ کر کھرچو اور پانی اور بیری (کے پتوں) سے دھو ڈالو“۔ [سنن أبی داؤد:363]

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! بے شک میرے پاس سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہیں، اسی میں مجھے حیض آتا ہے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”جب تم پاک ہو جاؤ تو اسے دھو ڈالو اور اس میں نماز پڑھ لو“۔ تو وہ کہنے لگیں: پھر بھی اگر اس کپڑے سے خون (کا نشان) نہ نکلے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے خون کو دھو لینا کافی ہے، اس کا اثر (نشان) تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا“۔ [سنن أبی داؤد:365]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ کی عبادات کے احکام

حیض اور نماز

- عورت کے لیے حیض کے دنوں میں نماز کی ادائیگی منع ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ رک جائے تو خون کو دھو لو اور نماز پڑھ لو''۔ [صحيح البخاری:331]

بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں کرتا اور چوری کے مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں کرتا''۔ [سنن ابن ماجه:272]

دورانِ حیض چھوٹنے والی نمازوں کی قضا نہیں

☆ معاذہ رحمہا اللہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ نماز قضا کرے گی؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم حروریہ ہو؟ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں حیض آتا تو ہم نماز کی قضا نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ [سنن أبی داؤد:262]

نوٹ: خوارج کو حروراء مقام کی طرف نسبت کرتے ہوئے حروریہ کہتے ہیں۔ یہ فرقہ حدیث کو رد کرتا تھا اور صرف قرآن کی بات لیتا تھا۔

حیض ختم ہونے کے بعد جس نماز کے وقت حالتِ طہر (پاکی) شروع ہونے کا یقین ہو یعنی کسی بھی طرح کی رنگ دار رطوبت کا اخراج ختم ہو چکا ہو، صاف سفید پانی نمودار ہو چکا ہو اور عورت اپنی عادت کے ایام حیض پورے کر چکی ہو تو اس وقت کی نماز ادا کرنے کے لیے خواہ تھوڑا وقت ہی رہتا ہو، غسل کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فجر کی ایک

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی اس نے فجر (کی نماز) پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز پالی''۔ [صحیح البخاری:579]

حائضہ کون سی نماز کی قضا دے گی؟

• اپنی ہی غفلت کی وجہ سے غسل میں دیر ہو جائے اور اگلی نماز کا وقت آ جائے تو پہلے اس فوت شدہ نماز کی قضا ادا کرے، توبہ کرے اور آئندہ غفلت نہ برتے۔

حیض ابھی شروع نہیں ہوا تھا اور نماز کا وقت تھا مگر نماز کو سستی کی وجہ سے اس کے آخری وقت تک ٹالے رکھا اور حیض شروع ہو گیا۔ تو اس نماز کی قضا اس پر لازم ہے۔ پاک ہونے پر اسے ادا کرنے کے علاوہ توبہ کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝﴾ [النسآء:103]

''...بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے''۔

☆ نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی ایک بھی نماز فوت ہوئی تو گویا اس کا اہل اور اس کا مال برباد ہوا''۔ [صحیح الترغیب و الترهیب، ج:1، 577]

طہر (پاکی) کے بعد قضا نماز ادا کرنے کا بہتر وقت

• قضا نماز کی ادائیگی کا وقت عذر زائل ہونے کے فوراً بعد ہے۔ چنانچہ غسلِ حیض سے فارغ ہو کر بلا تاخیر فوت شدہ نماز پڑھ لینی چاہیے خواہ اس نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

☆ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی نماز بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں...''۔ [صحیح البخاری:597]

نماز کے دوران حیض شروع ہو جانا

• نماز پڑھنے کے دوران حیض شروع ہو جائے تو فوراً نماز سے نکلنا ہوگا اور فرض نماز تھی تو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض سے طہارت کے بعد اس نماز کی قضا دینا ہوگی۔

جب حیض کا آغاز کسی نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہو مثلاً زوال کے نصف گھنٹہ بعد آغاز ہوا تو حیض سے طہارت کے بعد اسے اس نماز کی قضا ادا کرنا ہوگی جس نماز کا وقت اس کی حالت طہر میں شروع ہو چکا تھا۔ [بحوالہ فتاویٰ اسلامیہ، لابن عثیمین، ج:1، ص:326]

حائضہ اور سجدہ تلاوت وسجدہ شکر

- قرآن مجید میں آیاتِ سجدہ آنے پر تلاوت کرنے یا سننے والے کے لیے سجدہ کرنا ثابت ہے۔ ''سجدۂ تلاوت'' کرنے والے پر طہارت کی دلیل ثابت نہیں اور نہ وضو شرط ہے۔

[بحوالہ مجموع الفتاوی، ج:23، ص:165]

- اسی طرح ''سجدۂ شکر'' کسی کامیابی یا اچھی خبر ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور خود سپردگی اور عجز وانکساری کا بے ساختہ اظہار ہے۔ وضو یا حالتِ طہر کی شرائط اس کے لیے بھی ثابت نہیں، یہ دونوں سجود حائضہ کرسکتی ہے۔ [بحوالہ المحلی بالآثار، ج: 3، ص332،331]

نمازیوں کی ہلاکت

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ ﴾ [الماعون:4،5]

''پس ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض اور روزہ

حیض کی ابتدا کے بعد روزے فرض ہونا

• لڑکی پر بالغ ہوتے ہی روزے فرض ہو جاتے ہیں اور بالغ ہونے کی علامت مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک ہو سکتی ہے:

1. حیض کا شروع ہونا۔ [بحواله سنن أبی داؤد:641]
2. شرم گاہ کے گرد بالوں کا آنا۔ [بحواله سنن أبی داؤد:4405،4404]
3. پندرہ برس کا ہو جانا۔ [بحواله صحيح البخاری:2664]
4. احتلام ہونا۔ [بحواله سنن أبی داؤد:2873]

• حیض کے ایام میں روزے رکھنا منع ہے، البتہ بعد میں ان کی قضا ادا کرنا ہوگی۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ... ہمیں یہ (حیض) آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ [صحيح مسلم:763]

حیض شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہو جانا

• حیض دن کے کسی بھی حصے میں شروع ہو جائے تو روزہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے خواہ افطار میں چند منٹ ہی کیوں نہ باقی ہوں اور اگر فرض روزہ ہو تو قضا ادا کرنا ہوگی۔

[مجموع فتاویٰ لابن عثیمین، ج:11،ص:312،311]

حیض ختم ہوتے ہی روزہ رکھنا

• طلوع فجر (صبح صادق) سے چند منٹ قبل اگر عورت طہر کی نشانی دیکھ لے تو روزہ رکھ لے اور غسلِ حیض فوراً ابعد میں کرے تا کہ نماز فجر مل جائے تو یہ روزہ صحیح ہوگا۔

• اگر سحری کے وقت طہر میں شک کے باوجود روزہ رکھا اور سورج نکلنے پر ہی مکمل طور پر پاکی کا یقین حاصل ہوا تو یہ روزہ صحیح نہیں۔اس روزے کی قضا ادا کرنا ہوگی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا یا فدیہ؟

• حائضہ کو اپنے چھُوٹے ہوئے روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی۔ان کا فدیہ نہیں دینا ہوگا۔حیض سے پاک ہونے پر ماہِ رمضان کے بقایا روزے پورے کر کے عید کے بعد ان کی قضا ادا کر لینی چاہیے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ... ہمیں یہ (حیض) آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ [صحیح مسلم:763]

حائضہ کے لیے فرض روزوں کی قضا کی مدت

قضا روزے سال بھر میں کسی بھی وقت اور کسی بھی طرح یعنی لگا تار یا الگ الگ دنوں میں رکھے جا سکتے ہیں۔اگلے رمضان کی آمد سے پہلے ان کی گنتی پوری کر لینی چاہیے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھ پر رمضان کے (قضا) روزے ہوتے تو میں شعبان کے علاوہ ان کی قضا کی استطاعت نہ رکھتی تھی۔ [صحیح البخاری:1950]

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان (قضا روزوں) کو متفرق طور پر رکھنے میں حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾ ''دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو''۔

[صحیح البخاری، کتاب الصوم: باب:40]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض اور اعتکاف

• نماز اور روزہ کی طرح اعتکاف کے لیے بھی حالتِ طہر (پاکی) میں ہونا شرط ہے۔

نیز مرد ہو یا عورت اعتکاف مسجد میں ہی کیا جاتا ہے جو اس آیت سے ثابت ہے:

﴿...وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ...۝﴾ [البقرة:187]

”...اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو تو اُن سے مباشرت نہ کرو...“۔

اعتکاف کی تین صورتیں ہیں: مسنون، واجب یعنی نذر مانا ہوا اور نفلی۔

مسنون اعتکاف

مسنون اعتکاف کے لیے روزہ سے ہونا شرط ہے۔ یہ فرض کفایہ بھی ہے۔

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ [صحيح البخاری:2025]

• مسنون اعتکاف کی ابتدا میں ہی نیت کر لی جائے کہ اگر حیض شروع ہوا تو بس اتنا ہی میرا اعتکاف ہوگا تو پھر حیض ختم ہونے پر نہ اس کی قضا ہے نہ کفارہ۔

واجب اعتکاف

نذر کے طور پر مانا گیا اعتکاف واجب کے درجہ پر آتا ہے۔ اس اعتکاف کی مدت اور روزے کی نیت خود نذر ماننے والے کے اپنے ارادے پر منحصر ہے۔ [بحواله صحيح البخاری:2043]

• نذر کے اعتکاف میں جتنے دنوں کی نذر مانی تھی وہ پورے ہونے سے پہلے حیض آ گیا تو مسجد سے نکل کر گھر لوٹنے کے بعد جب طہر شروع ہو تو بقایا دنوں اور جس دن حیض آیا، اس کی بھی قضا کرنی ہوگی۔ اس لیے کہ نذر کو اللہ کے قرض کی مانند بتایا گیا ہے۔

• نذر کے اعتکاف میں حیض کے علاوہ بچے کی پیدائش یا کسی شدید بیماری کے حملے سے اعتکاف

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چھوڑنا پڑے حتیٰ کہ وفات ہو جائے تو وارث بقیہ دنوں کی نذر پوری کریں۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس کے ذمہ کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟'' اس نے کہا، جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ کے قرض کو ادا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے''۔

[صحیح البخاری:6699]

- طہر کے بعد نذر کے اعتکاف کا بقیہ حصہ پورا کر لینے والی خاتون پر کوئی کفارہ نہیں البتہ اگر کسی وجہ سے دوبارہ مسجد جا کر اس کی قضا نہ کر سکے تو پھر اسے کفارہ دینا ہوگا۔
- نذر کے کفارے کی ادائیگی قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ...۝ ﴾ [المآئدۃ:89]

''اللہ تمہاری قسموں میں سے لغو قسم پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ ان قسموں پر تمہارا مواخذہ ضرور کرے گا جو تم نے مضبوط باندھیں تو اُس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُنہیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن کا آزاد کرنا ہے، تو جو کوئی یہ نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے...''۔

نفلی اعتکاف

نماز کے وقت یا جب بھی مسجد میں داخل ہو تو نیت کرنا کہ جتنی دیر میں یہاں رہوں یہ میرا نفلی اعتکاف ہے پھر خواہ ایک نماز سے اگلی نماز تک یا دن بھر یا چند منٹ خاموشی سے بیٹھ کر ذکر اذکار اور عبادت کرے، درست ہے، روزہ شرط نہیں۔ حالتِ طہر میں خواتین کو حرمین شریفین یا کسی بھی مسجد میں کچھ دیر رکنا ہو تو اس اعتکاف سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

[https://islamqa.info/ur/answers/49002]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دورانِ اعتکاف حیض ہو جانا

• دورانِ اعتکاف حیض شروع ہونے پر مسجد سے نکل کر فوراً گھر آنا ہوگا۔ مسجد حائضہ کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عید گاہ میں حائضہ عورتوں کو آنے کی تاکید کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا ”... البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں“۔

[صحیح البخاری:324]

حیض کے لیے نفاس کا لفظ استعمال کرنا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں آہستہ سے (چادر) سے) نکل آئی پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیے اور انہیں پہن لیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں نفاس (حیض) آ گیا ہے“؟ میں نے کہا: جی! پھر آپ نے مجھے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

[صحیح البخاری:298]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

عورتوں کا اعتکاف اور کچھ سوالات

نذر کا اعتکاف اور حیض آنے کا اندیشہ

س: عید سے چار دن قبل دس دن کے لیے مکہ مکرمہ آنے کی سعادت ملی، تین دن اعتکاف کی نذر مانی تھی مگر حیض آنے کے دن بھی وہی ہیں تو ایسی صورت میں کیا کروں؟

ج: اعتکاف شروع کر دیں حیض شروع ہو تو مسجد سے نکل آئیں پھر طہر (پاکی) کے بعد اس دن کی اور باقی کے دنوں کی قضا اپنے ملک واپسی سے پہلے مسجد الحرام آ کر ادا کر لیں۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی پس وہ ضرور اس کی اطاعت کرے اور جس نے اس کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے''۔

[صحیح البخاری:6696]

گھر میں عورت کا اعتکاف

س: عورت کسی مجبوری کے تحت گھر میں اعتکاف کر لے تو کیا اسے کچھ اجر مل جائے گا؟

ج: عورت کے لیے گھر میں نماز قائم کرنے، قرآن پڑھنے پڑھانے، صدقہ خیرات، ذکر اذکار اور نیکی کے بہت سے دیگر کام کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ اعتکاف مسجد میں ہی ہوتا ہے۔

﴿ ...وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْعٰكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴾ [البقرة:125]

''... اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو''۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''عورت کا گھر میں اعتکاف'' سے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے کہا: ''ایسا کرنا بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ترین اعمال بدعات ہیں...''۔

[الموسوعة الفقهية الكويتية، ج:5، ص:212]

اعتکاف کی سعادت کا شوق رکھنے والی خواتین کو یہ بھی مدنظر رکھنا ہوگا کہ:

- مسجد میں عورتوں کے لیے مخصوص جگہ کا انتظام ہو۔
- مسجد والا علاقہ فتنوں سے محفوظ ہو۔
- اعتکاف سے گھریلو ذمہ داریاں متاثر نہ ہوں۔
- شوہر نے اعتکاف کی اجازت دی ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ایامِ حیض میں قرآن مجید پڑھنا

• قرآن مجید کے فوائد و برکات اور تعلیمات و احکامات زمانہ نزول سے لے کر تا قیامت سب کے لیے عام ہیں اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو جاری رکھنے کا حکم بھی دیا گیا ہے:

• حالت حیض میں اس کتاب عظیم سے استفادہ کرنے کی ممانعت پر کوئی مستند دلیل نہیں ملتی۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں...(انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حیض کے بارے میں آگاہ کیا تو) آپ نے فرمایا: ''...وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتا ہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا''۔

[صحيح البخاری:294]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ کو بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا تھا تو اس میں قرآن پڑھنا، ذکر اذکار، درود، دعائیں، تہلیل وتسبیحات اور تلبیہ سب شامل ہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس بارے میں بیان کرتے ہیں:

بے شک خواتین کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی حیض آتا تھا اور اگر تلاوت قرآن، نماز کی طرح ان کے لیے منع ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنی امت کے لیے ضرور بیان کر دیتے اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اسے جان لیتیں۔ [مجموع الفتاوی لابن تیمیة، ج:26، ص:191]

• ان ایام میں قرآن سے دیکھ کر پڑھنے یا کسی سے سننے کی ممانعت کا بھی کوئی شرعی ثبوت نہیں اور دیگر احکاماتِ شریعت سیکھنے کے لیے دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا بھی جائز ہے۔

• حائضہ کے لیے قرآن مجید نہ پڑھنے کے معاملہ پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت: ''حائضہ اور جنبی قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھیں'' ایک ضعیف حدیث ہے اور اس کو اسماعیل بن عیاش نے حجازی راویوں سے روایت کیا ہے اور جب وہ حجازیوں سے کوئی روایت لیتے ہیں تو محدثین کے نزدیک وہ ضعیف درجے پر ہوتی ہے۔ [فتاوٰی برائے خواتین، ص:90]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• البتہ دورانِ حیض آیات کو بغیر آڑ کے نہیں چھونا چاہیے۔قرآن مجید پکڑنے اور صفحات پلٹنے کے لیے دستانے، پاک کپڑا یا ٹشو پیپر (پیپر نیپکن) وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ ابو وائل رحمہ اللہ اپنی خادمہ کو جو حائضہ ہوتی ابو رزین رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لیے بھیجتے تو وہ (غلاف میں لپٹے قرآن کو) اس کی ڈوری سے پکڑ کر لے آتی۔

[صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب:3]

• کسی بھی Electronic Device میں موجود قرآن کا معاملہ مصحف جیسا نہیں، حائضہ بغیر آڑ کے بھی اسے پکڑ کر پڑھ سکتی ہے۔ [islamqa.info/ur/anserws/106961]

• صبح وشام کے اذکار اور تسبیحات، شفا اور حفاظت کے لیے قرآنی اور مسنون دعائیں واذکار، درود شریف، اذان کا جواب، کلمہ توحید اور دوسرے طیب کلمات کو زبان پر جاری رکھنے کی حائضہ کے لیے کوئی ممانعت ثابت نہیں۔اسی طرح سونے جاگنے کے اذکار، گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اور دیگر مواقع کی مسنون دعائیں کر سکتی ہے۔

• حائضہ خود پر یا اپنے بچوں پر قرآنی اور مسنون کلمات سے رقیہ (دم) بھی کر سکتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مساجد، عیدگاہ اور علم کی مجالس کا حکم

• مسجد میں ٹھہرنا حائضہ کے لیے ممنوع ہے البتہ کوئی چیز وہاں سے اُٹھا کر پکڑا سکتی ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ’’مجھے مسجد سے چٹائی (جائے نماز) پکڑا دو‘‘۔ میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ نے فرمایا: ’’حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے‘‘۔ [صحيح مسلم:689]

• عیدگاہ میں حائضہ کو بھی تکبیرات کہنے اور اجتماعی دعا میں شرکت کا حکم ہے۔

☆ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں عید کے دن نکلنے کا حکم دیا جاتا یہاں تک کہ ہم کنواری کو اس کے پردہ کے ساتھ نکالیں اور ہم حائضہ خواتین کو بھی نکالیں۔ وہ سب لوگوں سے پیچھے رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید رکھتیں۔ [صحيح البخاری:971]

عیدگاہ سے مراد وہ کھلا میدان ہے جہاں نمازِ عیدین کے لیے اجتماعات ہوتے ہیں۔ یہ اجتماع مسجد کے اندر منعقد کیا گیا ہو تو حائضہ کو اندر نہیں جانا چاہیے۔

• علم کی مجالس اور دینی درس و تدریس کی محافل میں حائضہ شرکت کر سکتی ہے۔ یہ محفل اگر مسجد کے اس حصے میں منعقد ہو رہی ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے تو حائضہ وہاں نہیں بیٹھ سکتی۔ عبادت کے مقامات کا تقدس اور احترام ملحوظ رکھنا ہر حال میں لازم ہے۔

درس و تدریس کے لیے اب اکثر نئی تعمیر کی گئی مساجد میں الگ سے کمرے بنے ہوتے ہیں حائضہ چاہے تو وہاں بیٹھ سکتی ہے۔ حائضہ مسلمانوں کی فلاح اور نیکی کے دیگر کاموں میں بھی شرکت کرنا چاہے تو کوئی ممانعت نہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ اور مناسک حج

• حائضہ نماز اور طواف کے علاوہ حج کے تمام مناسک مثلاً: وقوفِ عرفات، منیٰ و مزدلفہ میں قیام، رمی جمار، قربانی سب کر سکتی ہے البتہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف افاضہ (زیارۃ) کرنا ہوگا جو حج کا اہم رکن ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں...(انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حیض کے بارے میں آگاہ کیا تو) آپ نے فرمایا: ''...وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتا ہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا''۔

[صحیح البخاری:294]

احرام سے پہلے غسل

حائضہ کو بھی حالت احرام میں آنے سے پہلے غسل کرنے کا حکم ہے۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حائضہ اور نفاسہ جب میقات پر آ جائیں تو غسل کریں، احرام باندھیں اور حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے بیت اللہ کے طواف کے''۔ [سنن أبی داؤد:1744]

نوٹ: اگر میقات پر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو گھر سے غسل کر کے نکل سکتے ہیں۔

میقات سے احرام

حج یا عمرہ کے لیے جانے والی حائضہ پر بھی دوسرے مسافروں کی طرح میقات سے احرام کی حالت میں گزرنا واجب ہے۔

• عورت کے لیے اس کا احرام اس کا لباس ہے جو پردہ کے تقاضے پورے کرتا ہو۔

• حالتِ احرام میں لباس میلا یا داغ دار ہو جائے تو اسے دھونے یا دوسرے صاف لباس سے تبدیل کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ تازہ دم ہونے کے لیے غسل بھی کر سکتی ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم غسل کیا کرتیں اور ہمارے سروں پر لیپ ہوتا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کے ساتھ حالت احرام میں اور احرام کے بغیر ہوتیں۔ [سنن أبی داؤد:254]

احرام کی پابندیاں

حائضہ کے لیے بھی لازم ہے کہ حالتِ احرام کی شرائط و پابندیوں کا خیال رکھے، مثلاً: نقاب اور دستانے نہ پہننا، صرف بھیڑ والی جگہوں پر چہرہ چھپانا، خوشبو یا مہندی نہ لگانا، جھگڑنے یا کسی کو اذیت دینے سے گریز کرنا، بال نہ توڑنا، ناخن نہ کاٹنا وغیرہ۔

تلبیہ کہنا: حائضہ کو بھی تلبیہ کہنا چاہیے البتہ عورتیں اپنی آواز پست رکھیں۔

عمرہ کا احرام ترک کر کے حج کے احرام میں آنا

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی (مدینہ سے مکہ کی طرف) نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو وہ عمرہ کا ہی احرام باندھ لے یقیناً اگر میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرہ کا ہی احرام باندھتا'' چنانچہ بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا (یہ عمرہ حج تمتع کا تھا) پھر عرفہ کا دن آ پہنچا اور میں حائضہ تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا عمرہ چھوڑ دو اور اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھو''، تو میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وادی محصب کی (تیرھویں یا چودھویں) شب ہوئی تو آپ نے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا، میں تنعیم (میقات حالیہ مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا) کی طرف نکلی اور رہ جانے والے عمرہ کی جگہ نئے عمرہ کا احرام باندھا۔ [صحیح البخاری:317]

بوجہ حیض رہ جانے والا عمرہ

حج تمتع کی نیت سے پہلے والا عمرہ بوجہ حیض رہ جانے پر حج کے بعد اس کی قضا کا حکم واجب کے درجہ پر نہیں۔ حائضہ اگر غسل وطہارت کے بعد طوافِ افاضہ کر چکی ہے اور واپسی میں ابھی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وقت باقی ہے تو عمرہ کر سکتی ہے۔ ورنہ اس کی قضا ادا نہ کرنے پر کوئی دم، روزہ یا صدقہ نہیں۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”تمہارا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی حج و عمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہے“۔ [سنن أبی داؤد:1897]

طوافِ افاضہ (زیارت)

اس طواف کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ اس کا وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہ ذوالحجہ کی شام تک ہے۔ کسی شرعی عذر کی بنا پر یہ طواف ذوالحجہ کی آخری تاریخ تک بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

دورانِ طواف حیض شروع ہو جانے پر

طواف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو وہیں طواف چھوڑ کر نکلنا ہو گا۔

حائضہ اور سعی

حائضہ سعی کر سکتی ہے کیونکہ سعی کرنے کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں... (انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حیض کے بارے میں آگاہ کیا تو) آپ نے فرمایا: ”...وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتا ہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا“۔

[صحیح البخاری:294]

حائضہ کا سعی والی جگہ پر بیٹھنا

حائضہ کے لیے سعی والے حصہ میں بیٹھنا جائز ہے کیونکہ یہ مسجد الحرام میں شمار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر عورت طواف کے بعد اور سعی سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ سعی کر سکتی ہے کیونکہ سعی طواف نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے طہارت شرط ہے، لہٰذا اگر حائضہ سعی والی جگہ میں بیٹھ کر اپنے اہل خانہ کا انتظار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ [فتاویٰ اسلامیہ، ج:2،ص:321]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ اور طوافِ وداع

کسی عورت نے حج کے تمام مناسک ادا کر لیے اور اس کو اپنے ملک جانے سے پہلے حیض شروع ہو جائے جب کہ اس نے ابھی طوافِ وداع نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ اس کے قافلے کی روانگی کا وقت آ جائے تو وہ طوافِ وداع کیے بغیر واپس جا سکتی ہے اور اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی آخری حاضری بیت اللہ (طواف وداع) ہو مگر اس میں حائضہ عورت کے لیے تخفیف کی گئی ہے۔ [صحیح مسلم:3220]

نوٹ: حج کے لیے حیض روکنے والی دوائیں ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر لینا صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے اور ان کا استعمال اکثر کارگر بھی ثابت نہیں ہوتا۔

دورانِ حج اور عمرہ خصوصی توجہ

دورانِ حج و عمرہ دوسروں کو اپنی ذات سے تکلیف نہ دینے کے زمرے میں سب سے ضروری، بے حد حساس اور انتہائی توجہ طلب امر یہ ہے کہ حائضہ اور نفاسہ بیت الخلا اور غسل خانے میں صفائی کا معیار برقرار رکھے۔ اپنے استعمال شدہ سینٹری پیڈز، کاٹن، ٹشو پیپرز وغیرہ کو اس طرح نہ پھینکا جائے کہ ان پر دوسروں کی نظر پڑے اور وہ ہماری اس بے احتیاطی کی وجہ سے کسی کراہت اور بدبو جیسی اذیت میں مبتلا ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حائضہ اور ازدواجی تعلق کی حدود

حالتِ حیض میں شوہر اور بیوی کے تعلق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۚ...o﴾

[البقرة:222]

''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ وہ ایک اذیت ہے تو حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اُن کے قریب نہ جاؤ پھر جب اچھی طرح وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اُن کے پاس آؤ...''۔

حیض کی حالت میں جماع کرنے سے گندگی یا نجاست کے برے اثرات صرف عورت تک محدود نہیں رہتے بلکہ مرد کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ یوں بھی وہ ان دنوں جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی اذیت کے علاوہ جنسی بے رغبتی کی حالت سے گزر رہی ہوتی ہے۔ حائضہ بیوی کے ساتھ ممنوعہ تعلق پر احادیث میں بھی وعید بیان کی گئی ہے۔

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی حائضہ کے پاس آئے (جماع کرے) یا اپنی بیوی سے دُبر (پچھلی جگہ) کی طرف سے آئے یا کسی کاہن کے پاس جائے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کردہ (نبوت) کا کفر کیا''۔ [سنن الترمذی:135]

• عام طور پر دین سے لاعلمی کی بنا پر دو انتہائیں پائی جاتی ہیں، بعض لوگ تو شرعی حکم ہی توڑ بیٹھتے ہیں جب کہ بعض بیوی کو ان دنوں اخلاقی و جذباتی طور پر بھی یکسر نظر انداز کیے رکھتے ہیں۔ اسلام شوہر کو اس معاملہ میں بھی راہ نمائی فراہم کرتا ہے:

☆ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''... حائضہ سے مجامعت کے سوا ہر کام کرو...''۔ [صحیح مسلم:694]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حیض کی شدت میں ہمیں ازار (تہہ بند) باندھنے کا حکم دیتے پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر قابو پا سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر قابو تھا؟ [سنن أبی داؤد:273]

☆ حرام بن حکیم رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جب میری بیوی حائضہ ہو تو (اس کا) کیا کچھ (میرے لیے) حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے لیے وہ ہے جو ازار سے اوپر ہے...''۔ [سنن أبی داؤد:212]

کفارہ: اگر حائضہ سے اس کا شوہر جماع کر بیٹھے تو کفارہ کا حکم ہے۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو اپنی بیوی کے پاس (جماع کرنے) آئے جب کہ وہ حائضہ ہو، آپ نے فرمایا: ''وہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے''۔ [سنن أبی داؤد:264]

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی ایک اور صحیح موقوف حدیث کے مطابق ابتدائی ایامِ حیض میں جب کہ خون کا اخراج زیادہ ہوتا ہے اس گناہ کا کفارہ ایک دینار صدقہ ہے۔ جب حیض بند ہو گیا اور ابھی غسلِ حیض نہیں کیا تھا کہ یہ غلطی ہو گئی تو کفارہ آدھا دینار بطور صدقہ دینا ہوگا۔

[بحوالہ سنن أبی داؤد:265]

نوٹ: ایک دینار سوا چار (4.25) گرام سونے کے برابر ہے۔ کفارہ ادا کرنے کے علاوہ توبہ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عہد بھی کرے۔

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حائضہ اور طلاق

شوہر کے لیے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر کی حالت میں طلاق دینا جس میں بیوی سے جماع کیا ہو، شرعًا جائز نہیں لیکن یہ طلاق شمار کی جائے گی اسے طلاق بدعی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ طلاق سنت کے مطابق نہیں ہوتی۔ طلاق جیسا اہم فیصلہ کرنے سے پہلے قرآن وحدیث سے اس کا حکم اور درست طریقہ جاننا بے حد ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَآأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ...٥ ﴾ [الطلاق:1]

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں ان کی عدت کے (آغاز) کے وقت طلاق دو...''۔

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی جب کہ وہ حائضہ تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ ان سے رجوع کرے، پھر اسے روک رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے، پھر ان کے ہاں اسے دوبارہ حیض آئے پھر اسے مہلت دے حتیٰ کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے، پھر اگر اسے طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر کے زمانے میں، اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے طلاق دے یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔ [صحیح مسلم:3653]

حائضہ کو دی گئی طلاق کا واقع ہونا

حائضہ کو طلاق دینا اگرچہ منع ہے لیکن جمہور علما کے مطابق یہ واقع ہو جاتی ہے۔

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ طلاق (جو میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی) وہ مجھ پر شمار کی گئی۔ [صحیح البخاری:5253]

مطلقہ عورت کی عدت

حالتِ طہر میں دی گئی طلاق کے بعد عورت کا تین حیض تک شوہر ہی کے گھر میں رکنا ضروری

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہے، یہ طلاق کی عدت ہے۔ اس کی حکمتوں میں اس دوران مصالحت کا امکان پیدا ہونا اور اگر حمل ہے تو اس کا واضح ہو جانا شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ...۝ ﴾ [البقرة:228]

''اور طلاق یافتہ عورتیں تین حیض آنے تک اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں (نکاح نہ کریں) اور اگر وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لیے یہ حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اُسے چھپائیں...''۔

جھگڑوں سے بچیں

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو''۔

[صحیح البخاری:7188]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حیض سے متعلق دیگر مفید معلومات

حیض سے قبل

جسمانی ونفسیاتی تبدیلیاں

خواتین کو حیض سے قبل اور دوران حیض مختلف جسمانی کیفیات کے علاوہ ذہنی اور نفسیاتی تبدیلیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ بعض کو حیض کے ابتدائی سالوں میں اور بعض خواتین کو سن یاس تک ہر ماہ ان سے واسطہ پڑتا ہے۔ جب کہ کچھ خواتین ایسی بھی ہیں جنہیں دورانِ حیض کبھی کچھ محسوس نہیں ہوتا اور وہ بفضل تعالیٰ ہمیشہ ہشاش بشاش اور چاک و چوبند رہتی ہیں۔

حیض سے پہلے کی علامات (Premenstrual Syndrome[PMS])

سن بلوغت میں وہ ہارمونز جو نظامِ حیض کو کنٹرول کرتے ہیں، دو قسم کی تبدیلیوں کا باعث بنتے ہیں جن کی درج ذیل علامات ہوتی ہیں:

طبعی یا جسمانی تبدیلیاں

حیض شروع ہونے کے دن بالکل قریب آنے لگیں تو ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کا گرم رہنا، سر، کمر، چھاتی، ٹانگوں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں درد ہونا جو اکثر خواتین میں حیض شروع ہونے کے بعد بڑھ جاتا ہے، کمزوری اور تھکاوٹ محسوس ہونا وغیرہ۔

ذہنی اور نفسیاتی تبدیلیاں

مزاج میں تلخی، چڑچڑاپن، اعصابی تناؤ، حساس پن، کام میں بے توجہی، بےزاری، بےچینی، بےقراری، اداسی، مزاج کا اتار چڑھاؤ (Mood Swings)، جلد غصہ آنا وغیرہ۔

احتیاطی تدابیر

حیض کے دنوں کو آرام دہ اور پرسکون بنانے کے لیے مختلف زمانوں میں مختلف قسم کے طریقہ علاج مثلاً: ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب یونانی وغیرہ سے مدد لی جاتی رہی ہے اور ہر طرح کے نسخے اور تھراپیز تجویز کی جاتی رہی ہیں۔ ضروری امر یہ ہے کہ ان دنوں کو خوشگوار طریقہ سے گزارنے اور تکلیف میں کمی کے پیش نظر مستقل مزاجی سے بہت دن پہلے سے ہی تیاری رکھی جائے، جس میں مندرجہ ذیل چیزوں کو مدنظر رکھا جائے :

1. مثبت سوچ

عورت ذہنی طور پر اس بات کو تسلیم کرلے کہ ہر ماہ اسے حیض کی حالت سے گزرنا ہے کیونکہ یہ نظام اللہ تعالیٰ نے حکمت کے تحت بنایا ہے اور اس دوران ہونے والی جسمانی اور نفسیاتی تکلیف پر صبر کرنے کا اجر ملے گا۔

2. خوراک

عورت کو عمومی طور پر اپنی خوراک میں سبزیاں خصوصًا سبز پتوں والی سبزیاں، پھل، کھجور، خشک میوہ جات اور دیگر غذائیت سے بھرپور غذائیں شامل کرنی چاہییں۔ اس کے علاوہ دودھ، دہی اور گوشت کی بھی مناسب مقدار لینا ضروری ہے۔ سوڈا، کافی، سفید چینی، میدہ سے بنی چیزوں، بیکری کی مصنوعات اور بازار کی تلی ہوئی اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔

3. ورزش اور دیگر معمولات

دن رات میں سونے جاگنے کے اوقات کو اپنی مرضی اور اپنی خواہشات کے مطابق معمول بنانے کی بجائے سنت رسول ﷺ کے مطابق ڈھال لینا۔ صبح نماز فجر کے بعد چہل قدمی اور ہلکی پھلکی ورزش کرنا بھی حیض کے ایام کی تکلیف کو کم کرسکتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض کے بعد

ہارمونز کا عدمِ توازن

(Postmenstrual Syndrome Disorder)

علامات

بعض خواتین کو حیض کے دن گزر جانے کے دو ہفتے بعد ایسی علامات سے دوبار دوچار ہونا پڑتا ہے جن میں خون تو جاری نہیں ہوتا مگر طبعی، جذباتی کیفیات اور منفی جذبات حیض سے قبل کی علامات سے ملتے جلتے بلکہ بسا اوقات اس سے زیادہ شدید اور تکلیف دہ احساسات طاری ہونے لگتے ہیں۔

وجوہات

اس کی وجہ کم Estrogen کا پیدا ہونا اور Progesterone کا زیادہ ہونا ہے۔ ان ہارمونز کے غیر متوازن تناسب کے علاوہ کم خوابی، پہلے سے کوئی بیماری، اعصابی کمزوری، ذہنی دباؤ، سخت تھکاوٹ والا طرزِ زندگی اور نامناسب غذا اس کا سبب ہو سکتے ہیں۔

علاج

- ڈاکٹری علاج کے علاوہ متوازن اور صحت مند غذا کے استعمال پر بھرپور توجہ کی جائے۔
- کیفین اور نکوٹین والے مشروبات کم پیے جائیں، نمک بھی کم استعمال کیا جائے۔
- رہن سہن اور ماحول پاکیزہ، خوشگوار اور صحت مند رکھا جائے۔
- آرام طلبی اور سہل پسندی کی بجائے ورزش اور چہل قدمی کرنے کو معمول بنایا جائے۔
- کمر درد، عضلاتی اینٹھن (Cramps)، ذہنی دباؤ اور رنجیدہ جذبات کو دور کرنے کے لیے مالش اور گرم پانی کا غسل بھی بے حد فائدہ دیتے ہیں۔
- مناسب نیند ایسی مریضہ کی طبعی، ذہنی اور جذباتی حالت و کیفیت کا علاج بھی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حیض اور کچھ مزید سوالات

حیض کا فطری نظام

س: حیض کس فطری نظام کے تحت وقوع پذیر ہوتا ہے؟

ج: قدرت نے لڑکی کی تخلیق کے وقت سے ہی اس کی بیضہ دانیوں (Ovaries) میں لاکھوں کی تعداد میں ناپختہ بیضے پیدا کیے ہوتے ہیں۔ پھر بلوغت کے وقت ہارمونز کی سرگرمی بڑھنے سے کئی بیضے پختہ ہونے لگتے ہیں لیکن ایک ماہ کے چکر (Cycle) میں رحم مادر تک ایک پختہ کار بیضہ کی رسائی ہوتی ہے۔ اسی دوران رحم مادر کی لائننگ (Lining) یا استر، حمل کی تیاری کے لیے پہلے سے زیادہ موٹی (Thick) ہو جاتی ہے۔ اگر حمل نہ ٹھہرے تو یہ بیضہ اندر کے اضافی ٹشوز اور استر کے ساتھ حیض کے خون کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ ہر ماہ ایسا ہی دور جاری رہتا ہے۔

حیض کا درد

س: بعض لڑکیوں کو حیض کے ابتدائی ایک دو دن پیٹ، کمر وغیرہ میں شدت کا درد ہوتا ہے اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟

ج: یہ درد عموماً حیض کے آغاز سے ایک دن پہلے یا اس کے شروع ہونے پر ایک دو دن تک ہوتا رہتا ہے۔ پیٹ کا نچلا حصہ اس کا مرکز ہوتا ہے، اس کے ساتھ کمر اور ٹانگوں میں بھی شدید درد ہوتا ہے اور پورا جسم تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ کثرت حیض میں یہ درد بعض لڑکیوں میں زیادہ شدید بھی ہو سکتا ہے۔ بسا اوقات اس درد کی شدت کی وجہ سے قے بھی ہوتی ہے۔ یہ درد دو طرح کے ہوتے ہیں:

1. **پہلی قسم کا درد** نوجوان خواتین میں حیض کے پہلے تین دن تک ہو سکتا ہے اور عمر بڑھنے کے ساتھ یا بچوں کی پیدائش کے بعد کم ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ ختم بھی ہو جاتا ہے۔ حیض کے درد سے نجات کے لیے اکثر لڑکیاں درد کی دوا (Pain Killers) کا سہارا لیتی ہیں جو وقتی طور پر تو آرام دیتی ہیں لیکن یہ اس کا علاج نہیں۔ بہت سی درد کی دوائیں لینے کا مطلب خود کو ان کا عادی بنانا اور اپنے اندر غیر ضروری اور نقصان دہ کیمیکل انڈیلتے رہنا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ عرصہ دراز سے نسل در نسل چلنے والی احتیاطیں اور ایسے طریقے اپنائے جائیں جو درد میں کمی کا سبب بنیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- کھانے پینے میں غذائیت سے بھرپور خورد ونوش کا استعمال کیا جائے۔
- ان دنوں میں زیادہ مشقت والے کام اور وزن وغیرہ اٹھانے سے بچا جائے۔
- حیض شروع ہو جائے تو خود کو گرم رکھنا اور احتیاطاً ابتدائی ایک دو دن ٹھنڈے پانی سے کپڑے اور برتن وغیرہ دھونے کی بجائے نیم گرم پانی کا استعمال کرنا بہتر ہے۔
- گرم پانی کی بوتل پیٹ کے ساتھ لگائے رکھنے سے درد کو کافی افاقہ ہوتا ہے۔

نوٹ: وہ حائضہ جس کو کثرت سے خون آتا ہو وہ گرم پانی کی بوتل پیٹ کو نہ لگائے۔

- حیض کے علاوہ کے دنوں میں ورزش، چہل قدمی اور کام کاج کی عادت رکھنے والی لڑکیوں میں یہ درد کم دیکھنے میں آتا ہے۔ان دنوں میں مناسب آرام اور اچھی نیند لینا مفید رہتا ہے۔

2. **دوسری قسم کا درد** رحم میں انفیکشن، ورم یا مانع حمل اشیا کے استعمال سے ہوتا ہے اور حیض کے دوران کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔اس میں خون زیادہ بدبودار ہونے کے علاوہ حائضہ کو بخار بھی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

بے قاعدہ (غیر منظّم) حیض

س: بے قاعدہ حیض سے کیا مراد ہے؟ اس کے کیا اسباب ہیں؟

ج: عورت کو دوران حیض عادت کے خلاف زیادہ خون آنا، خون کے بہاؤ میں کمی ہونا، وقفے وقفے سے خون آنا، مقررہ تاریخ سے پہلے یا تاخیر سے حیض آنا ''بے قاعدہ حیض'' کہلاتا ہے۔

اکثر لڑکیوں کو پہلا حیض شروع ہونے کے بعد ابتدائی چند ماہ یا بعض کو دو سال تک اسی قسم کی بے قاعدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی پہلی یقینی وجہ یہ ہے کہ وہ:

- اس نئی جسمانی تبدیلی پر ذہنی دباؤ (Stress) میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس سے اس فطری نظام کی نارمل کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔اس کے لیے ماؤں کو پہلے سے بچیوں کو ذہنی طور پر تیار رکھنا اور اس متوقع تبدیلی سے متعلق آگاہی اور معلومات فراہم کر کے ان میں اعتماد اور اطمینان کو بحال رکھنا ضروری ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• دوسری وجہ ہارمونز خاص طور پر (Androgen) کا غیر متوازن لیول پایا جانا ہے۔ بعض اوقات سن یاس (Menopause) والی خواتین کو بھی اس سے واسطہ پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں مثلاً: جسمانی وزن زیادہ یا بہت کم ہونا، بہت تھکاوٹ والی ورزش یا ایسا کام کرنا جس میں بھاری وزن اٹھانا یا کھینچنا پڑے، اچانک صدمہ، حالتِ سفر، منشیات کا استعمال، تھائیرائڈ کی بیماری، رحم کا انفیکشن یا کینسر، مانع حمل یا حیض روکنے کی ادویات کا استعمال وغیرہ۔

حیض کی زیادتی

س: کثرت حیض کیا ہے؟ اس کی علامات کیا ہیں؟ اس کا کیا حل ہے؟

ج: حیض کا خون بہنے کی شدت یا طوالت میں اضافہ سے بعض خواتین کو واسطہ پڑتا ہے۔ کچھ خواتین کو اتنی زیادہ مقدار میں خون جاری ہوتا ہے کہ بار بار پیڈ بدلنا پڑتا ہے یا خون کے بڑے لوتھڑے نکلتے ہیں۔ شدید حیض کے باعث خون کی کمی ہو جاتی ہے اور چکر آتے ہیں، سانس پھولتا ہے یا تھکن کا شدید احساس ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں پانی، جوس، تازہ پھل، سبزیاں اور دیگر غذائیت سے بھرپور خوراک کا استعمال کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے تاکہ بروقت علاج ہو سکے۔

حیض کی کمی

س: بچی کی صحت نارمل ہے اور تین ماہ پہلے بالغ ہوئی ہے۔ حیض چار، پانچ دن رہتا ہے مگر بہاؤ بہت معمولی ہوتا ہے، کسی دن تو صرف دھبے ہی لگتے ہیں۔ کیا یہ غیر معمولی بات ہے؟

ج: لڑکیوں میں حیض شروع ہونے کے ابتدائی چند ماہ ایسا ہونا معمول کی بات ہے۔ البتہ بہت مہینوں تک ایسا رہے تو علاج کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ بسا اوقات غذا میں معمولی ردوبدل سے بھی بہت سے اندرونی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

حیض کا عادت کے ایام سے زیادہ جاری رہنا

س: جب حیض کی عادت چھ یا سات دنوں کی ہو لیکن کبھی ایک یا دو مرتبہ یہ عادت اس سے زیادہ ہو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: جب حیض کی عادت چھ یا سات دنوں کی ہو لیکن اس مدت میں (حیض کی صفات سمیت) اضافہ ہو جائے اور یہ سلسلہ آٹھ، نو، دس یا گیارہ دنوں تک طول پکڑ جائے تو ان دنوں میں بھی اسے نماز نہیں پڑھنی ہو گی حتیٰ کہ پاک ہو جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حیض کے لیے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ...O ﴾ [البقرة:222]

''اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ ایک اذیت ہے ...''

جب تک یہ خون باقی ہو گا عورت اپنے (حیض کے) حال ہی پر ہو گی حتیٰ کہ خون بند ہو جائے، غسل کر لے اور نماز پڑھنی شروع کر دے۔ اگر دوسرے مہینے اس سے کم دنوں کے لیے حیض آئے تو جب پاک ہو جائے غسل کر لے خواہ سابقہ مدت کے مطابق نہ ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک حیض موجود ہو گا عورت نماز نہیں پڑھے گی خواہ حیض عادت کے ایام کے مطابق ہو یا ان سے زیادہ ہو یا کم ہو اور جب پاک ہو جائے گی تو پھر اسے نماز پڑھنی ہو گی۔ [فتاویٰ اسلامیہ، ج:1، ص:325]

حیض کے دنوں میں خون منقطع ہونا

س: دورانِ حیض خون ایک آدھ دن یا کچھ دنوں کے لیے رک جائے اور پھر جاری ہو جائے تو نماز روزہ کے لیے کیا احکام ہیں؟

ج: جب عورت حیض کا خون دیکھے تو وہ نماز روزہ ترک کر دے اور اگر دوران حیض خون آنا بند ہو جائے تو پھر اس میں دیکھا جائے گا کہ:

1. اگر تو خون کا اثر باقی ہے، وہ اس طرح کہ اگر وہ روئی وغیرہ رکھے اور اس پر خون کا اثر ہو تو پھر حیض ختم ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ وہ نماز روزہ ترک کیے رکھے گی، چاہے یہ حیض کے شروع ہوتے وقت ہو یا حیض کے آخری ایام میں۔

2. اور اگر خون بالکل خشک ہو جائے اور مکمل صاف ہو، اس طرح کہ اگر روئی رکھ کر نکالی جائے تو اس پر کسی بھی قسم کے خون کا اثر نہ ہو تو یہ حیض ختم ہونے کی علامت ہے، اس طرح عورت پاک ہو گی اور

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وہ غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دے اور اگر پھر دوبارہ حیض آئے تو وہ نماز روزہ سے رک جائے۔

- دوران حیض ایک دن، ایک رات (مسلسل چوبیس گھنٹے) خون رک جائے اور خود کو خشک پائے یا سفید پانی دیکھ لے تو عورت کو غسل کر کے نماز ادا کرنی چاہیے کیونکہ وہ پاک ہے۔اس لیے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: ''جب عورت خون غلیظ اور گاڑھا دیکھے تو وہ نماز ادا نہیں کرے گی اور جب کچھ وقت پاکی اور طہر دیکھے تو وہ غسل کرے''۔

[https://islamqa.info/ur/answers/65852]

- حیض کا خون دو دن آئے اور دو دن مکمل رکے تو خون آنے والے دو دن ناپاکی کے ہیں اور جن میں خون نہیں آیا، وہ طہارت کے دن ہیں۔ [فتاوی برائے خواتین اسلام،ص:53]
- چار دن خون آئے اور تین دن خون آنا بند ہو، ساتویں دن پھر دوسری مرتبہ کچھ خون آئے اور بارہویں دن تک مٹیالے رنگ کا خون جاری رہے تو ایسی حالت میں چار دن حیض کے اور تین دن طہر کے پھر چھ دن ناپاکی کے ہیں۔اس کے بعد پھر طہر ہے۔
- جس طرح حیض کے دن کبھی کم کبھی زیادہ ہو سکتے ہیں،اسی طرح وہ کبھی اکٹھے اور کبھی الگ الگ بھی آسکتے ہیں۔ [بحوالہ فتاویٰ اسلامیہ، ج:1،ص:321]

بسا اوقات یہ حالات کسی عارضی سبب کی بنا پر پیش آسکتے ہیں، مثلاً: کسی مرض، سرجری، کمزوری، کوئی صدمہ یا مشکل سفر یا مشقت والے کام کی تھکاوٹ وغیرہ جو کچھ عرصہ بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ان عارضی وجوہات کے برعکس کسی کو ہمیشہ ہی یہ مسئلہ رہتا ہے تو ایسی صورت میں کسی معالجہ سے رجوع کرنا چاہیے۔

بہر حال اس بے ترتیب اخراج والے خون کی صفات کا مشاہدہ بھی کرتے رہنا چاہیے تاکہ حیض اور استحاضہ میں فرق معلوم ہو سکے۔

- سن یاس کے قریب بھی خواتین کو حیض کی ایسی بدنظمی اور بے قاعدگی سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔

نوٹ: اسی کتاب میں آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حیض کی علامات اور روزہ کا حکم

س: عورت کو حیض کی ابتدائی علامات مثلاً: پیٹ، کمر یا ٹانگوں میں درد شدت سے شروع ہو جائے لیکن ابھی خون جاری نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس دن کا روزہ جائز ہے؟

ج: جب عورت روزے میں حیض کی تکلیف محسوس کرے لیکن سورج غروب ہونے کے بعد تک کچھ خارج نہیں ہوا تو اس دن کا روزہ صحیح ہوگا۔ اگر فرض روزہ تھا تو اس روزہ کو دوبارہ نہیں رکھے گی اور اگر نفل روزہ تھا تو اس کا ثواب باطل نہیں ہوگا۔ [رسالة فی الدماء الطبيعية للنساء، ص:38]

نماز کے وقت میں حیض آنے پر طہر میں قضا

س: نماز کا وقت شروع ہونے کے کتنی دیر بعد حیض آئے تو اس نماز کی قضا دینا ہوگی؟

ج: حیض نماز کا وقت شروع ہونے کے اتنی دیر بعد آئے کہ صرف ایک رکعت نماز بھی ادا کی جا سکتی تھی تو طہر میں اس کی قضا دینا ہوگی۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نمازِ عصر کی ایک رکعت بھی سورج غروب ہونے سے پہلے پا سکے تو پوری نماز ادا کرے اور (اسی طرح) جب سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پا سکے تو وہ پوری نماز پڑھے''۔

[صحيح البخاری:556]

حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ اس نماز کی قضا کرے گی جس کا وقت حیض آنے سے پہلے شروع ہو چکا تھا۔

- اسی طرح جب عورت حیض سے پاک ہو جائے اور ابھی اس نماز کا وقت اتنا باقی ہو کہ ایک رکعت ادا ہو سکتی ہو تو اسے وہ نماز ادا کرنی ہوگی۔

طہر کا یقین ہوتے ہی نماز کی تیاری

س: عصر کی نماز کا وقت غروب شمس کے قریب تھا کہ طہر کا سفید پانی دیکھ لیا لیکن مکمل صفائی اور غسلِ طہارت کے لیے اتنا وقت نہیں تھا کہ یہ نماز مل سکتی۔ کیا اس کا وقت نکلنے پر اس کی قضا ہوگی؟

ج: اکثر خواتین تفصیلی صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فرض نماز کا نقصان کر بیٹھتی ہیں حالانکہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عورت جب نماز کے وقت کے دوران (یا اگلی نماز سے کچھ منٹ قبل) پاک ہو جائے اور طہر کی واضح نشانی یعنی سفید پانی دیکھ لے تو اسے غسل کرنے میں جلدی کرنی چاہیے تاکہ نماز کو بروقت ادا کرسکے اور اگر وہ سفر میں ہو اور اس کے پاس پانی نہ ہو یا وہ مریضہ ہو اور اسے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ غسل کے بدلے تیمّم کر کے نماز ادا کرے اور جب عذر باقی نہ رہے تو غسل کرے لہٰذا اس کی یہ بات حجت نہیں اور نہ ہی عذر میں شمار ہوتی ہے کیونکہ اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ غسل میں اختصار سے کام لیتے ہوئے ابھی صرف غسل کے واجبات پر عمل کرے اور زیادہ وقت ملنے پر اچھی طرح صفائی اور غسل کر لے۔

طلوع فجر کے بعد پاکی اور روزہ

س: جب عورت طلوع فجر کے بعد پاک ہو تو کیا وہ اس دن کا روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیا اس دن کے روزہ کی قضا واجب ہے؟

ج: ابن جبرین رحمہ اللہ اس بارے میں کہتے ہیں: جب عورت کا خون طلوع فجر کے وقت یا اس سے کچھ دیر پہلے بند ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ غسل صبح (طلوع فجر) کے بعد کرے اور اگر اس کا خون صبح طلوع ہو جانے کے بعد بند ہوا ہو تو پھر اس دن کا روزہ جائز نہیں اور اسے رمضان کے بعد اس روزے کی قضا دینا ہوگی۔ [فتاویٰ اسلامیہ: ج:2، ص:202]

حیض کے ایام کے علاوہ خون کے قطرے اور روزہ

س: جب عورت کو رمضان کے دنوں میں خون کے قطرے (یا سفید پانی کے ساتھ دھاگہ نما خون یا دھبے) نظر آئیں اور یہ خون رمضان کے پورے مہینے جاری رہے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا؟

ج: جی ہاں! اس کا روزہ صحیح ہوگا۔ جہاں تک اس خون کے قطروں کا تعلق ہے تو وہ کچھ نہیں بلکہ وہ رگوں سے آنے والا خون ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے: یہ خون حیض نہیں ہے بلکہ نکسیر کی طرح ہے۔ [بحوالہ 60 سؤال فی المحیض، سؤال:6]

غسل حیض کے بعد حیض کی صفات والا خون آنا

س: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حیض کی عادت کے ایام پورے ہونے پر غسل حیض کر لینے کے فوراً بعد

یا کچھ گھنٹے بعد تھوڑا خون آجاتا ہے تو کیا ابھی نماز، روزہ شروع نہ کیا جائے؟

ج: غسل حیض کر لینے کے بعد اگر پیلے یا مٹیالے رنگ کا مادہ خارج ہو تو اس کی کوئی اہمیت نہیں، اس کا حکم پیشاب کے حکم کی مانند ہے اور اگر یہ مادہ صریحًا خون ہے (اور حیض کے خون والی صفات رکھتا ہے) تو پھر اس کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔ [بحوالہ فتاویٰ اسلامیہ: ج:1، ص:321]

حیض اور طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت

س: کیا شریعت میں حیض اور طہر کی کوئی مدت مقرر ہے؟

ج: شریعت میں حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہیں لیکن جمہور اہل علم نے خواتین میں حیض کی عادت اور معمول کو دلیل بنایا ہے چنانچہ معمول کے مطابق خواتین کو 15 دن سے زیادہ حیض نہیں آتا۔ اسی طرح طہر کی مدت بھی شریعت میں مقرر نہیں۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ زیادہ سے زیادہ طہر کی کوئی حد نہیں۔ [بحوالہ islamqa.info/ur/answers/247317]

- بدلتی زندگی کے بدلتے معمولات، نسلوں کے امتزاج اور منفرد و آسودہ طرزِ زندگی نے انسانوں کے طبعی حالات پر بھی ایسے اثرات چھوڑے ہیں کہ اب صحت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔

خواتین کی اکثریت کا ناقص غذا، غیر متوازن ہارمونز کے مسائل، خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں بلا سوچے سمجھے ادویات اور دیگر حفاظتی تدابیر کے استعمال وغیرہ نے خواتین کی بیماریوں میں اضافہ کیا ہے۔ خون کے اخراج کا معاملہ اب حیض، نفاس اور استحاضہ تک محدود نہیں رہا بلکہ اس میں بے انتہا پیچیدگیاں وجود میں آچکی ہیں، مثلاً: کسی کو حیض کا خون شروع سے چھ یا سات دنوں کے لیے آیا کرتا تھا پھر ایک مہینہ ایسا ہوا کہ سات، آٹھ یا زیادہ دن ہو گئے۔ اس کے بعد بھی خون جاری رہا اور اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ کتنے دن اور چلے گا چونکہ وہ اس نئی صورت حال سے نامانوس تھی اور اسے ابھی حیض اور استحاضہ میں فرق سمجھ نہیں آرہا تھا تو وہ زیادہ سے زیادہ پندرہ دن انتظار کرے گی کیونکہ علما کے متفقہ قول کے مطابق مہینے کے تیس دنوں میں سے ناپاکی کے دن طہر کے دنوں سے بڑھ نہیں سکتے۔ حائضہ نے ایک بار اپنے حیض کے نظام کو سمجھنے کے لیے اس مؤقف سے فائدہ اٹھا لیا۔ اب اگلے ماہ سے حیض کی گزشتہ سات دنوں کی عادت والی تاریخوں کا خیال رکھتے ہوئے خون کی پہچان کرتی رہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سفید پانی نظر آجائے یا بالکل خشک ہوجائے تو غسلِ حیض کرلے اور اگر علاماتِ طہر نہیں ہیں اور خون مسلسل آرہا ہے البتہ اس کی رنگت اور بو حیض کے خون جیسی نہیں رہی تو پھر آٹھویں دن غسلِ حیض کرے۔ تب خون آتا بھی رہے تو وہ پاک ہے کیونکہ اب اس پر استحاضہ کے احکام عائد ہوں گے۔ بلا وجہ انتظار میں بغیر طہارت وعبادات کے دنوں کو گزارنا درست نہیں۔ حیض اور استحاضہ کے خون کے الگ الگ احکامات ہمیں بیشتر احادیث سے ملتے ہیں۔ (دیکھیے عنوان: حیض اور استحاضہ)

قضا روزہ رکھنے کے لیے شوہر کی اجازت

س: کیا حیض کے واجب الادا روزوں کی قضا کے لیے شوہر کی رضامندی شرط ہے؟

ج: رمضان کے قضا روزے رکھنے کے لیے شوہر کی رضامندی شرط نہیں ہے لیکن حکمت کے ساتھ شوہر کو بتادینا چاہیے البتہ شوہر کی رضامندی صرف نفلی روزہ کے لیے ضروری ہے:

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”عورت رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں، جب اس کا شوہر موجود ہو، (نفلی) روزہ نہیں رکھ سکتی الاّ یہ کہ اس کی اجازت لے“۔

[سنن الترمذی:782]

• قضا روزہ رکھ لیا تو اسے بغیر کسی عذر کے توڑنا جائز نہیں یعنی مرض یا سفر کی وجہ سے توڑا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اگر اس نے عذر یا بغیر عذر کے روزہ توڑا تو اس کے بدلے بطور قضا روزہ رکھنا ہوگا۔

[islamqa.info/ur/answers/49985]

حیض میں جماع کا کفارہ

س: حیض میں جماع کا کفارہ کیا ہے؟

ج: حیض میں جماع کرنے کا کفارہ ابتدائی ایامِ حیض میں جب خون کا اخراج زیادہ ہوتا ہے ایک دینار ہے۔ جب حیض بند ہوگیا اور ابھی غسلِ حیض نہیں کیا تھا تب کفارہ آدھا دینار ہے۔

[بحواله سنن أبی داؤد:265]

نوٹ: ایک دینار سوا چار (4.25) گرام سونے کے برابر ہے۔ کفارہ ادا کرنے کے علاوہ توبہ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عہد بھی کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حیض روکنے والی گولیوں کا غیر محتاط استعمال

س: ماہِ رمضان میں کچھ خواتین حیض روکنے والی گولیاں اس خیال سے استعمال کرتی ہیں کہ حیض رکنے کی وجہ سے انہیں تمام روزے مل جائیں۔کیا ایسا کرنا درست ہے؟

ج: ایسی ادویات سے اشد ضرورت یا حقیقی مجبوری کے تحت فائدہ اٹھانا درست ہے، مثلاً: حج یا عمرہ کے لیے جانے والی خواتین کو یہ اندیشہ ہو کہ حیض عین ان دنوں میں آجانے سے وہ ان مناسک حج سے جن کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا محروم رہ جائیں گی کیونکہ اس کے فوراً بعد سب کے ساتھ ہوائی سفر سے واپسی بھی لازم ہوتی ہے۔اس صورت میں وہ ڈاکٹر کی رائے سے دوا لینا چاہیں تو یہ مجبوری ہے۔ رمضان میں ایسی ادویات لینے کے بارے میں سمجھ داری یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت کو ہی اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہوئے اس قدرتی نظام کو نہ روکا جائے تاکہ ان ادویات کے مضر نتائج سے بچا جاسکے۔اس لیے بہتر ہے کہ سال بھر میں جب بھی موقع ملے ان بقایا روزوں کی قضا ادا کرلی جائے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک یہ (حیض) تو وہ امر ہے جسے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے...‘‘۔ [صحیح البخاری:294]

غسل حیض میں غیر ضروری بالوں کی صفائی

س: کیا ہر حیض کے بعد ہی زیرِ ناف اور زیرِ بغل بال اتارنا ضروری ہے؟

ج: مذکورہ بالوں کا اتارنا افعالِ فطرت میں سے ہے۔شریعت نے ایسی کوئی پابندی نہیں لگائی کہ حیض سے پاکی کے موقع پر ہی انہیں صاف کیا جائے تاہم ایک عادت مقرر کرنے کے طور پر غسل حیض کے موقع پر ایسا کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔کیونکہ ہر انسان کے بالوں کے بڑھنے کی رفتار مختلف ہوسکتی ہے اور ہر ہفتے دو ہفتے بعد اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ان کی صفائی کی کم سے کم کوئی مدت نہیں بتائی گئی البتہ زیادہ سے زیادہ کی دلیل ملتی ہے جس کے بعد انہیں چھوڑے رکھنا دین کی مخالفت ہے۔

☆ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

زیرناف بال اتارنے کا وقت مقرر کیا گیا ہے کہ ہم چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔
[صحیح مسلم:599]

حیض کے دنوں والے کپڑے

س: کیا دورانِ حیض پہنا جانے والا لباس، بستر، جیولری وغیرہ نجس یا پلید ہو جاتے ہیں؟

ج: کوئی بھی چیز حائضہ کو چھو جانے پر ناپاک یا نجس نہیں ہوتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حالتِ حیض میں نبی کریم ﷺ کی کنگھی کرنا، جائے نماز پکڑانا، دورانِ نماز آپ کی چادر کا حائضہ بیوی کو چھو جانا، حائضہ کی گود میں سر رکھ کر تلاوت کرنا یہ تمام دلائل اس بات کا ثبوت ہیں کہ حائضہ نجس نہیں ہوتی، نجس حیض کا خون ہے البتہ وہ کسی جگہ یا کپڑے پر لگ جائے تو صرف اتنے حصہ کو دھونا بھی کفایت کر جاتا ہے۔

س: کیا حیض ختم ہونے پر غسلِ طہارت کے بعد کی کوئی خاص دعا ہے؟

ج: غسلِ حیض کے بعد کوئی مخصوص دعا سنت سے ثابت نہیں البتہ باوضو حالت میں غسل خانہ سے نکل کر وہی مسنون اذکار کیے جائیں گے جو وضو کے بعد کرنا ثابت ہیں۔

جمعہ اور حیض کا غسل

س: میں اکثر اپنے شوہر کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے مسجد جاتی ہوں۔ مجھے جمعہ کی صبح غسل حیض کرنا ہو تو کیا وہ جمعہ کے مسنون غسل کے لیے بھی کافی ہوگا یا دو غسل کرنے ہوں گے؟

ج: ایک ہی غسل دونوں کی نیت سے کافی ہو جائے گا جیسا کہ جنبی کے معاملہ میں بھی درج ذیل حدیثِ رسول ﷺ کے ساتھ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کا قول ہے:

☆ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر بالغ (مرد) پر جمعہ کے لیے نکلنا (لازم) ہے اور جمعہ کے لیے ہر نکلنے والے پر غسل ہے''۔ ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب آدمی طلوع فجر کے بعد جنابت کا غسل کر لے تو یہ غسل جمعہ کے لیے کافی ہے۔ [سنن أبی داؤد:342]

غسل کے لیے قرنطینہ سینٹر میں موجود حائضہ کی مشکل

س: قرنطینہ سینٹر میں موجود خاتون حیض کے بعد حالتِ طہر میں آنا چاہتی ہے تاکہ نماز شروع کر سکے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پانی سے غسل کرنے میں اس کی طبیعت کے بگڑنے کا امکان ہے۔ مٹی بھی قریب کہیں میسر نہیں تو اس کے طہارت حاصل کرنے کی کیا صورت ہوگی؟

ج: پانی کے استعمال سے مرض میں اضافہ اور شفایابی میں تاخیر کا امکان ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے کسی سے تھیلی وغیرہ میں مٹی منگوانا ممکن ہو تو ایسا ہی کرے ورنہ دیوار یا میز وغیرہ پر مٹی کے آثار نظر آ رہے ہوں تو اس غبار سے بھی تیمّم کر سکتی ہے۔

نوٹ: وضو کا بھی یہی معاملہ ہے کہ پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو وضو کی جگہ تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

حالتِ حیض میں موت آ جانے پر دو غسل یا ایک؟

س: کیا حائضہ کی وفات پر حیض اور موت دو اسباب جمع ہو جانے سے دو غسل دیے جائیں گے؟

ج: دو اسباب جمع ہونے کے باوجود میت کو ایک ہی غسل کفایت کرے گا خواہ حیض یا جنابت میں سے کسی بھی حالت میں موت آئے۔ [المجموع شرح المهذب، ج:5،ص:152]

جس طرح وضو کے لیے ایک سے زیادہ اسباب جمع ہو جائیں تو ایک ہی وضو کافی ہو جاتا ہے۔

حائضہ کا میت کو غسل اور کفن دینا

س: کیا حیض کی حالت میں کوئی عورت میت کو غسل دے سکتی ہے؟

ج: حائضہ کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت کی میت کو غسل دے سکتی ہے اور اس کو کفن پہنا سکتی ہے حیض میت کو غسل دینے سے مانع شمار نہیں کیا جائے گا۔ [بحوالہ عورتوں کے لیے صرف،ص:224]

حالتِ حیض میں عورت نجس نہیں ہو جاتی:

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میری طرف (باہر) نکالتے تو میں اسے دھو دیتی جب کہ میں حائضہ ہوتی۔ [صحیح البخاری:301]

حائضہ کا مہندی یا رنگ لگانا

س: کیا حیض کے دنوں میں مہندی یا رنگ استعمال کرنا ممنوع ہے؟

ج: حیض میں مہندی یا رنگ استعمال کرنا ممنوع نہیں۔

☆ معاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ خضاب لگا سکتی ہے؟ تو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انہوں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس ہوتی تھیں اور خضاب لگا لیا کرتی تھیں تو آپ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔ [سنن ابن ماجه:656]

تاہم مہندی ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور احتیاط کا تقاضا ہے کہ حیض کے دوران نہ لگائی جائے خصوصًا سر پر لگانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اسے لگا کر کچھ گھنٹے سر پر رہنے دیا جاتا ہے البتہ رنگ لگانے کا نقصان نہیں۔

حیض کا آغاز اور پردے کا وجوب

حیض کا شروع ہو جانا لڑکیوں کی بلوغت کی چند علامات میں سے ایک ہے۔

اس کے ساتھ ہی با قاعدہ پردے کی عمر شروع ہو جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث سے اس کا حکم ثابت ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''اللہ کسی حیض والی (بالغ لڑکی) کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں فرماتا''۔

[سنن ابن ماجه:655]

مذکورہ حدیث میں بالغ لڑکی کے لیے صاف طور پر بڑی چادر سے سر ڈھانپ کر نماز ادا کرنے کا حکم مل رہا ہے۔ تاہم اس سے بہت پہلے مائیں اپنی بچیوں کی جسمانی نشو ونما اور اٹھان پر دھیان رکھتے ہوئے پھیلا کر دوپٹہ لینے کا سلیقہ سکھانا اور ہلکا پھلکا پردہ کرانا شروع کر سکتی ہیں۔ نماز کے ساتھ ساتھ یہ عادت بھی ڈالنی چاہیے اور حیا کا شعور بھی پیدا کرنا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حمل

(Pregnancy)

حمل کیا ہے؟

- حمل کے لغوی معنی ''بوجھ اٹھانے یا لادنے'' کے ہیں۔
- اصطلاح میں یہ لفظ پیٹ میں بچہ اٹھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[مفردات القرآن، ج:1ص:286]

- طبی اصطلاح میں حمل اس مدت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں عورت کے رحم کے اندر جنین تیار ہوتا ہے۔
- حمل کا معروف دورانیہ نو ماہ ہے اور حمل اٹھانے والی عورت کو حاملہ کہا جاتا ہے۔
- حمل درج ذیل مختلف مراحل سے گزر کر مکمل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ﴾

[المؤمنون:14]

''پھر ہم نے نطفہ کو ایک جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنایا پھر ہم نے اس بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک اور صورت میں پیدا کر دیا پس اللہ بہت بابرکت ہے جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رضاعت

(Breastfeeding)

رضاعت کیا ہے؟

- رضاعت کے لغوی معنی ہیں "بچے کا دودھ پینا"۔ [مفردادات القرآن ،ج:1ص:425]
- اصطلاح میں اگر شیر خوار کسی بھی محرم یا نامحرم عورت کا دودھ پیے تو یہ عمل رضاعت کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی مدت دو برس مقرر کی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط...O ﴾ [البقرة:233]

"اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم) اس کے لیے ہے جو رضاعت کی مدت پوری کرنے کا ارادہ کرے..."

- دودھ پلانے والی عورت کو مرضعہ کہا جاتا ہے۔

طہارت وعبادات

- حمل میں عورتیں تقریباً نو ماہ تک زمانۂ طہر میں رہتی ہیں الّا یہ کہ حیض آئے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔
- چونکہ حاملہ طہر کی حالت میں ہوتی ہے تو اس کے لیے نماز ،روزہ اور باقی تمام عبادات کرنا جائز ہے اور حاملہ شوہر کے لیے بھی حلال ہے۔

حاملہ اور مرضعہ کو ان تمام مہینوں میں عبادات واذکار اور تسبیحات کا زیادہ تندہی سے اہتمام کرنا چاہیے تا کہ اولاد پر بھی پاکیزہ اثرات منتقل ہوں۔حمل کے نو ماہ اور بچے کی ولادت کے فوراً بعد چند ہفتے نفاس کی ناپاکی میں رہ کر پھر رضاعت کے کم از کم چھ سات ماہ جب تک کہ بچہ کوئی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

غذا لینا نہ شروع کر دے اکثر خواتین کو حیض نہیں آتا لہٰذا اس تمام مدت میں کثرت کے ساتھ نوافل اور تلاوتِ قرآن مجید اور دیگر اعمال صالحات کو معمول بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حاملہ یا مرضعہ کا روزہ

حمل و رضاعت میں تمام عورتوں کا معاملہ یکساں نہیں ہوتا اس لیے روزہ کے لیے حالات کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے رخصت رکھی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ عموماً تین طرح کی حالتوں سے دوچار ہو سکتی ہیں۔

1. وہ اگر جسمانی طور پر اتنی صحت مند اور توانا ہے کہ روزہ نہ تو اس کے لیے ضعف یا کمزوری کا سبب بنتا ہے اور نہ ہی پیٹ کے بچے کی نشو ونما یا دودھ پیتے بچے کے لیے دودھ میں کمی واقع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے تو ایسی صورت میں روزے رکھنا فرض ہے۔

2. حاملہ یا مرضعہ ماہِ رمضان کے روزے رکھتے ہوئے کمزوری محسوس کرے یا اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت دی گئی ہے:

﴿...وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ [البقرة:185]

"... اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے (روزے رکھ کر) تعداد پوری کر لے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا اور تاکہ تم تعداد پوری کرو اور تاکہ تم اُس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں ہدایت بخشی اور تاکہ تم اُس کا شکر ادا کرو۔"

☆ ... حسن بصری رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے دودھ پلانے والی اور حاملہ کے بارے میں کہا: جب دونوں کو اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ دیں اور بعد میں قضا کر لیں۔ [صحيح البخاري، كتاب تفسير، باب:25]

ان روزوں کی قضا سال بھر میں کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے۔ سردیوں میں دن چھوٹے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہوتے ہیں اور جسم میں پانی وغذا کی کمی کا احتمال نہیں ہوتا تو تب یہ روزے رکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

3. حاملہ یا دودھ پلانے والی کچھ عورتیں ایسی بھی ہیں جو رمضان کے بعد بھی سال بھر میں روزوں کی قضا ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں مثلاً: ایسی عورت جس کو ایک سال حمل ٹھہرا پھر اگلے دو سال رضاعت میں گزرے اور اس سے اگلے سال وہ پھر حاملہ ہوگئی اور اگلے چند سال حمل و رضاعت کا یہی سلسلہ چلتا رہا، ایسی صورت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو لے کر بعض علما کی رائے کے مطابق لگا تار کئی سال تک حمل و رضاعت کی حالت میں رہنے والی عورت پر ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب حمل والی کو اپنے بارے میں یا دودھ پلانے والی کو اپنے بچے کے بارے میں رمضان میں خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور ان روزوں کی قضا ادا نہ کریں۔ [تفسیر الطبری، ج:3، ص:170]

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول جیسا ہے جو حاملہ اور دودھ پلانے والی کے بارے میں ہے۔ [تفسیر الطبری، ج:3، ص:170]

فدیہ کی مقدار

فدیہ ہر روزہ کے بدلے کسی مسکین کو ایک وقت کا کھانا پکا کر کھلانا ہے۔

اہل ثروت اپنی وسعت کے مطابق زیادہ دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ...فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ...۝ ﴾ [البقرۃ:184]

”... پھر جو کوئی خوشی سے زیادہ کرنا چاہے تو اُس کے اپنے ہی حق میں اچھا ہے...“۔

• یہ فدیہ ایک ہی مسکین کو یا مختلف مساکین میں بانٹ کر مہینہ کے شروع یا درمیان یا آخر میں یعنی ماہِ رمضان کے دوران کبھی بھی دیا جا سکتا ہے اور اگر وہ عورت خود مسکین اور محتاج ہے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں۔ [مجموع فتاویٰ لابن باز، ج:15، ص:203]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حاملہ اور کچھ مزید سوالات

خاتون کا خون کو حیض سمجھ کر عبادات چھوڑنا

س: ایک خاتون جسے یہ علم نہیں تھا کہ وہ حاملہ ہے، اپنے جاری ہونے والے خون کو حیض سمجھ کر نمازیں چھوڑتی رہی دس دن بعد میڈیکل چیک اپ میں واضح ہوا کہ وہ کچھ ہفتوں سے حاملہ ہے۔ اب قضا نمازوں اور روزوں کا کیا کرے؟ حمل کا معلوم ہونے کے بعد بھی قطرے آتے رہیں تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

ج: اگر کسی خاتون کو معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے تو جاری ہونے والے خون کو حیض سمجھنا عین ممکن ہے۔ حاملہ کو عموماً حیض نہیں آتا البتہ خون جاری ہونے کی دیگر کئی طبی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا دینا ہوگی البتہ اسے چھوڑی ہوئی نمازیں دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جنہیں استحاضہ کا خون آتا تھا کو آئندہ کے لیے راہ نمائی فرمائی لیکن سابقہ نمازوں کو دہرانے کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ اگر یہ قطرے جاری رہیں تو اس کا حکم استحاضہ کا ہوگا۔ وہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر نیا وضو کر کے نماز پڑھے گی۔

روزہ اور اندرونی معائنہ

س: ماہِ رمضان میں خاتون کو لیڈی ڈاکٹر سے اندرونی معائنہ کروانا پڑے تو کیا ان دونوں کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

ج: روزہ دار خواتین اپنی نسوانی بیماریوں میں بغرض علاج لیڈی ڈاکٹر سے اندرونی معائنہ کروا سکتی ہیں۔ اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، نہ ہی غسل کرنا لازم ہوگا۔ لیڈی ڈاکٹر کے لیے بھی مریضہ کا ضرورتاً چیک اپ کرنا روزے کو باطل نہیں کرے گا۔

[بحوالہ islamqa.info/ur/answers/66608]

البتہ اگر وضو کر رکھا تھا اور آڑ کے بغیر شرم گاہ کو چھوا ہے تو نماز کے لیے وضو دوبارہ کرنا ہوگا جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

☆ جب تم میں سے کوئی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے اور ان دونوں کے درمیان آڑ اور پردہ نہ ہو تو چاہیے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ وضو کرے۔ [السلسلة الصحيحة،تحت رقم :1235]

☆ آڑ کے بغیر شرم گاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر آڑ کے ساتھ شرم گاہ کو چھوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ [بحواله الشرح الممتع ،ج :1،ص:278]

دورانِ ولادت وفات پانے والی ماں

س: کیا یہ درست ہے کہ بچے کی پیدائش کے دوران فوت ہونے والی ماں شہید ہے؟

ج: ☆... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں قتل ہو جانے والوں کے سوا شہید سات طرح کے ہیں ان میں سے وہ عورت بھی ہے جسے بچے کی ولادت کے سبب موت آجائے۔

[بحواله مؤطا لامام مالك، كتاب الجنائز:36]

ولادت کی تکلیف میں نماز کی ادائیگی

س: بچے کی پیدائش کی تکلیف میں کیا واٹر بیگ پھٹنے تک نماز ادا کرنا ہوگی یا نفاس کی ابتدا تک؟

ج: بچے کے گرد لپٹے واٹر بیگ کا پھٹنا پیدائش کی آخری علامت ہے۔ یہ کئی گھنٹے پہلے پھٹ جائے تو حسبِ ہمت واستطاعت خواہ بیٹھ کر یا لیٹے ہوئے یا اشاروں سے فرض نماز اپنے وقت پر پڑھنی ہو گی یہاں تک کہ بچے کی ولادت کے موقع پر خون آنا شروع ہو جائے۔ بظاہر اس حالت میں یہ ایک مشکل کام معلوم ہوتا ہے لیکن ناممکن نہیں۔

☆ نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کی ایک نماز بھی فوت ہوئی تو گویا اس کے اہل اور اس کا مال برباد ہو گیا''۔ [صحيح ابن حبان، ج:4،1468]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اسقاطِ حمل

(Abortion/Miscarriage)

اسقاطِ حمل کیا ہے؟

- اسقاطِ حمل سے مراد ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران ماں کے رحم میں موجود جنین رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ عمل بچے کی موت کا سبب بنتا ہے۔
- طبی اصطلاح میں رحم سے حمل کا قبل از وقت خارج ہو جانا ''اسقاط'' کہلاتا ہے۔
- درج ذیل آیت اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنین چار ادوار (120 دن) سے گزرتا ہے:

﴿ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ﴾

[المؤمنون:14]

''پھر ہم نے نطفہ کو ایک جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنایا پھر ہم نے اس بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک اور صورت میں پیدا کر دیا پس اللہ بہت بابرکت ہے جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے''۔

☆ حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید غفاری بیان کرتے ہیں... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے...''۔

[صحیح مسلم:6726]

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و مصدوق نے فرمایا: ''یقیناً تم میں سے ہر ایک کا مادۂ تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اکٹھا کیا جاتا ہے پھر اتنی (چالیس دن) مدت کے لیے علقہ رہتا ہے پھر اتنی ہی (چالیس دن) مدت کے لیے بوٹی کی شکل (مضغہ) میں رہتا ہے پھر اللہ فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے...''۔

[صحیح مسلم:6723]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اسقاطِ حمل کے احکامات کو سمجھنے کے لیے ان ادوار کی تفصیل جاننا ضروری ہے جو درج ذیل ہے:

- **پہلا دور**

یہ دور 1 سے 40 دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔اس میں عورت کا بیضہ اور مرد کا سپرم (Sperm) مختلف مراحل سے گزرتا ہے۔ جسے ''نطفة'' کہا جاتا ہے۔

- **دوسرا دور**

اس دور (41 سے 80) کے چالیس دنوں میں نطفہ مختلف مراحل سے گزر کر منجمد خون کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جسے ''علقة'' کہا جاتا ہے۔

- **تیسرا دور**

اس دور (81 سے 120) کے چالیس دنوں میں منجمد خون، گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔اسے ''مضغة'' کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں ادوار سے گزرنے پر جنین (Fetus) میں اعضا کی تشکیل اور ہڈیوں کی بناوٹ تقریباً مکمل ہوجاتی ہے۔

- **چوتھا دور**

جنین کے چار ماہ مکمل ہونے پر جب اعضا ظاہر ہوجاتے ہیں تب اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پیدائش تک اب جنین کا ماں کے پیٹ میں یہ چوتھا دور ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اسقاطِ حمل کی اقسام

1. مختاری اسقاط (Spontaneous Abortion)

قدرتی طور پر یعنی خود بخود ہو جانے والا اسقاط ''مختاری اسقاط'' کہلاتا ہے۔اس کو Miscarriage بھی کہا جاتا ہے۔

- اس کا سبب ماں کا کسی اچانک صدمہ،جسمانی کمزوری،گر کر چوٹ لگنا،کسی بھی قسم کے اتفاقیہ حادثہ سے دوچار ہونا یا کوئی بھی قدرتی وجہ ہو سکتی ہے۔

2. مائلی اسقاط (Induced Abortion)

ایسا اسقاط جو انسانی مداخلت یعنی آپریشن یا کیمیائی طریقوں سے کیا جائے ''مائلی اسقاط'' کہلاتا ہے۔ [ur.wikipedia.org/wiki (اسقاط(حمل]

احکامات کی بنیاد پر مائلی اسقاط کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- جائز اسقاط
- ناجائز اسقاط

i. جائز اسقاط

مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ شریعت میں کسی بھی وجہ سے اسقاط کرانے کی اجازت نہیں۔

- مصدقہ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق اگر حمل یا ولادت کے عمل میں عورت کی جان ہی چلے جانے کا سو فیصد خطرہ ہو۔ [بحوالہ islamqa.info/ur/answers/115954]
- جب (میڈیکل رپورٹ) بچے کی موت کا یقین دلا دے تب (اس مردہ وجود کا) اسقاط جائز ہے۔ [islamqa.info/ur/answers/40269]

ایسی صورت میں نہ ہی کوئی دیت ہے اور نہ ہی کوئی کفارہ ہے کیونکہ اس میں کسی کا عمل دخل یا نیت نہیں تھی۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ii. ناجائز اسقاط

یہ سوچ غلط اور بے بنیاد ہے کہ روح پھونکی جانے سے پہلے اسقاط کرانا جائز ہے۔ زندگی کا سلسلہ ایک قطرہ میں موجود کسی خلیے کے بارآور ہونے کے ساتھ ہی چل پڑتا ہے۔ انسانی خلیے میں زندگی شروع ہے تو اس کا وجود میں آنا اس کا پیدائشی وشرعی حق ہے۔

جب جنین کے اعضا نمایاں ہونے لگیں اور اس کے وجود میں حرکت شروع ہو جائے تو اس کا اسقاط کرانے کی حرمت اور بھی شدید ہو جاتی ہے کیونکہ اب وہ ایک مکمل انسان بن چکا ہوتا ہے۔

زندگی اور موت دینے کا اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے۔ ارادتاً اسقاط کرانا قتل ہے۔ قرآن کریم اور احادیثِ رسول ﷺ میں کسی نفس کو ناحق قتل کرنے کے جرم میں بارہا سرزنش اور اس کی حرمت بیان کی گئی ہے:

﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۚ...o ﴾ [الأنعام:151]

''کہہ دیجیے آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور تنگدستی (کے ڈر) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم ہی تمھیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی ...''۔

﴿ ...وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ...o ﴾ [الأنعام:151]

''...اور نہ تم اس جان کو قتل کرو (جس کا قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا مگر حق کے ساتھ...''۔

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: بے شک ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ایسا ناحق خون کرنا ہے جس کو حرام کیا ہے۔ [صحيح البخاري:6863]

☆ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اس وقت تک اپنے دین کے معاملہ میں کشادہ رہتا ہے جب تک حرام خون (ناحق خون) تک نہ پہنچے''۔

[صحيح البخاري:6862]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً (روزِ قیامت) سب سے پہلا فیصلہ جو لوگوں کے درمیان کیا جائے گا وہ خونِ ناحق کا ہوگا''۔ [سنن الترمذی:1396]

• وہ وجوہات جن کی بنا پر عموماً طور پر اسقاطِ حمل کروایا جاتا ہے ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

رزق میں کمی کا خوف

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ [بنی اسرآءیل:31]

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیونکہ) اُن کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے''۔

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کے (ساتھ) کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا''، میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں...''۔ [صحیح البخاری:6001]

بیٹی کی پیدائش کا خوف

الٹراساؤنڈ اور دوسری جدید ٹیکنالوجی سے بچے کی جنس معلوم کرا لینا پھر دنیا میں آنے سے پہلے ہی اس معصوم کے خفیہ قتل کی تدابیر کرنا۔ اللہ کے غضب کی پروا نہ کرکے بیٹی کو جنین کی حالت میں مار ڈالنے والے اپنی ہی آخرت کی ہلاکت و بربادی کو دعوت دیتے ہیں۔

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ [التکویر:8،9]

''جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی''؟

بیٹی اللہ کی رحمت ہے جس کی پرورش کرنے پر دنیا و آخرت کے انعامات کی بشارت ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ...آپ نے فرمایا: ''...جو شخص بھی بیٹیوں کی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس طرح پرورش کرے کہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے تو یہ اس کے لیے آگ سے اوٹ بن جائیں گی‘‘۔ [صحیح البخاری:5995]

حمل میں بچے کا مرض یا نقص یا پوزیشن کا اندازہ لگانے کی بنیاد پر

اگر جدید طبی آلات سے یہ معلوم ہو جائے کہ بچہ ناقص الخلقت ہے تو والدین کو صبر سے کام لینا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صحیح سالم بچہ عطا کرے۔ اس بنیاد پر حمل گرانے کا فیصلہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اکثر ڈاکٹروں کے تخمینے غلط بھی ثابت ہو جاتے ہیں۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِیءُ الْمُصَوِّرُ... پر ایمان مضبوط ہونا چاہیے۔

شوہر کی نافرمانی کا خوف

شوہر بیوی کو حمل ضائع کرنے کا حکم دے تو بیوی کے لیے اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت پس پشت ڈال کر شوہر کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ...o ﴾

[الممتحنة:12]

’’اے نبی! جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں وہ آپ سے بیعت کرتی ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ رہی ہوں اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگو‘‘۔

اسی طرح حاملہ کو کسی بھی طریقہ سے نقصان پہنچانا یا ذہنی وجسمانی ایذا پہنچا کر بچہ ضائع کرانے پر مجبور کرنا بھی سخت گناہ ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض تین طرح کے لوگ ہیں: حرم میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی رسموں پر چلنے کا خواہش مند ہو تیسرا وہ شخص جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگے۔ [صحیح البخاری:6882]

دیگر وجوہات

اسقاط حمل کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں مثلاً: بچوں کی پیدائش کے درمیانی وقفہ کو بڑھانے کے خیال سے، لائف سٹائل یا سٹیٹس میں کمی آجانے کے ڈر سے، زیادہ بچے ہوئے تو انہیں اعلیٰ تعلیمی اسباب فراہم نہ کر سکنے کے خوف سے وغیرہ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بلاشبہ خالق بھی ہے اور رازق بھی ہے۔ بیٹے، بیٹیاں اسی کی طرف سے رحمت اور انعام ہیں۔ عزت، برکت، رحمت اور وسعت اسی کی طرف سے ہے۔ سب معاملات پر قابض وقادر اور مسبب الاسباب بھی وہی ہے چنانچہ مندرجہ بالا وجوہات میں سے کسی ایک کی بنا پر بھی اسقاط کرانا ایمان کی کمزوری ہے۔

جنین کی تکفین وتدفین

• اگر حمل کے چار ماہ پورے نہیں ہوئے تو ایسی صورت میں نہ غسل دیا جائے گا، نہ ہی کفن اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ دفن بھی قبرستان کے علاوہ کسی ویرانے وغیرہ میں کیا جا سکتا ہے۔

• اسقاط حمل اگر چار ماہ کا ہو تو واجب ہے کہ جنین کو غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور قبرستان میں دفن کیا جائے کیونکہ وہ چار ماہ کا (مکمل انسان) ہو جاتا ہے اور اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ [بحوالہ مجموع فتاویٰ لابن عثیمین، ج:17، ص:143]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

احکامات

ناجائز اسقاط قتل ہے، بلاشبہ قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ سچی توبہ کے ساتھ دیت اور کفارہ واجب ہے۔قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق ایک مومن مرد کے قتل کے بدلے توبہ استغفار کے ساتھ قصاص یا دیت سو اونٹ دینا اور کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہے۔جب کہ مومن عورت کے قتل کے بدلے توبہ استغفار کے ساتھ قصاص یا دیت پچاس اونٹ دینا اور کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہے۔جنین کے ناجائز اسقاط کے بعد توبہ، دیت اور کفارہ کے احکامات جاننے سے پہلے ان اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

توبہ: گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا، نادم ہو کر خالص نیت اور سچے دل سے اللہ کے سامنے گڑگڑا کر معافی طلب کرنا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔

دیت: انسانی جان کو مارنے پر واجب مال دینا جو شریعت سے ثابت ہے دیت کہلاتا ہے اور یہ مال مقتول (قتل ہونے والے) کے ولی کو دیا جاتا ہے۔دیت حقوق العباد میں سے ہے اور یہ باہمی رضامندی سے معاف بھی ہو جاتی ہے۔

- دیت کی صورتیں: اونٹ، سونا، چاندی، مال مویشی، رقم۔ [بحواله سنن أبي داؤد:4542]

کفارہ: کفارہ "کفر" سے ہے جس کے معنی چھپانا اور پردہ ڈالنا کے ہیں۔وہ چیز جو گناہ کو دور کر دے اور اسے ڈھانپ لے کفارہ کہلاتا ہے۔یہ حقوق اللہ میں سے ہے جو فرض کر دیا گیا ہے۔

1. 120 دن سے قبل اسقاط حمل

علما کا اتفاق ہے کہ اگر اسقاط 120 دن سے پہلے کروایا جائے تو ایسی صورت میں صرف توبہ، استغفار لازم ہے جب کہ اس پر دیت اور کفارہ نہیں ہے۔

[بحواله islamqa.info/ur/answers/129085]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اگر کوئی عورت بذات خود، شوہر یا کسی اور کے بہکاوے میں آ کر بلا عذر اسقاط کرواتی ہے تو اس پر لازم ہے کہ فوراً اللہ کے حضور گڑ گڑا کر سچی توبہ کرے اور کثرت سے استغفار کرتی رہے۔ سچی توبہ سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لے۔ اس کے علاوہ نیک اعمال کی کثرت کرے کہ کہیں یہ جرم اس کی ہلاکت کا باعث نہ بن جائے۔

2. 120 دن بعد اسقاط حمل

اگر اسقاط روح پھونکے جانے کے بعد کروایا گیا ہے تو اس گھناؤنے جرم پر توبہ کے علاوہ دیت کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ...وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ...o ﴾ [النسآء:92]

”...اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو (اس کے ذمہ) ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اس (مقتول) کے وارثوں کو دیت ادا کرنا ہے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں...“

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ان میں ایک نے دوسری عورت پر پتھر پھینک مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے سمیت مر گئی۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مقدمہ لے گئے۔ تو آپ نے فیصلہ کیا کہ جنین کی دیت ایک غلام یا کنیز ہے اور عورت کی دیت کو عاقلہ (قاتلہ کے باپ کی طرف کے رشتہ دار عصبہ) کے ذمہ واجب قرار دیا۔ [صحیح البخاری:6910]

دیت: جنین کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اگر غلام دینا ممکن نہ ہو تو دیت پانچ اونٹ ہے جو کہ عورت کی دیت کا دسواں حصہ ہے۔ [بحوالہ islamqa.info/en/answers/8202]

نوٹ: • قتل خطا میں مرد کی دیت سو اونٹ ہیں۔ • عورت کی دیت پچاس اونٹ ہیں۔

[بحوالہ سنن أبی داؤد:4541]

کفارہ: ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے

روزے رکھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهۡلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّصَّدَّقُوۡا‌ؕ... فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ‌...o﴾ [النسآء:92]

"...اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اس (مقتول) کے وارثوں کو دیت ادا کرنا ہے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں... پھر جو کوئی (غلام) نہ پائے تو (اس کے ذمہ) دو ماہ کے لگا تار روزے رکھنا ہے...." [بحوالہ islamqa.info/ur/answers/12908]

3. چھ ماہ اور اس کے بعد اسقاط حمل

اگر اسقاط حمل چھ ماہ اور اس کے بعد کروایا جائے تو اس پر مکمل (مومن مرد یا عورت کی) دیت ہے۔ [المغنی لابن قدامة، ج:8،ص:418]

کیا اسقاط حمل کرنے والے تمام افراد پر دیت دینا واجب ہے؟

- بلا عذر اسقاط حمل میں اگر جنین کے قاتل ایک سے زائد لوگ ہیں تو سب مل کر ایک دیت دیں گے۔ جو لوگ بھی شامل ہوں گے (مثلاً: عورت، شوہر، ڈاکٹر، دایہ وغیرہ) ان سب پر یہ احکامات لاگو ہوں گے۔ [بحوالہ islamqa.info/en/answers/82026]

دیت کی رقم کس کو دینا ہوگی؟

دیت جنین کے وارثوں میں تقسیم ہوگی۔ اگر جنین کی قاتل خود ماں ہے تو وہ دیت جنین کے باپ کو دے گی اور اگر جنین کے قاتل ماں اور باپ دونوں ہوں تو ایسی صورت میں دیت قریبی وارث کو دی جائے گی کیونکہ قاتل، مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

☆...وراثت میں قاتل کے لیے کچھ نہیں اور اگر مقتول کا وارث نہ ہو تو قریب ترین رشتے دار اس کا وارث ہوگا لیکن قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔ [بحوالہ سنن أبی داؤد:4564]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لیکن اگر ورثا اپنی مرضی سے قاتل کو دیت میں سے کچھ دینا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔

[بحوالہ islamqa.info/ur/answers/129085]

دورِ جدید میں اسقاطِ حمل کرانا دورِ جاہلیت سے بھی آگے بڑھ چکا ہے۔ اولاد نہیں چاہیے اور اسقاط کرالیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پیدائش کے بعد بھی معصوم جانوں کو ویرانوں میں ڈال آنے والے شقی القلب اور بے رحم والدین ذرا نہیں سوچتے کہ کل کو یہی بچہ اُن کے لیے فائدہ مند اور اللہ کے قرب کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

طہارت و عبادات

1. 120 دن سے قبل اسقاط

حمل روح پھونکے جانے سے قبل اس حالت میں ساقط ہوا کہ جنین کی تخلیق واضح نہ ہو اور ابھی وہ گوشت کا لوتھڑا ہو۔ اعضا نمایاں نہ ہوئے ہوں تو عورت اپنی عادت کے مطابق اسے حیض شمار کرتے ہوئے اتنے دن نماز روزہ سے رک جائے گی۔ اگر خون اس کے بعد بھی جاری رہے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ (دیکھیے صفحہ: 79)

2. 120 دن بعد اسقاط

حمل اس حالت میں ساقط ہو کہ جنین کا سر، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضا بن چکے ہوں تو وہ نفاس والی ہے۔ اس کے لیے وہی احکامات ہوں گے جو نفاس کے ہیں۔ (دیکھیے صفحہ: 66)

والدین کے لیے خوش خبری

قدرتی طور پر ساقط ہونے والے بچوں کے والدین کے لیے اللہ نے بہترین اجر رکھا ہے۔

☆ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ناتمام بچہ اپنی ماں کو آنول (Umbilical Cord) کے ذریعہ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا جب کہ اس نے اس پر اللہ سے اجر کی امید کرتے ہوئے صبر کیا ہو"۔ [سنن ابن ماجہ: 1609]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نفاس

(Postpartum Bleeding)

نفاس کیا ہے؟

- بچے کی ولادت کی وجہ سے عورت کے رحم سے نکلنے والا خون ''نفاس'' کہلاتا ہے۔
- حمل ٹھہرنے کے بعد نو ماہ تک حاملہ کو حیض کا خون نہیں آتا پھر بچے کی ولادت کے ساتھ ہی کچھ دنوں کے لیے عورت کے رحم سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔
- جو عورت نفاس کی حالت میں ہو اسے نفاسہ کہا جاتا ہے۔
- دورانِ نفاس عورت ناپاکی کی حالت میں ہوتی ہے۔

نفاس کے خون کی خصوصیات

- یہ خون کے علاوہ رطوبتوں (Mucus)، خلیات (Cells) اور ریشوں (Tissues) وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
- البتہ اسقاط حمل کی صورت میں اس کے ساتھ لوتھڑے بھی شامل ہوتے ہیں۔
- حیض کے خون کی مانند نفاس کا خون بھی رنگت میں سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔
- اس خون کا بہاؤ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔
- بچے کی ولادت کے بعد نفاس کا خون جاری رہنے کی کم سے کم کوئی مدت مقرر نہیں اور زیادہ سے زیادہ مقررہ مدت چالیس دن ہے جو درج ذیل حدیث سے ثابت ہے:

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نفاس والیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چالیس دن یا چالیس راتیں بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر ورس مل لیا کرتی تھیں یعنی چہرے کی رنگت بدل جانے کی وجہ سے۔ [سنن أبی داؤد:311]

ورس: یہ زرد رنگ کی ایک بوٹی ہے جو چہرے کی جھائیاں دور کرنے کے لیے بطور ابٹن استعمال کی جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

حالتِ نفاس میں جائز امور

حالتِ نفاس میں بھی وہ تمام امور جائز ہیں جو حائضہ کے لیے جائز ہیں مثلاً:

- نفاسہ بھی حائضہ کی طرح سب کے ساتھ مل جل کر کھا سکتی ہے۔
- نفاسہ اپنے شوہر اور بچوں کی خدمت اور دیکھ بھال کر سکتی ہے۔
- نفاسہ جائے نماز پکڑ سکتی ہے اور اگر نماز پڑھتے شخص کا کپڑا نفاسہ کو چھو جائے یا نفاسہ کا کپڑا کسی عبادت کرتے شخص کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔
- قرآن پڑھتے ہوئے بڑا یا بچہ نفاسہ کے ساتھ ٹیک لگا لے یا زبانی پڑھتے ہوئے گود میں سر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔
- نفاسہ کے ساتھ لیٹنے کی بھی کوئی ممانعت نہیں۔ (دیکھیے صفحہ:7،8)
- اس کے علاوہ آٹا گوندھنے، کھانا پکانے یا دیگر امورِ خانہ داری انجام دینے، زم زم پینے، روزہ داروں کو کھانا پیش کرنے، بچوں کو کھانا کھلانے اور ان کو نہلانے، خود غسل کرنے یہاں تک کہ میت کو بھی غسل دینا ہو تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

خالق اعلیٰ کی بہترین تخلیق

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ﴾ [التین:4]

''بلا شبہ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے''۔

﴿ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ ﴾ [الانفطار:7]

''وہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر تجھے برابر کیا''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طہارت وعبادات

طہارت

بچے کی ولادت سے پہلے

بچے کی ولادت سے پہلے جب تک عورت کو سفید یا مٹیالے رنگ کے مادہ کا اخراج ہوتا رہے یہاں تک کہ واٹر بیگ بھی پھٹ جائے لیکن ابھی خون جاری نہ ہوتو وہ حالتِ طہر میں ہی ہے۔

- جب زچگی کی علامات مثلاً دردِ زہ کے ساتھ خون کا ہلکا اخراج بھی شروع ہوجائے تو اب وہ حالتِ نفاس میں ہے۔

چالیس دنوں کے اندر

نفاس کا خون جب بھی رک جائے خواہ بیس یا اس سے کم روز ہی کیوں نہ گزرے ہوں، نفاسہ غسل کر کے عبادات شروع کردے گی۔ نفاسہ اگر چالیس دنوں سے پہلے پاک ہوجائے لیکن چندروز بعد دوبارہ خون جاری ہوتو یہ نفاس ہی ہوگا تب نفاسہ نماز، روزہ پھر چھوڑ دے گی اور خون تھمتے ہی غسل کر کے عبادات کے لیے پاک اور شوہر کے لیے حلال ہوجائے گی۔

[بحوالہ مجموع فتاویٰ لابن باز، ج:15، ص:197]

چالیس دنوں کے بعد

نفاس کا خون مسلسل چالیس دن آتے رہنے کے بعد بھی نہ رکے تو دیکھا جائے گا کہ خون اب کن صفات کے ساتھ آرہا ہے۔ حیض کی طرح بدبودار، گاڑھا اور سیاہی مائل ہے تو یہ ناپاکی کے دن ہیں ان کے ختم ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ کیونکہ بعض خواتین کو نفاس ختم ہونے کے ساتھ ہی حیض شروع ہوجاتا ہے اور وہ اسے استحاضہ سمجھ کر خود کو طہارت اور عبادت کے قابل سمجھ لیتی ہیں۔ یہاں بہت محتاط ہو کر حیض اور استحاضہ کی الگ الگ صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے فرق معلوم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی دینی نقصان نہ ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- چالیس دن پورے ہونے کے باوجود خون جاری رہے اور سرخ، پتلا اور بغیر بدبو کے آرہا ہے تو یہ استحاضہ ہے۔اب وہ غسل کرکے ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرے گی۔
- بعض دفعہ نفاسہ کو وقفے وقفے سے خون آتا ہے تو یہ نفاس ہی کا خون ہے۔ چالیس دن یونہی آتا رہے تو نماز، روزہ سے رکی رہے گی۔
- زیادہ دنوں کا وقفہ ہو مثلاً: دس دن خون آئے پھر رک جائے تو غسل کرکے پاک ہو جائے۔ ہفتہ دس دن بعد خون پھر جاری ہو جائے تو نماز، روزہ چھوڑ دے یہاں تک کہ انہی طویل وقفوں کے ساتھ چالیس دن پورے ہو جائیں۔

نفاس ختم ہونے کی پہچان

نفاس کا اختتام ہونے اور طہر میں داخل ہونے کی بھی ویسی ہی علامات ہیں جیسی حیض کے بعد حالتِ طہر میں داخل ہونے کی ہیں مثلاً:

- سفید پانی دیکھ لینا یا خود کو بالکل خشک پا لینا نفاسہ کے طہر کی بھی نشانی ہے۔
- سفید پانی (قُصّہ بیضاء) دیکھنے اور طہارت کا غسل کر لینے کے بعد زرد یا خاکی رطوبت (صفرۃ کدرۃ) نظر آئے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عبادات

نفاسہ اور نماز

• نفاسہ کو ان دنوں طہارت کی حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے خاندان) کی خواتین نفاس کی حالت میں چالیس دن رات تک بیٹھی رہا کرتی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نفاس کی نماز قضا ادا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ [سنن أبی داؤد:312]

• ناپاکی کے دنوں کی نمازیں معاف ہونے اور بعد میں ان کی قضا ادا نہ کرنے کی رخصت خواتین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص عنایت ہے۔ بصورت دیگر ان کے لیے ان دنوں کی تکلیف اور اپنی گھریلو مشقت طلب ذمہ داریوں کی موجودگی میں ہر دن کی پانچ نمازیں شمار کر کے ان کی قضا ادا کرنا آسان کام نہ ہوتا۔

نفاس ختم ہونے کے بعد

جس نماز کے وقت کے دوران طہر کی علامات نظر آ جائیں یعنی کسی بھی طرح کی رنگ دار رطوبت کا اخراج نہ ہو اور سفید پانی نظر آ جائے تو اس وقت کی نماز ادا کرنے کے لیے خواہ تھوڑا وقت ہی رہتا ہو غسل کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بوجہ غفلت و سستی یا باوجود طہر کی علامت کے خواہ مخواہ شک میں مبتلا رہنے سے کوئی نماز ضائع کر دی تو پاک ہونے پر اس کی قضا ادا کرنی ہوگی۔

طہر کے بعد قضا نماز کی ادائیگی کا بہتر وقت

کسی بھی قضا نماز کا وقت شرعی عذر زائل ہونے کے فوراً بعد ہے چنانچہ بلا تاخیر نماز پڑھ لینی چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر

سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر ذکر و عاجزی کے زمرے میں آتے ہیں۔ وضو یا طہارت کی دلیل ثابت نہ ہونے کی وجہ سے نفاسہ یہ سجدے کر سکتی ہے۔ [بحواله مجموع الفتاوی، ج :23،ص:165]

نفاسہ اور روزہ

- طہارت کی حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھنا نفاسہ کو بھی ممنوع ہے۔
- بالاتفاق وضع حمل یا اسقاط کے دن کسی خاتون کا روزہ تھا تو نفاس جاری ہوتے ہی روزہ ختم ہو جائے گا۔ طہر کے بعد اس دن کا قضا روزہ رکھے گی۔
- نفاسہ چالیس دن پورے ہونے پر یا اس سے پہلے طہر دیکھے اور ماہِ رمضان پائے تو غسل کے بعد روزہ رکھنے کی ہمت ہو تو رکھ سکتی ہے۔ البتہ اگر بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے اسے اپنی یا بچے کی صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اسے روزے چھوڑنے کی رخصت ہے جن کی قضا بعد میں ادا کرنا ہوگی۔

نفاسہ اور حج

- نفاسہ کے لیے بھی حج وعمرہ کے وہی احکامات ہیں جو حائضہ کے لیے ہیں:

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو درخت کے قریب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے نفاس کا خون آنا شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان (اپنی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا) کو حکم دیں کہ وہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔ [صحيح مسلم:2908]

- نفاسہ طواف اور نماز کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کرے گی مثلاً: وقوفِ عرفات، منیٰ ومزدلفہ میں قیام، رمی، قربانی، تلبیہ، تسبیحات اور دعائیں وغیرہ۔ [بحواله سنن أبی داؤد:1744]
- طہر شروع ہوتے ہی طواف افاضہ (زیارۃ) کرنا واجب ہے اور اگر سعی بھی پہلے چھوڑ دی ہو تو وہ بھی کرے گی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- حاملہ حج کے تمام مناسک ادا کرلے اور واپسی سے پہلے بچے کی ولادت سے نفاس شروع ہو جائے تو وہ طوافِ وداع کیے بغیر جا سکتی ہے۔ (دیکھیے صفحہ:28)
- نفاسہ کے لیے نماز، روزہ اور حج کے علاوہ اعتکاف، قرآن مجید پڑھنے، جماع، مباشرت وغیرہ کے وہی احکامات ہیں جو حائضہ کے لیے ہیں۔ اسی طرح مسجد، عیدگاہ اور علم کی مجالس میں جانے پر بھی وہی احکامات لاگو ہوں گے جو حائضہ پر ہیں۔

نوٹ: دورانِ نفاس جماع کرنے والے کو حیض میں جماع کرنے والے کی مانند ہی کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نفاسہ کی نمازِ جنازہ

سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی
جو نفاس میں وفات پا گئی تھیں تو آپ اس کے وسط میں
(کمر کے بالمقابل) کھڑے ہوئے۔

[صحیح البخاری:1331]

حالتِ نفاس میں نکاح

کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے یا کسی عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کے لیے عدت گزارنے کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اگر وہ مرحوم یا سابقہ شوہر سے حاملہ تھی تو اس مدت کے دوران حمل واضح ہو جائے تا کہ نئے نکاح کی صورت میں بچے کے نسب کا معاملہ مشتبہ نہ ہو۔ حمل کی صورت میں عدت بچے کی ولادت کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی خواہ چند دن بعد ہو۔

☆ سُبیعہ رضی اللہ عنہا بنت حارث اسلمیہ کے شوہر سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے، حجۃ الوداع کے موقع پر ان کی وفات ہوئی، اس وقت سُبیعہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے چند روز بعد انہوں نے بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے سُبیعہ رضی اللہ عنہا نے بناؤ سنگھار کیا۔ بنو عبد الدار کا ایک آدمی ابو سنابل رضی اللہ عنہ بن بعکک ان کے ہاں آیا تو ان سے کہا: کیا بات ہے میں آپ کو بنی سنوری دیکھ رہا ہوں؟ شاید آپ کو نکاح کی امید ہے اللہ کی قسم! جب تک چار ماہ دس دن نہ گزریں آپ نکاح نہیں کر سکتیں۔ سُبیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب اس نے مجھے یہ کہا تو میں شام کو لباس بدل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ مسئلہ معلوم کرنے گئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسی وقت حلال ہو چکی ہوں جب میں نے بچہ جنا تھا اور اب میں چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔

ابنِ شہاب رحمہ اللہ نے کہا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کوئی بیوہ وضع حمل کے بعد اسی وقت نکاح کر لے جب کہ وہ ابھی نفاس کے خون میں ہو مگر یہ کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ [بحوالہ صحیح مسلم:3722]

صحیح بخاری میں یہی بات درج ذیل الفاظ کے ساتھ آئی ہے:

• مسور رضی اللہ عنہ بن مخرمہ روایت کرتے ہیں، سُبیعہ رضی اللہ عنہا اسلمیہ کو اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند روز نفاس ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تا کہ نکاح کی اجازت لیں اور آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ تب انہوں نے نکاح کر لیا۔ [صحیح البخاری:5320]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نفاس سے متعلق دیگر مفید معلومات

قبل از نفاس

(Antenatal Period)

یہ Prenatal Period بھی کہلاتا ہے۔ بچے کی ولادت سے قبل نو ماہ کا عرصہ ایک حاملہ کے لیے مشقت اور محنت کا ایسا دور ہے جس کی خود اللہ خالق و مالک نے بھی قرآن مجید میں گواہی دی ہے۔ ایک خاتون کو زندگی کی دیگر ذمہ داریاں سنبھالنے کے ساتھ ساتھ جہاں حمل اور بچے کی پیدائش کے مختلف ادوار سے گزرنا پڑتا ہے وہیں فطری طور پر اسے بہت سی طبعی اور جذباتی تبدیلیوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔

طبعی تبدیلیاں

اس نو ماہ کے عرصہ میں عورت میں جو طبعی تبدیلیاں آتی ہیں ان کی تفصیلات بیان کرنے کی یہاں اس لیے گنجائش نہیں کیونکہ ہر عورت دوسری سے مختلف تجربات اور حالات سے دوچار ہوتی ہے، البتہ ان دنوں میں بدلتے مزاج اور جذبات کے حوالے سے عام طور پر تمام خواتین کی کیفیت ایک سی ہوتی ہے۔

جذباتی تبدیلیاں

دورانِ حمل ہارمونز کی تبدیلی دماغ کے اندر پائے جانے والے کیمیائی مادوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا تعلق براہ راست مایوسی اور بے چینی جیسی کیفیات سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اکثر حاملہ خواتین کو تفکرات، خدشات اور وسوسوں میں مبتلا دیکھا جاتا ہے۔ یہ عام قسم کے پریشان کن وہم ہوتے ہیں مثلاً:

- بیٹا ہوگا یا بیٹی؟ (خصوصاً پہلے سے ایک، دو یا زیادہ بیٹیوں والی ماں کا پریشان ہونا)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- درست اعضا والا ہو گا یا معذور؟ (خصوصًا جن خاندانوں میں پہلے سے کچھ ایسے بچے موجود ہوں۔ان کا اس اندیشے سے ذہنی تناؤ اور خوف کی کیفیت میں مبتلا رہنا)
- بچے کی پیدائش نارمل ہو گی یا سرجری سے؟
- میں زندہ نہ بچی تو میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ (حمل کے دوران مطلقہ یا بیوہ ہونے والی ماں ایسے وسوسوں کا زیادہ شکار ہوتی ہے۔)

نفاس اور نفاس کے بعد

(Postnatal Period)

نفاس کا زمانہ حقیقتاً خوشی، اطمینان اور شکر گزاری سے بھرپور زمانہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک لمبے اور مشکل امتحان سے گزار کر اولاد جیسی اتنی بڑی نعمت عطا کر دی لیکن ابھی بھی اس امتحان کا کچھ حصہ باقی ہے۔وہ یہ کہ خوشی کا موقع ہونے کے باوجود بعض زچہ کو پھر ڈپریشن، ذہنی دباؤ اور رنجیدہ حالی کی کیفیات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔اس کو زچگی کا ڈپریشن (Postnatal Depression) کہا جاتا ہے۔

ڈپریشن کی وجوہات

اس عرصہ میں ڈپریشن ہونے کی دو وجوہات ہیں:

1. اندرونی تبدیلی 2. بیرونی تبدیلی

1. اندرونی تبدیلی

- جس طرح دورانِ حمل عورت کو ہارمونز کی تبدیلی سے واسطہ پڑتا ہے اسی طرح ماں بننے کے بعد بھی جسم میں بچے کی خوراک یعنی دودھ کا انتظام کرنے کے لیے قدرت نیا نظام قائم کرتی ہے۔
- تخلیقی کارکردگی میں مددگار اعضا (Reproductive Organs) بھی اپنا کام ختم کرنے

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کے بعد نارمل ہونے میں وقت لیتے ہیں۔

- کچھ ہارمونز (Estrogen and Progesterone) تیزی سے کم ہونے لگتے ہیں۔

تھائرائڈ گلینڈ کے تیارکردہ ہارمونز میں کمی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے عورت ڈپریشن، مایوسی اور دل شکستگی محسوس کرتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض خواتین کا ذہن منفی سوچوں میں گھرنے لگتا ہے، مثلاً: میں عورت کیوں ہوں؟ کیا تمام تکالیف اور مشقتیں صرف عورتوں کے لیے ہیں؟ میں اتنی بھاری ذمہ داریاں کیسے نبھا سکوں گی وغیرہ۔

2. بیرونی تبدیلی

بیرونی تبدیلی کا تعلق اس ماحول سے ہے جس میں اسے نیند کی کمی، سونے کے غیر منظّم اوقات، سخت کمزوری اور ضعف کے باوجود گھر کے کاموں کی ذمہ داری، پہلے بچوں یا فیملی کے دیگر لوگوں کی دیکھ بھال وغیرہ ان سب سے فوراً واسطہ پڑ جاتا ہے حالانکہ ابھی وہ اس کے لیے جسمانی اور ذہنی طور پر قطعاً تیار نہیں ہوتی۔ چنانچہ یہ سب اسے ذہنی دباؤ، غم وغصہ، مایوسی، ڈپریشن، چڑ چڑے پن اور بیزاری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ وہ ہر ایک کے لیے منفی خطوط پر سوچنے لگتی ہے۔ بعض واقعات میں اپنے بچے یا خود کو نقصان دینے کا باعث بنتی ہے۔

حفاظتی تدابیر

- حمل سے پہلے اور حمل کے بعد ہارمونز کی جن تبدیلیوں سے عورت کو واسطہ پڑتا ہے اس کا تعلق براہ راست اس کی اپنی اور بچے کی صحت سے ہے۔ گھر والوں کا تعاون، بہتر نیند، بہتر خوراک کی موجودگی میں سٹریس ہارمون (Cortisol) کی کمی زچہ و بچہ دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

- اس مشکل وقت کی پہلے سے ہی سمجھ داری سے منصوبہ بندی کی ہو، شوہر کو تعاون کے لیے آمادہ کیا ہو، گھر کی دیگر ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹانے کے لیے کسی بہن، کزن، سہیلی، ملازمہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وغیرہ کی کچھ دنوں کے لیے مدد حاصل کی ہوتو ڈپریشن کے متوقع اثرات پر کافی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

- نفاس کی مشکلات کو سمجھتے ہوئے خود کو بھی ذہنی طور پر پہلے سے تیار رکھنا اور جوں ہی جذباتی حالت یا اعصابی تناؤ کا غلبہ ہونے لگے تو ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہونا، اپنی صحت اور بچے کی تندرستی کے لیے دعا گو رہنا فائدہ مند ہے۔ بے شک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔
- ذہن کو منفی جذبات کے تسلط سے نکال کر مثبت اور خوشگوار موڑ دینا جو ماں اور بچہ دونوں کے لیے ہر لحاظ سے فائدہ مند ہے۔ صبر و برداشت، توکل علی اللہ اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے نومولود کو بہترین مسلمان بنانے کی تیاری پر اپنی سوچوں کو مرکوز رکھنا ہے۔ اس کی اچھی تربیت کے لیے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا ہے۔
- حمل کے علاوہ رضاعت کے زمانے میں بھی ماں کی سوچ، اس کا رویہ، اس کا موڈ، یہاں تک کہ اس کے اچھا یا برا، اونچا یا آہستہ بولنا بھی بچے پر اسی مطابقت سے اثر انداز ہوتا ہے۔
- جدید تحقیق بھی اس ثابت شدہ حقیقت کو مان گئی ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ نہ صرف سنتا ہے بلکہ ماں کے ہر طرح کے جذبات اور خیالات کا اثر قبول کرتا ہے۔ چنانچہ ماں کا قرآن کی تلاوت بلند آواز میں کرنا، درس و تدریس کے بابرکت حلقات میں بیٹھنا، با اخلاق، باحیا گفتگو کرنا بچے کے لیے بہت اثر انگیز ہوتا ہے۔

مستقبل میں اپنے بچے کی نیک اور پاکیزہ کردار شخصیت چاہنے والی مائیں کبھی بھی اس بیش قیمت وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شوہر کی ذمہ داری

حائضہ ،نفاسہ اور حاملہ ان دنوں جسمانی ،نفسیاتی اور جذباتی طور پر حساس اور کمزوری کی کیفیت میں مبتلا ہوتی ہیں۔اللہ رحمٰن ورحیم نے ان دنوں میں عبادات کی چھوٹ عنایت فرمائی ہے۔ اس کے شوہر کو بھی اس کی ذمہ داریوں میں تخفیف اور آسانیاں پیدا کرنا،اس کی غلطیوں کا عذر پہچاننا بلکہ بیوی حاملہ ہو جائے تو اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا اور دل جوئی کرنا اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔

☆ اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کام کاج کیا کرتے پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔ [صحیح البخاری:6039]

اسی طرح اس کی صحت اور خوراک کا خیال رکھنا،طبیعت اجازت دے تو باہر کہیں گھمانے پھرانے کو لے جانا،بچوں والی ہے تو کچھ زائد وقت ان کے لیے نکال لینا یہ سب اچھے پرسکون ماحول، بہترین باہمی تعلقات اور مضبوط ازدواجی رشتے کی بقا کے لیے لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿...وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ...۝﴾ [النسآء:19]

”...اور ان (بیویوں) کے ساتھ بھلے طریقہ سے گزر بسر کرو...“۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو“۔ [السلسلة الصحيحة:1835]

☆ مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اور وہ ہم سے بیان کرنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بدزبانی کرتے تھے اور نہ ہی بے ہودہ باتیں کرتے تھے بلکہ آپ فرماتے: ”تم میں زیادہ بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں“۔ [صحیح البخاری:6035]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استحاضہ

(Non-Menstrual Vaginal Bleeding)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استحاضہ کیا ہے؟

- استحاضہ بعض خواتین کی وہ غیر معمولی بیماری ہے جس میں حیض کے دنوں کے علاوہ بھی خون جاری رہتا ہے۔ یہ کبھی مسلسل آتا ہے اور کبھی چند روز کے لیے رک جاتا ہے۔
- جو عورت استحاضہ کی حالت میں ہو اسے مستحاضہ کہا جاتا ہے۔
- یہ حیض یا نفاس کے خون کی طرح نجس نہیں ہوتا۔ استحاضہ کا خون عاذل نامی رگ کے کھل جانے سے نکلتا رہتا ہے اسی لیے اسے رگ کا خون بھی کہا جاتا ہے۔

[نسوانی طبعی خون کے احکام ،ص:59]

☆ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو قریش کے بنی اسد (قبیلہ) میں سے تھیں، روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور بتایا کہ انہیں استحاضہ (کا خون) آتا ہے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا: ''یہ ایک رگ (کا خون) ہے...''۔ [سنن النسائی:201]

ایک دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ سے جب حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کثرت استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''یہ تو شیطان کی ٹھوکر ہے...''۔ [سنن أبی داؤد:287]

اکثر فقہا نے مندرجہ بالا حدیث میں ''شیطان کی ٹھوکر'' سے یہ معنی لیا ہے کہ شیطان چونکہ انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے تو وہ اس عاذل نامی رگ پر کچوکہ لگاتا ہے جس کے نتیجے میں یہ رگ پھٹ پڑتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے۔

- حیض کے دنوں کے علاوہ خون جاری ہونے سے شیطان کو عورت کے طہر اور نماز کے بارے میں شبہ میں ڈالنے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے اس کے دنوں کی عادت بھلوا دیتا ہے اور وہ خاتون عبادات کے معاملہ میں اندازہ کرتے رہنے میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ

اس پر کیا واجب ہے۔ واللہ اعلم [بحواله عون المعبود و حاشيه ابن القيم، ج:1،ص:327]

استحاضہ کے خون کی خصوصیات اور مدت

- یہ خون پتلا ہوتا ہے۔
- رنگت میں سرخ یا زردی مائل ہوتا ہے اور بغیر بدبو کے ہوتا ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں،: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا تو وہ خون اور زردی (نکلتے) دیکھتیں، طشت ان کے نیچے ہوتا۔۔۔۔
[صحيح البخاری:310]

- خون کے اوصاف دیکھ کر حیض اور استحاضہ میں تفریق کی جاتی ہے۔
- اس خون کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ ہر مستحاضہ کا معاملہ دوسری سے مختلف ہے۔

مستحاضہ پاک ہے

- حیض کے دن پورے ہونے کے باوجود جب خون کا اخراج بند نہیں ہوا اور خاصیت میں بھی حیض کے خون سے مختلف آ رہا ہے تو وہ عورت خود کو مستحاضہ تصور کرے گی۔ خون صاف کر کے غسلِ حیض کر لے۔
- اب اس دوسرے خون کے باوجود وہ عورت پاک ہے خواہ کتنا ہی خون جاری رہے۔ وہ دوسری پاک عورتوں کی طرح تمام امورِ عبادات سرانجام دے سکتی ہے۔

مستحاضہ اور پاک عورت میں سوائے چند اُمور کے کوئی فرق نہیں

استحاضہ والی عورت حیض سے پاک ہو کر غسل طہارت کر کے
ہر نماز کے لیے وقت داخل ہونے پر تازہ وضو کرے گی۔
وضو سے پہلے خون دھو کر یا صاف کر کے صاف کپڑا یا روئی رکھ کر
زیر جامہ کو ایسے طریقہ سے پہنے گی کہ خون کہیں سے باہر نہ نکلے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طہارت وعبادات

طہارت

طہارت کے دنوں کا تعین

مستحاضہ کو چاہیے کہ درج ذیل طریقوں کی بنیاد پر حیض اور استحاضہ میں فرق کرے اور ایام حیض گزرنے پر غسل حیض کا اہتمام کر کے اپنی عبادات شروع کرے۔

عادت

عورت کو استحاضہ کی بیماری شروع ہونے سے قبل حیض کے دن معلوم تھے تو وہ ان کے مطابق اندازہ لگا کر اتنے دنوں کے خون کو حیض شمار کرے گی۔ اس کے بعد والا خون استحاضہ سمجھے گی۔

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کا خون کثرت سے آیا کرتا تھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس عورت کو چاہیے کہ اس بیماری کے لاحق ہونے سے پہلے کے مہینے کی ان راتوں اور دنوں کی تعداد کو، جن میں اسے حیض آتا تھا، دیکھ لے اور مہینہ میں اسی اندازے سے نماز چھوڑ دے۔ پھر جب یہ دن گزر جائیں تو چاہیے کہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے پھر اسی میں نماز پڑھے“۔ [سنن أبی داؤد:274]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہوتا ہے، میں پاک نہیں ہو پاتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، یہ رگ ہے اور حیض نہیں ہے۔ جب تمہیں حیض آئے تم نماز چھوڑ دو اور جب یہ گزر جائے تو اپنے سے خون دھو لو اور نماز پڑھو“۔ [صحیح البخاری:228]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خون کی پہچان

ابتدا ہی سے حیض آنے میں بے قاعدگی ہو یا جب حیض آنا شروع ہوا تو ساتھ ہی استحاضہ کی بیماری بھی لاحق ہوگئی جس کی وجہ سے حیض کی عادت معلوم نہ ہوسکی تو اب حیض کے خون کی سیاہ رنگت، بدبو اور اس کے گاڑھے پن کی خاصیت سے حیض کو جانا جاسکتا ہے۔ جب کہ استحاضہ کا خون پتلا اور بغیر بدبو کے ہوتا ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے تو اگر وہ ایسا ہے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا (خون) ہو تو وضو کرو اور نماز ادا کرو“۔ [سنن النسائی:363]

مستحاضہ اگر خون کی پہچان کر کے حیض اور استحاضہ میں فرق کرلے تو خون کی پہچان کا طریقہ عادت کے طریقہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اپنی عمر کی دوسری لڑکیوں کو معیار بنانا

عادت بھی واضح نہیں، خون کی پہچان کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے تو اب تیسری صورت میں اپنے خاندان کی دیگر لڑکیوں کے حیض کی عادت کو معلوم کرنا ہوگا اور پھر اسی کو معیار بنا کر لگ بھگ اتنے دن اپنے لیے نماز روزہ کے ناغہ کے لیے مقرر کیے جاسکتے ہیں اور مقرر کیے جانے والے دن وہ ہوں گے جب عورت کو پہلی دفعہ حیض آیا تھا۔ مثلاً: اگر حیض مہینہ کے ابتدائی دنوں میں آیا تھا تو ابتدائی دن ہی مقرر کیے جائیں گے۔

☆ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کا خون بہت شدت (کثرت) سے آتا تھا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ سے مسئلہ پوچھنے اور آپ کو اس کی خبر دینے آئی۔ میں نے آپ کو اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے گھر پایا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ بہت شدید آتا ہے، اس سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہوں کیونکہ یہ خون کو لے جائے گی‘‘۔انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔آپ نے فرمایا: ’’پھر کپڑا لے لو‘‘۔انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، بہت تیزی سے نکلتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، ان دونوں میں سے جس کو بھی تم اختیار کرلو وہ تمہارے لیے کافی ہے اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہے تو تم اسے زیادہ جانتی ہو‘‘ پھر آپ نے ان سے فرمایا: ’’یہ تو شیطان کی ٹھوکر ہے لہٰذا تم (ہر ماہ) اللہ کے علم کے مطابق اپنے آپ کو چھ یا سات دن تک حائضہ خیال کرو پھر غسل کرو پس اب اپنے آپ کو پاک سمجھو (صرف استحاضہ کا خون رہ جائے) تو تیئس یا چوبیس روز نماز ادا کرو اور روزے رکھو، یہ تمہارے لیے کافی ہے اور جس طرح دوسری عورتیں حیض اور طہر کے اوقات میں کرتی ہیں اسی طرح ہر ماہ تم بھی کرلیا کرو...‘‘۔ [سنن أبی داؤد:287]

[نسوانی طبعی خون کے احکام ،ص:65-60]

کیا حیض سے پہلے آنے والا خون استحاضہ ہے؟

بعض خواتین کو حیض کی عادت والی تاریخوں سے آٹھ، دس روز قبل خون آنا شروع ہو جاتا ہے جس کی کچھ مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً: ان دنوں کوئی مشقت والا کام، تھکا دینے والا سفر، گرم تاثیر والی غذا کا مسلسل استعمال، بوجہ کسی مرض بعض دواؤں کا استعمال، کوئی ناگہانی غم وغیرہ۔ایسے میں اس خون کی پہچان اور علامات مثلاً: پیٹ، ٹانگوں یا کمر میں درد وغیرہ سے اندازہ کرنا ہوگا کہ یہ حیض ہی ہے؟ جو غالباً مذکورہ وجوہات میں سے کسی بنا پر جلدی شروع ہو گیا یا دوسری صورت میں:

1. اس خون کی صفات اور نہ ہی علامات حیض جیسی ہیں۔
2. نہ اس ماہ اس خاتون کی طبعی زندگی میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔
3. اور اس کے اخراج کے دوران حیض بھی اپنی تمام صفات و علامات کے ساتھ اپنے دنوں پر شروع ہو گیا تو پھر یہ رگ کا خون یعنی استحاضہ کا خون ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ولادت سے قبل آنے والا خون

حاملہ عورت اگر بچے کی پیدائش سے چار پانچ دن پہلے خون دیکھے لیکن ابھی ولادت کی تکلیف (دردِ زہ) محسوس نہ کرے یا وضع حمل کی علامت رحم کا منہ کھلنا وغیرہ نہ پائے تو نہ یہ خون حیض کا ہے نہ نفاس کا بلکہ یہ رگ کا خون یعنی استحاضہ ہے لہٰذا اس کی وجہ سے عورت فرض عبادات نہیں چھوڑے گی۔ [بحوالہ فتاوٰی برائے خواتین، ص:94]

سرجری کی وجہ سے خون کا اخراج

بسا اوقات عورت کو ایسا طبی سبب بھی لاحق ہو جاتا ہے جو اس کی شرم گاہ سے خون بہنے کا موجب بنتا ہے جیسے رحم کی کوئی سرجری وغیرہ، تو اس کی دو قسمیں ہیں:

ایسی سرجری جس کے بعد حیض آنا ناممکن ہو

خاتون کے رحم کو آپریشن کے ذریعے جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو اور حیض آنا ناممکن ہو تو اس کا خون اب حیض کا نہیں اور نہ ہی ایسی خاتون کے لیے استحاضہ کے احکام ثابت ہوں گے بلکہ اس کا حکم ایسی خاتون جیسا ہے جو "طہر" کے بعد زرد یا مٹیالے رنگ کی رطوبت دیکھتی ہے تو ایسی خاتون نماز اور روزہ نہیں چھوڑ سکتی، شوہر سے جماع بھی ممنوع نہیں ہوگا۔ نماز کے وقت پر اس خون کو دھونا لازم ہے۔ خون کو روکنے کے لیے پیڈ وغیرہ استعمال کرے گی اور ہر نماز کے لیے اس کے وقت پر وضو کرے گی۔

ایسی سرجری جس کے بعد حیض کا امکان ہو

اسی طرح کوئی خاتون پہلے استحاضہ کی مریضہ تھی اور سرجری کے بعد یہ ممکن ہے کہ اسے حیض آئے گا، تو اس خاتون کو پہلے ہی کی طرح حیض اور استحاضہ دونوں کی الگ صفات کی بنیاد پر دونوں کے الگ دنوں میں فرق کرنا ہوگا، چنانچہ استحاضہ کے دنوں میں ان ہی احکامات پر عمل کرتی رہے گی جن کی پہلے بھی پابند تھی۔ [بحوالہ نسوانی طبعی خون کے احکام، ص:67]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عبادات

مستحاضہ اور نماز

مستحاضہ کے لیے ہر نماز سے قبل وضو کرنا ضروری ہے

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ کی بیماری میں یہ بھی فرمایا تھا:... ''ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتی رہو یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت آجائے''۔ [بحواله صحیح البخاری:228]

وضاحت: ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرنا اور دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے تک اسی وضو سے فرض، سنت اور نوافل پڑھ لینا مراد ہے لیکن اگر فجر کی نماز کے بعد چاشت کے نفل پڑھنے ہوں تو اس کے لیے نیا وضو کرنا ہوگا البتہ استحاضہ والے عذر کے علاوہ کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹا ہو اور نماز ابھی مکمل نہ ہوئی ہو تو دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

دو نمازوں کو جمع کرنے کی سہولت

☆ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت کو (استحاضہ کا) بہت زیادہ خون آتا تھا اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اگر طاقت رکھتی ہو تو ہر نماز کے لیے غسل کرو ورنہ (دو، دو نمازیں) جمع کرلیا کرو!''۔

[سنن أبی داؤد:293]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی آسانیوں کے پیش نظر احکامات میں جو بھی ترامیم کیں وہ اسلام کی خوبی ہے۔ نیز ہر زمانہ اور علاقہ کی عورتوں کی مشکلات اور مصروفیات، پانی کی قلت اور سرد موسم کے تقاضوں کا خیال کر کے مستحاضہ کے لیے بھی یہ سہولت بتائی کہ ہر نماز کے لیے غسل کی بجائے خون (خواہ استنجا سے یا صرف کسی کپڑے وغیرہ سے) صاف کر کے تازہ وضو کرلیا کریں۔ تاکہ ایسی خواتین اس مرض کی حالت میں مزید مشقت میں نہ پڑیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لاعلمی میں چھوڑی گئی نمازیں

مستحاضہ کا نماز، روزہ ترک کرنا شدید غلطی ہے اور غفلت یا لاپروائی کی وجہ سے استحاضہ میں چھوڑی گئی نمازوں اور روزوں کی قضا ادا کرنے کے علاوہ توبہ بھی کرنی ہوگی، البتہ لاعلمی کی وجہ سے استحاضہ کے دنوں میں چھوڑی گئی نمازوں کی اس حدیث سے راہ نمائی ملتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو آئندہ کے لیے راہ نمائی فرمائی لیکن سابقہ نمازوں کو دہرانے کا حکم نہیں فرمایا۔

☆ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے تو میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے اور اتنے دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جتنے دن اس بیماری سے پہلے تمہیں حیض آیا کرتا تھا اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھو۔ [بحواله صحيح البخاری:306،325]

مستحاضہ کا نماز کی محبت میں رونا

رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کے استحاضہ کے بارے میں فرمایا:

یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔

ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا، میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا:

اللہ رحم کرے ہند پر! کاش وہ یہ فتویٰ سن لیتی، اللہ کی قسم!

وہ رویا کرتی تھی اس بات پر کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی تھی۔

[بحواله صحيح مسلم:756]

ہند کو بھی استحاضہ تھا لیکن ان کو حکم معلوم نہ تھا اور اسی لاعلمی کی بنا پر نماز نہ پڑھتی تھیں البتہ تقویٰ کا معیار اتنا بلند تھا کہ نماز نہ پڑھ سکنے کے نقصان پر رویا کرتی تھیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مستحاضہ اور روزے

☆ عدی بن ثابت رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اس کے نانا سے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھنا شروع کرے''۔ [سنن الترمذی:126]

مستحاضہ قرآن پڑھ سکتی ہے

مستحاضہ باوضو ہو کر قرآن مجید، تفسیر کی کتب اور وہ دینی کتابیں بھی جن میں قرآنی آیات درج ہوں بغیر کسی آڑ کے ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح ذکر اذکار، دعائیں، تسبیحات، رقیہ، حجامہ یا کسی میت کو غسل دینا چاہے تو ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی ازواج رضی اللہ عنہن میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ وہ خون اور زردی (نکلتے) دیکھتیں طشت ان کے نیچے ہوتا اور وہ نماز ادا کرتی تھیں۔ [صحیح البخاری:310]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا (ایک دوسری روایت میں) بیان کرتی ہیں کہ بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں۔ [صحیح البخاری:311]

مستحاضہ اور طواف

- طواف ایک عبادت ہے۔ مستحاضہ دیگر عبادات مثلاً: نماز، روزہ اور اعتکاف کی طرح طواف بھی کر سکتی ہے۔ اعتکاف اور طواف چونکہ مسجد میں ہی ہوتے ہیں اس لیے مستحاضہ کے لیے مسجد جانا جائز ہے۔ بیماری سے جاری رہنے والے خون کی وجہ سے حج یا عمرہ کے طواف یا سعی کی ادائیگی متاثر نہیں ہوگی کیونکہ یہ حیض یعنی نجاست نہیں ہے اور مسلسل خون آتے رہنے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کی وجہ سے مستحاضہ کا حکم بھی معذور جیسا ہے البتہ عبادت کی جگہوں پر خون گرنے سے روکنے اور داغ دھبوں سے بچانے کی احتیاط کے پیشِ نظر مستحاضہ کو بہترین طریقہ سے انتظام کرنا چاہیے۔

مستحاضہ اور ازدواجی تعلق

• مستحاضہ، حیض کے دن گزرنے کے بعد جب نماز شروع کر دے تو ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے جماع بھی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ...فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ...۝ ﴾ [البقرة:222]

”... پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو ...“۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حیض کے علاوہ دنوں میں شوہر اپنی بیوی سے مخصوص جسمانی تعلق قائم کر سکتا ہے۔

☆ عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوا کرتا تھا اور ان کے شوہر (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) ان سے جماع کرتے تھے۔ [سنن أبي داؤد:309]

☆ حمنہ بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مستحاضہ ہوتی تھیں اور ان کے شوہر ان سے جماع کیا کرتے تھے۔ [سنن أبي داؤد:310]

مستحاضہ عورت سے نکاح کرنا

جب ایسی عورت سے صحبت (جماع) کرنا جائز ہے تو پھر عقدِ نکاح باندھنا بھی صحیح ہوگا، ممانعت کی کوئی وجہ یا دلیل نہیں۔ [مختصر طهارت کے مسائل برائے خواتین، ص:16]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استحاضہ اور کچھ مزید سوالات

حیض کے ایام کے علاوہ خون کے قطرے اور روزہ

س: جب عورت کو رمضان کے دنوں میں خون کے قطرے (یا سفید پانی کے ساتھ دھاگہ نما خون یا دھبے) نظر آئیں اور یہ خون رمضان کا مہینہ جاری رہے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا؟

ج: جی ہاں! اس کا روزہ صحیح ہوگا، جہاں تک اس خون کے قطروں کا تعلق ہے تو وہ کچھ نہیں بلکہ وہ رگوں سے آنے والا خون ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے: یہ خون حیض نہیں ہے بلکہ نکسیر کی طرح ہے۔ [بحوالہ 60 سؤال فی المحیض، سؤال:6]

غیر منظّم حیض اور دوائیں

س: بے ترتیب حیض کے علاج کے لیے دوائیں لینا شروع کیں جو پندرہ دن سے بھی تجاوز کرنے لگا تھا۔ اب حیض کچھ کنٹرول ہونے لگا ہے لیکن خون کی رنگت تمام دنوں میں تازہ زخم کے خون جیسی سرخ ہوتی ہے اور بعد میں بہت دنوں تک دھبے بھی لگتے رہتے ہیں۔ عبادات کا کیا کروں؟ دوائیں ہارمونز پر اثر انداز ہونے کی وجہ سے اولاد سے بھی محرومی ہے۔

ج: عبادات کے حوالے سے اس خاتون کو اپنے ان غیر منظّم دنوں سے پہلے والی عادت کے دنوں کے معمولات دیکھنے ہوں گے یعنی پہلے سات دنوں کے لیے حیض ہوا کرتا تھا تو اب آٹھویں دن اگر حیض جیسا گاڑھا اور بدبودار خون نہیں رہا تو غسل طہارت کرے اور اس کے بعد خون کا بہاؤ خواہ جتنا بھی ہو یا صرف تازہ سرخ خون کے دھبے ہی لگتے ہوں، اسے نمازیں شروع کر دینی چاہییں۔ ہر نماز کے وقت طہارت اور تازہ وضو کرے، البتہ اگر ابھی تک حیض کی صفات والا خون آرہا ہے تو پندرہ دن پورے ہونے دے پھر غسل طہارت کر لے۔

کپڑوں پر لگنے والا استحاضہ کا خون

س: اگر استحاضہ کا خون کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: ☆ عکرمہ رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعض

ازواج نے اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور انہیں خون آتا تھا اس لیے وہ خون کی وجہ سے اکثر اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔۔۔۔ [صحیح البخاری:309]

اگر مندرجہ بالا حدیث پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ برتن وغیرہ صف یا چٹائی کو خون سے بچانے کے لیے رکھا جاتا تھا۔ جب کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ نماز کے دوران بہنے والا خون کپڑے سے نکل کر ہی صف تک پہنچتا ہوگا۔ لہٰذا اس خون کا کپڑے پر لگ جانا کوئی مسئلہ نہیں، نہ یہ نجس ہوتا ہے البتہ صفائی کی غرض سے دھولیا جائے تو اچھا ہے۔ واللہ اعلم

[بحوالہ مختصر طہارت کے مسائل برائے خواتین، ص:16]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

خون آلود پیڈز کو تلف کرنا

- حیض، نفاس اور استحاضہ کے دنوں میں استعمال شدہ خون آلود کپڑے، کاٹن یا سینیٹری پیڈ زکو درست طریقہ سے ضائع کرنا ہر لڑکی کی ذمہ داری ہے جس سے روشناس کروانا ہر ماں کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ اپنی بیٹی کو پہلی مرتبہ حیض سے متعلق تمام معاملات ومسائل سمجھاتی ہے تب ہی اس سے بھی آگاہ کر دے۔ اس سلسلہ میں تعلیمی اداروں کی سطح پر طالبات کو Menstrual Hygiene Management کی ورکشاپس کروانا بھی کافی فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ بچیوں کو درج ذیل طریقے سکھانا لازم ہے:
- سینٹری پیڈ ز وغیرہ نجس اور بدبودار ہونے کی وجہ سے ایسی جگہ پر اور ایسے طریقے سے تلف (Dispose Off) کیے جائیں جہاں ان پر کسی کی نظر نہ پڑے، نہ ہی کوئی جانور یا چرند پرند (کتے، بلیاں، کوے وغیرہ) انہیں نوچ کر پھیلاتے رہیں۔
- بیرون ملک سفر خصوصًا سفر حج جہاں ہر مسلمان اپنی قوم کی طرف سے سفیر ہوتا ہے، بیت الخلا کے استعمال میں اور بھی زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔ خون آلود پیڈز یا کاٹن، بچوں کے پیمپرز، استعمال شدہ ٹشو پیپر حتیٰ کہ فرش پر بے احتیاطی سے گرایا گیا پانی بھی کسی کو تکلیف اور مشکل میں مبتلا کر سکتا ہے۔ خیال رہے! اپنی کوئی گندگی یا ناگوار بدبو دوسروں کے لیے باعث اذیت نہ بننے پائے۔
- پیڈ ز کو کبھی بھی ٹائلٹ میں فلش نہ کریں۔ اس سے نکاس کے راستے بالکل بند ہو جاتے ہیں اور پلمبنگ کے مسائل بڑھ جاتے ہیں۔ بہتر اور محفوظ طریقہ یہی ہے کہ ہر استعمال شدہ روئی، کپڑا یا سینیٹری پیڈ ز کو رنگ دار یا کالے شاپر میں لپیٹ کر کچرے میں پھینک دیں اگر روزانہ ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو گھر کے کسی پوشیدہ کونے میں رکھتے رہیں اور کم از کم دو دن میں ایک بار گھر کے باہر کچرے کے بڑے ڈبے میں ڈال آیا کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جسم سے خارج ہونے والی عمومی رطوبتیں

عام صحت مند عورت کو تھوڑی بہت رطوبت (Discharge) خارج ہونا نارمل بات ہے۔ اس رطوبت کا کام مردہ خلیات اور بیکٹیریا کو اپنے ساتھ باہر نکالتے رہنا ہے جس کی وجہ سے فرج (Vagina) کا اندرونی حصہ کسی بھی انفیکشن سے صاف، محفوظ اور نم رہتا ہے۔ اس رطوبت کو فرج اور Cervix کے اندرونی حصہ میں پائے جانے والے غدود بناتے ہیں۔ یہ رطوبت سفید اور لیس دار ہوتی ہے۔ اس رطوبت کی نہ بدبو ہوتی ہے اور نہ اس کے خارج ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اس رطوبت کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

لیکوریا

(Leukorrhea)

لیکوریا کیا ہے؟

نارمل بہنے والے مادے کے علاوہ کچھ خواتین کو یہ رطوبت کثیر مقدار میں بہنے کی شکایت رہتی ہے۔ جس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ پانی گاڑھا سفید، پیلا اور بدبودار مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ بیکٹیریا پلنے اور اس کے طویل قیام کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو قابل تشویش بات ہے کیونکہ پھر یہ اس عارضہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے طبی اصطلاح میں لیکوریا کہتے ہیں۔

اقسام اور وجوہات

لیکوریا کی عموماً دو اقسام ہیں 1. فزیولوجیکل 2. پیتھولوجیکل

1. **فزیولوجیکل:** اس قسم میں لیکوریا ایک نارمل فرج سے بکثرت خارج ہونے لگتا ہے۔ خواتین میں عموماً حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کا اخراج پایا جاتا ہے۔ کچھ لڑکیوں میں بلوغت

کے اوائل سے ہی ایسٹروجن ہارمونز کے عدم توازن کی وجہ سے یا حیض شروع ہونے سے پہلے اس کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ یہ بغیر بدبو کے زردی مائل یا کبھی سفید ہوتا ہے۔ عموماً اس قسم کے خارج ہونے والے مادے میں کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ نامناسب طرزِ زندگی، غیر متوازن غذا وغیرہ سے بچنا اس کا علاج ہے۔

2. **پیتھولوجیکل:** اس قسم کی رطوبت میں بدبو، پتلا پن اور کبھی خون کی رنگت بھی شامل ہوتی ہے۔ لیکوریا کی یہ قسم عورتوں کے تولیدی نظام میں کسی خلل مثلاً: بچوں کی پیدائش کے دوران کسی اندرونی زخم یا بار بار حمل گرنے کی وجہ سے یا مانع حمل ادویات کا غیر محتاط استعمال کرنے سے واقع ہوسکتی ہے۔ دوسری وجہ رحم کی کوئی ایسی بیماری ہوسکتی ہے، مثلاً: عورتوں کے تولیدی اعضا کا انفیکشن، الرجی نیز ذاتی صفائی و طہارت سے غفلت بھی اس کے اسباب ہیں۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

دیگر علامات

لیکوریا کی علامات ہر مریضہ میں مختلف ہوسکتی ہیں۔ مزاج میں عدم ٹھہراؤ، طبیعت میں سستی اور تھکاوٹ، سر، پیٹ کا نچلا حصہ، کمر اور ٹانگوں میں درد، بار بار پیشاب آنا، چہرہ پر چھائیاں نمودار ہونا، آنکھوں کے گرد حلقے وغیرہ عام علامات ہیں۔ شدتِ مرض میں رطوبت نکلتے وقت فرج میں جلن اور سوزش رہتی ہے۔ شادی شدہ خواتین اس قسم کے لیکوریا کی مریض ہوں تو حاملہ ہونے کے مواقع کم ہوسکتے ہیں۔

طہارت و عبادات

لیکوریا نجس نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اخراج پر غسل واجب ہے لیکن اس کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکوریا کی مریضہ عام طور پر دو طرح کی صورت حال سے دوچار ہوسکتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اگر لیکوریا کا اخراج مسلسل ہو تو ایسی عورت استحاضہ کے حکم میں آئے گی۔ وہ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک بار وضو کر لے تو وہ اسی وضو سے فرض اور نوافل ادا کر سکتی ہے۔ دوران نماز خارج ہونے والی رطوبت کے لیے پیڈ وغیرہ استعمال کر لے اگلی نماز کے لیے نیا وضو کرنا ہوگا۔

• اگر لیکوریا کا اخراج مسلسل نہ ہو تو جب بھی یہ رطوبت خارج ہو گی وضو ٹوٹ جائے گا۔ چاہے اس کا اخراج نماز میں ہی کیوں نہ ہو۔

دونوں صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

[بحوالہ islamqa.info/ur/answer/50404+3775]

ایسی مریضہ کو کثیر اخراج کے سبب پیدا ہونے والی نمی سے بچاؤ کے لیے لازمًا زیر جامہ کپڑا یا روئی وغیرہ استعمال کرنی چاہیے۔ جسے ضرورت پڑنے پر وہ بلا تاخیر بدلتی رہے۔ عورت کی طبعی نفاست و نظافت بھی یہی تقاضا کرتی ہے کہ وہ کراہت اور بدبو سے خود کو بچائے اور ظاہر و پوشیدہ طور پر ہر طرح صاف ستھری ہو۔

منی کیا ہے؟

جماع کے وقت یا احتلام ہونے پر یہ پانی لذت اور جوش کے ساتھ خارج ہوتا ہے اسے ''مادہ منویہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ مرد کی منی میں تخلیقی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور یہ انزال کے وقت گاڑھی اور سفید ہوتی ہے۔ جب کہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے۔

کپڑے سے آثار یا نشان دور کرنا

منی طاہر ہے۔ کپڑے پر منی تازہ اور گیلی ہو تو دھولیں اور سوکھ گئی ہو تو کھرچ دینا کافی ہے۔

☆ ... عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (منی) لگتی تو آپ کپڑے کے اتنے حصے کو دھو کر (نشان) اتار لیتے تھے۔ پھر آپ اسی میں نماز کے لیے نکل جاتے اور مجھے کپڑے پر دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا۔ [سنن ابن ماجہ:536]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض اوقات میں اس چیز (منی) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنے ہاتھ سے کھرچتی تھی۔ [سنن ابن ماجہ:537]

☆ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو اپنی نیند میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب وہ عورت یہ دیکھے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے''، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا (زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا: میں اس بات پر شرما گئی۔ وہ بولیں: کیا ایسا (احتلام عورت کو) بھی ہوتا ہے؟ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، پھر مشابہت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ یقیناً مرد کا پانی گاڑھا، سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا، پیلا۔ پھر ان دونوں میں سے جو غالب آجاتا ہے یا سبقت لے جائے تو اسی سے (بچے کی) مشابہت ہوتی ہے''۔ [صحیح مسلم:710]

مذی کیا ہے؟

مذی غیر محسوس طور پر نکلنے والا شفاف سفید اور پتلا لیس دار پانی ہے جو شہوت کے متحرک ہونے پر بغیر لذت اور جوش کے خارج ہوتا ہے۔ اس پانی میں تخلیقی صلاحیت نہیں ہوتی۔ حساس نوجوانوں میں معمولی جنسی خیال سے بھی اس کا اخراج ہوسکتا ہے۔ بعض مردوں میں اس کا اخراج بغیر جنسی خیالات یا بلا شہوت بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ مذی نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹتا ہے جب کہ غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی روزہ فاسد ہوتا ہے۔

☆ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے مذی بکثرت آتی تھی۔ چونکہ میرے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) تھیں تو میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے یہ مسئلہ معلوم کر آئیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وضو کرو اور اپنی شرم گاہ کو دھو لو''۔ [صحیح البخاری:269]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ودی کیا ہے؟

ودی وہ سفید گاڑھا پانی ہے جو پیشاب کے آخر میں چند قطروں کی شکل میں خارج ہوتا ہے اور اس کی بونہیں ہوتی۔ جہاں تک اس کے احکام کا تعلق ہے تو ''ودی'' ہر طرح سے پیشاب کے حکم میں ہے۔اس سے وضوٹوٹتا ہے لیکن غسل واجب نہیں ہوتا۔(شرم گاہ کو دھوکر نماز کے لیے وضو کرلیا جائے)۔ [بحوالہ مجموع فتاویٰ لابن عثیمین، ج:11،ص:222]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جنابت

(Sexual Impurity)

جنابت کیا ہے؟

جنابت لفظ کے معنی دور رہنا کے ہیں۔اس کو جنابت اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ شرعاً نماز سے دور رہنے کا سبب بنتی ہے۔شریعت کی رو سے جنابت کا لگنا یا تو انزال یعنی منی کے خارج ہونے یا مرد اور عورت کے ملاپ سے ہوتا ہے۔ [بحواله مفردات القرآن، ج:1،ص:219]

جنابت کے اسباب

- جماع
- احتلام

1. جماع

جماع کا لفظ جمع سے اخذ ہوا ہے جس کے معنی جمع ہو جانا یا باہم ملنا کے ہیں۔عمومی طور پر اس باہم ملنے سے مراد جنسی طور پر ملنا ہے،اسی مفہوم کو جنسی روابط،مباشرت اور ہم بستری کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔

جنبی مومن نجس نہیں

جنبی وضو اور غسل سے پاکیزہ ہونے کا محتاج ضرور ہوتا ہے مگر مومن کی حیثیت سے انسان نجس یا قابلِ کراہت نہیں ہوتا۔حائضہ کی طرح جنبی سے متعلق بھی بعض لوگوں میں بوجہ لاعلمی کچھ غلط عقائد پائے جاتے ہیں،مثلاً:جنبی جس چیز کو ہاتھ لگائے اس میں سے برکت جاتی رہے گی،جنبی عورت کھانا نہیں پکا سکتی،آٹا نہیں گوندھ سکتی حتیٰ کہ جنبی جب تک غسل نہ کر لے اسے مطلقاً نجس قرار دیا جاتا ہے۔

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی جب کہ میں

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جنبی تھا۔آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں آپ کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں آہستہ سے کھسک آیا اور اپنے ٹھکانے پر پہنچا اور غسل کر کے پھر حاضر ہو گیا۔آپ وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا:''اے ابو ہریرہ!تم کہاں تھے''؟میں نے آپ سے کہہ دیا۔تو آپ نے فرمایا:''سبحان اللہ!اے ابو ہریرہ!بے شک مومن نجس نہیں ہوتا''۔

[صحیح البخاری:285]

☆ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو آپ نے (مصافحہ کے لیے) ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔انہوں نے کہا کہ میں تو جنبی ہوں۔آپ نے فرمایا:''مسلمان نجس نہیں ہوتا''۔ [سنن أبی داؤد:230]

طہارت وعبادات

طہارت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿...وَاِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا...۝﴾ [المآئدة:6]

''...اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو خوب پاک ہو جاؤ...''۔

طلوع فجر سے پہلے غسل کر لینا تا کہ نمازِ فجر مل جائے۔یہ سنت بھی ہے اور اس لیے بھی کہ فرشتے جنبی کے قریب نہیں آتے۔

☆ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''فرشتے تین قسم کے لوگوں کے قریب نہیں آتے: کافر کی میت اور خلوق (زعفران ملی) خوشبو لگانے والا مرد اور جنبی شخص جب تک وہ وضو نہ کر لے''۔ [سنن أبی داؤد:4180]

جنبی کا وضو کرنا

غسلِ جنابت کرنے میں خواہ مخواہ کی تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور اسے افضل سمجھتے ہوئے جلد از جلد پاکیزگی اختیار کرنی چاہیے۔اس وقت غسل کرنا ممکن نہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے۔ [صحيح مسلم:700]

دوبارہ ہم بستری سے پہلے وضو

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو ان دونوں کے درمیان وضو کرے''۔ [سنن أبي داؤد:220]

خاوند اور بیوی پر صرف دخول سے بھی غسلِ جنابت واجب ہونا

جماع کے بعد غسلِ جنابت واجب ہے خواہ منی خارج نہ بھی ہو۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اوّل اسلام میں اس بات کی رخصت دی تھی کیونکہ (لوگوں کے پاس) کپڑے کم ہوتے تھے پھر اس کے بعد آپ نے (دخول ہو اور انزال نہ ہونے کی صورت میں) غسل کرنے کا حکم دے دیا تھا اور اس (پہلی رخصت) سے منع کر دیا تھا۔ [سنن أبي داؤد:214]

• انزال یا بغیر انزال کے دخول کرنے کے بعد میاں بیوی دونوں پر غسل کرنا واجب ہونے کے بارے میں امام نووی مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں: ''اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ غسل کا وجوب منی خارج ہونے پر موقوف نہیں بلکہ جب بھی عضو تناسل عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اس پر آج کوئی اختلاف نہیں رہا''۔

[بحوالہ islamqa.info/ur/answers/36865]

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے سونا

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو شرم گاہ کو دھو لیتے اور وضو کرتے جیسا نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

[صحيح البخاری:288]

غسلِ جنابت کا طریقہ

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں ایک ایسی عورت ہوں جو اپنے سر کے بالوں کو بہت مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالو اور پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا لو تو تم پاک ہو جاؤ گی''۔
[صحیح مسلم:744]

☆ ایک دوسری روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: ''ہر لپ کے بعد تم اپنی چوٹیاں نچوڑ لیا کرو''۔
[سنن أبی داؤد:252]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کو جب غسل جنابت کی ضرورت ہوتی تو وہ تین لپ پانی اس طرح لیتی تھی کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ساتھ ملا کر اسے اپنے سر پر ڈالتی اور پھر ایک ہاتھ سے چلو بھر پانی لیتی تو ایک جانب ڈالتی اور دوسرا لے کر دوسری جانب ڈالتی تھی۔
[سنن أبی داؤد:253]

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرم گاہ دھوتے، پھر نماز کی طرح کا وضو کرتے، پھر پانی لے کر انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے اور پھر جب آپ سمجھتے کہ اچھی طرح پانی جڑوں تک پہنچا دیا ہے تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے پھر سارے جسم پر پانی ڈالتے۔ پھر (آخر میں) اپنے دونوں پاؤں دھو لیتے۔ [صحیح مسلم:718]

جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں نہ نہائے جب کہ وہ جنبی ہو''۔ لوگوں نے کہا: پھر اے ابو ہریرہ! وہ کیا کرے؟ انہوں نے کہا: وہ ہاتھوں سے (اس میں سے) پانی لے لے۔ [صحیح مسلم:658]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شوہر، بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے، وہ ایک بڑا پیالہ تھا جسے فرق کہا جاتا ہے۔ [صحیح البخاری:250]

الگ یا اکٹھے غسل کرنے سے پانی پاک رہنا

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے لگن (بڑے برتن) میں سے غسل کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس (پانی) سے وضو یا غسل کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! بے شک میں جنابت سے تھی (اور اسی پانی سے غسل کر رہی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پانی جنبی نہیں ہوتا''۔ [سنن أبی داؤد:68]

غسلِ جنابت کے بعد وضو نہیں

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور دو رکعتیں اور فجر کی نماز ادا کرتے۔ میں آپ کو غسل کے بعد تازہ وضو کرتے نہ دیکھتی۔ [سنن أبی داؤد:250]

جنبی کی تیمّم سے طہارت

﴿...وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝﴾ [النسآء:43]

''...اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے ایک قضائے حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو پھر اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو بے شک اللہ بہت معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے''۔

☆ قبیلہ بنی عامر کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اسلام میں داخل ہوا تو مجھے دین سیکھنے کی فکر ہوئی لہٰذا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے بتایا: مجھے مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ اونٹ اور بکریاں دینے کا حکم دیا اور مجھ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے فرمایا: ''تم ان کا دودھ پیو''۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پانی سے کچھ فاصلے پر رہتا تھا اور میری بیوی بھی تھی۔ مجھے جنابت لاحق ہوتی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھ لیتا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوپہر کے وقت آیا۔ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں تھے، آپ نے فرمایا: ''ابوذر'' میں نے کہا، جی اللہ کے رسول! میں تو ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''کس چیز نے تمھیں ہلاک کیا''؟ میں نے کہا: میں پانی سے دور رہتا تھا اور میرے ساتھ میری بیوی تھی، میں جنبی ہوتا تو بغیر غسل کیے نماز پڑھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پانی لانے کا حکم دیا، ایک کالی لونڈی بڑے برتن میں پانی لے آئی جو برتن میں ہل رہا تھا، وہ بھرا ہوا نہیں تھا پھر میں نے اپنے اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا، پھر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! پاک مٹی پاک کرنے والی ہے خواہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ لیکن جب پانی مل جائے تو اسے اپنی جلد پر بہاؤ''۔ [سنن أبي داؤد:333]

☆ ... عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام سے بھیجا تو میں جنبی ہوگیا۔ میں نے پانی نہ پایا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا''۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا اور ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر پھیر لیا۔
[صحیح مسلم:818]

جنابت کی حالت میں وفات پانے والے کا غسل

- حالتِ جنابت میں وفات پانے والے کو بھی حائضہ کی مانند ایک ہی غسل کافی ہوگا۔
- علما کے مطابق جنبی اور حائضہ جب یہ دونوں فوت ہو جائیں تو ان کو ایک ہی غسل دیا جائے گا اور یہ کافی ہوگا۔ [المجموع شرح المهذب، ج:5، ص:152]
- وفات پانے والے کے جنبی ہونے کا سبب شرعی طور پر جائز ہو یعنی اپنی بیوی سے جماع کیا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہو یا احتلام ہوا ہو تو ایسی حالت میں اس کی موت کے لیے گمان کرنا کہ یہ کمزور ایمان یا برے خاتمے کی علامت ہے، ہرگز مناسب نہیں۔ احادیث سے ثابت ہے کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شہادت جنبی حالت میں ہوئی تھی اور ان کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔

عبادات

نماز اور مسجد

جنبی مرد ہو یا عورت جب تک پاکیزگی حاصل نہ کر لیں، نماز نہیں پڑھ سکتے۔ نہ ہی حالتِ جنابت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا...ؕ ﴾ [النسآء:43]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان نہ لو جو تم کہتے ہو اور نہ ہی حالت جنابت میں (نماز پڑھو) مگر یہ کہ (مسجد کے) راستے سے گزرنے والے ہو یہاں تک کہ غسل کر لو...''۔

روزہ

جنبی مرد و عورت نے روزہ رکھنا ہو اور وقت کم ہو تو سحری کے بعد غسل کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ نماز فجر میں تاخیر نہ ہو۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بسا اوقات رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت کی حالت میں فجر ہو جاتی تھی نہ کہ حالتِ احتلام میں تو آپ غسل فرماتے اور روزہ پورا کرتے۔

[صحيح مسلم:2590]

قرآن مجید اور ذکر اذکار

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے۔

[صحيح مسلم:826، كتاب الحيض:373]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہر حالت میں حالتِ جنابت بھی شامل ہے۔ یہ حدیث عام ہے اور حالتِ جنابت کو اس سے مستثنیٰ کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ دوسرا یہ کہ زبانی قرآن مجید پڑھنا بھی ذکر ہی ہے، اس معاملے میں حائضہ، نفاسہ اور جنبی ان سب کا ایک ہی حکم ہے۔

☆ عکرمہ رحمہ اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حالت جنابت میں بھی اپنی منزل پڑھا کرتے تھے۔ [الأوسط لابن المنذر:624]

☆ ابی مجلز رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: کیا جنبی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ میرے پاس آئے ہیں جب کہ میں نے حالتِ جنابت میں ہی قرآن کے ساتویں حصہ کی تلاوت کی ہے۔ [الأوسط لابن المنذر:625]

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ مؤقف صحیح ہونے کا اشارہ کیا ہے۔

[صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب:7]

البتہ قرآنی آیات کو چھونا جنبی کے لیے بھی ایسے ہی منع ہے جیسے حائضہ ونفاسہ کے لیے۔

حالت جنابت میں تسمیہ اور تکبیر کہتے ہوئے ذبح کرنا

• حَکم کہتے ہیں: میں (اللہ کا نام لے کر جانور) ذبح کر لیا کرتا تھا حالانکہ میں جنبی ہوتا اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''اور تم اس (ذبیحہ) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو''۔

[صحيح البخاري: كتاب الحيض، باب:7]

قصداً منی خارج کرنا

• جمہور علماء کے نزدیک اپنے ہاتھ سے قصداً منی خارج کرنا ناجائز ہے۔

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر انہیں نکاح کی ترغیب دی اور جو نکاح کی قدرت نہ رکھتا ہو اس کے لیے کثرت سے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! جو کوئی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نکاح کی استطاعت رکھتا ہو تو چاہیے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ یہ (نکاح) نظر کو زیادہ نیچے رکھنے والا اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر روزے ہیں کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت توڑنے والا ہے"۔ [صحیح البخاری:5066]

- شہوت پر قابو پانے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

2. احتلام

احتلام لفظ حَلَم سے ہے جس کے معنی خواب دیکھنا ہے۔ [مصباح اللغات، ص:173]

اصطلاح میں احتلام نیند میں جنسی تعلق کے تخیل کو کہا جاتا ہے۔ سونے کی حالت میں خواب کے ساتھ یا بغیر خواب کے منی کا انزال ہوتا ہے جس طرح جماع کے وقت ہوتا ہے۔ یہ ایک فطری مگر غیر اختیاری چیز ہے۔ اس میں کسی کے ارادے یا نیت کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

احتلام بلوغت میں شروع ہونے والی جسمانی تبدیلیوں کی علامات میں سے ایک علامت ہے اور اسی عمر والوں کو احادیث میں "محتلم" کہا گیا ہے۔

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر بالغ (محتلم یعنی احتلام والے) پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے"۔ [صحیح البخاری:2665]

عورتوں کا احتلام

☆ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا (زوجہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے نہیں شرماتا تو کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل کرنا واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، جب وہ پانی دیکھے" تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کیا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تو بچہ کس کے مشابہ ہوتا ہے یعنی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے"۔ [صحیح البخاری:6091]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

احتلام کے بعد غسل واجب ہے

رات یا دن کے وقت نیند کی حالت میں احتلام ہونا جنبی کر دیتا ہے۔اس میں منی کا انزال خواہ لذت کے ساتھ ہو یا بغیر لذت کے، غسل واجب ہو جاتا ہے۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کو یاد نہ ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن لباس گیلا پائے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ غسل کرے'' اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام تو ہوا ہو لیکن لباس گیلا نہ پائے، آپ نے فرمایا: ''اس پر غسل نہیں...''۔ [سنن الترمذی:113]

☆ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی (کی طہارت) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے وضو ہے اور منی کے لیے غسل ہے''۔
[سنن ابن ماجہ:504]

غسل احتلام کا طریقہ

احتلام کا غسل بھی غسلِ جنابت کی طرح ہے اور اس کے لیے بھی تیمّم کی رخصت موجود ہے۔

☆ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، غزوہ ذات السلاسل کی ایک ٹھنڈی رات مجھے احتلام ہو گیا اور مجھے ڈر ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا، تو میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھائی۔ پھر لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور تم جنبی تھے''؟ تو میں نے آپ کو غسل نہ کرنے کا سبب بتایا اور کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴾ [النسآء:29] تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو! یقیناً اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے''۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور آپ نے کچھ نہیں کہا۔ [سنن أبی داؤد:334]

کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم

☆ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شہاب خولانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان تھا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ مجھے اپنے دونوں کپڑوں میں احتلام ہوگیا۔تو میں نے انہیں پانی میں ڈبویا۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ نے مجھے دیکھ لیا انہیں اس کی اطلاع دی۔پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بلا بھیجا اور کہا: تم نے اپنے دونوں کپڑوں کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: میں نے (نیند میں) وہ دیکھا جو سونے والا اپنی نیند میں دیکھتا ہے (یعنی مجھے احتلام ہوا تھا)۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تم نے ان دونوں (کپڑوں) میں کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: اگر تم ان میں کچھ دیکھتے تو اس کا اتنا ہی دھوڈالتے اور میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے سوکھی منی اپنے ناخنوں سے کھرچ ڈالتی تھی۔ [صحیح مسلم:674]

دورانِ حیض ونفاس احتلام ہوجانے پر بھی غسل واجب ہے

دورانِ حیض ونفاس احتلام ہوجائے یا حالتِ جنابت میں حیض آجائے تو غسلِ جنابت مشروع ہے۔اس طرح جنابت ختم ہوجائے گی اور حیض باقی رہے گا۔

ابنِ قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عورت نے حالت حیض میں (بوجہ احتلام) غسلِ جنابت کیا تو اس کا غسل صحیح ہے اور غسلِ جنابت کا حکم زائل ہو جائے گا۔امام احمد رحمہ اللہ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ: جنابت زائل ہوجائے گی اور خون تھمنے تک حیض باقی رہے گا۔

[المغنی لابن قدامۃ ج:1،ص:154]

احتلام اور نماز

منی کا انزال خواہ احتلام سے ہو یا جماع سے، غسل کے بغیر نہ نماز ہے نہ مسجد میں داخلہ اور نہ ہی طواف۔

دورانِ حج وعمرہ احتلام

• احتلام چونکہ بلاقصد، بلا اختیار ہوتا ہے اس لیے دورانِ حج وعمرہ، رات کی نیند میں ہو یا دن کو سوتے میں، حالتِ احرام کو فاسد نہیں کرتا، نہ ہی محرم پر دم یا کفارہ واجب ہوگا۔

[بحوالہ islamqa.info/ur/answers/207243]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• البتہ منی خواہ لذت کے ساتھ خارج ہو یا بغیر لذت کے، رات کی نیند میں ہو یا دن کو سوتے میں محرم پر غسل واجب ہے۔ بغیر غسل کیے مسجد حرام (یا کسی بھی مسجد) میں داخل ہونا جائز نہیں اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف جائز ہے۔ غسل کر لینے سے حالت احرام بدستور قائم رہے گی۔

[islamqa.info/en/answers/143334 بحوالہ]

احتلام اور روزہ

جس کو روزے کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ یا کفارہ نہیں اور نہ ہی اس سے روزہ متاثر ہوتا ہے لیکن منی خارج ہونے کی صورت میں غسل جنابت کرنا ہوگا۔

[islamqa.info/ur/answers/207243]

• ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ انسانی اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہ تو بالکل اسی طرح ہے جیسے کہ سوئے ہوئے آدمی کے حلق میں کوئی چیز داخل ہو جائے۔ [بحوالہ المغنی لابن قدامة، ج:3، ص:130]

حالتِ اعتکاف میں احتلام

• حالتِ اعتکاف میں (سوتے میں) احتلام ہو جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ غسل کرنا ہوگا جب کہ معتکف زوجین کے لیے جماع حرام ہے۔ احتلام کی صورت میں اگر مسجد میں غسل خانوں (حمام وغیرہ) کا انتظام موجود نہیں اور گھر قریب ہے تو معتکف غسل کے لیے گھر جا سکتا ہے۔ [بحوالہ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:2، ص:116]

بیوی سے ہم بستری کے وقت کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا.

اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ تو ان دونوں کو جو اولاد عطا ہوگی اسے وہ (شیطان) نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔

[صحیح البخاری:141]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سن یاس

(Menopause)

سن یاس کیا ہے؟

ایک خاص عمر کو پہنچ کر عورت کو قدرتی طور پر حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہی سن یاس کہلاتا ہے۔ یہ کوئی بیماری یا بیماری کی قسم نہیں بلکہ وہ فطری نظام ہے جس سے ہر عورت کو واسطہ پڑتا ہے۔

سن یاس کی ابتدا

سن یاس کی ابتدا کی کوئی حد معین نہیں۔ اس سلسلے میں ہر عورت دوسری سے مختلف ہے۔ بعض عورتوں کو پینتالیس، پچاس اور بعض کو ساٹھ برس سے بھی زائد عمر تک حیض آتا رہتا ہے۔

سن یاس شروع ہونے کی اوسط عمر اکاون (51) برس ہے۔

اس عمر کے لگ بھگ اگر مسلسل ایک سال تک حیض نہ آئے تو وہ سن یاس ہی شمار ہوگا۔

[medicinenet.com/menopause/definition]

حیض بند ہونے پر ایک سال گزر جانے کے بعد آنے والا خون کسی بیماری کی وجہ سے ہو سکتا ہے جس کا کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کروانا چاہیے۔

سن یاس سے قبل علامات (Perimenopause)

طبعی و ذہنی تبدیلی: خواتین کی اکثریت کو سن یاس سے قبل کچھ عرصہ بعض علامات سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ خواتین کی عمر کا وہ حصہ ہے جس میں حیض بند ہونے کے ساتھ ہی عورت کی بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ میڈیکل سائنس کی زبان میں عورت کی بیضہ دانیوں (Ovaries) کے اہم ہارمونز، ایسٹروجن (Estrogen) اور پروجسٹرون (Progesterone) کا توازن برقرار نہیں رہتا جس کے بعد کچھ ماہ تک یا تو حیض نہیں آتا یا پھر خون کا اخراج کبھی معمول سے کم اور کبھی بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح خون کے اخراج

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کے دورانیہ میں بھی بے قاعدگی آجاتی ہے۔

سن یاس کے اس دورانیہ میں کثرت حیض، کبھی یکدم پسینہ آنا(Hot Flashes)، وزن بڑھ جانا یا کم ہو جانا اور کمزوری یا تھکاوٹ محسوس ہونا، دل کی بیماریوں کا امکان بڑھنا، یاداشت میں کمی ہونا، کم خوابی، ہڈیوں کا کمزور اور بھر بھرا ہونے کا عمل (Osteoporosis) شروع ہو جانا وغیرہ عمومی علامات ہیں۔

جذباتی ونفسیاتی تبدیلی: سن یاس کی ابتدائی علامات کے طور پر اکثر خواتین کی شخصیت اور مزاج میں کچھ نمایاں تبدیلیاں آنے لگتی ہیں مثلاً: اعصابی تناؤ محسوس کرنا، بہت زیادہ حساس ہو جانا، کبھی بلاوجہ رونے کو جی چاہنا اور کبھی اچانک خوش ہو جانا(Mood Swings)، کبھی ڈپریشن اور ذہنی دباؤ کا شکار ہونا، جنسی خواہش میں کمی ہو جانا، کسی ایک کام پر دل نہ ٹکنا، غصہ جلدی آجانا وغیرہ۔

پیشگی علم وآگاہی

اکثر خواتین کو اس تبدیلی کے متعلق پہلے سے علم وآگہی نہ ہونے کی بنا پر کئی پیچیدگیوں اور صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو بالواسطہ ان کی روزمرہ زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔اس لیے یہ لازم ہے کہ پینتیس، چالیس سال کی عمر سے ہی خواتین کو سن یاس میں داخل ہونے کی مذکورہ بالا تمام علامات اور کیفیات سے روشناس کرایا جائے۔ان مسائل سے قبل از وقت آگاہ ہونے کی حکمت میں اس کی تیاری اور منصوبہ بندی کرنا شامل ہے۔جس میں:

- روزانہ ورزش اور چہل قدمی
- سونے جاگنے کے اوقات میں نظم وضبط
- وٹامن ڈی، کیلشیم اور آئرن سے بھرپور غذا کا استعمال وغیرہ شامل ہے۔

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طہارت اور عبادات

سن یاس اپنی علامات سمیت یک بارگی شروع نہیں ہو جاتا، نہ ہی اس دوران حیض کا خون فورًا بند ہو جاتا ہے بلکہ عمومًا اس نئی جسمانی تبدیلی کے عمل سے مرحلہ وار گزرنا پڑتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں طہارت اور عبادات کے احکامات جاننا بے حد ضروری ہیں۔ مثلاً:

بے ترتیب حیض

- ابتدائی سن یاس میں خواتین کی اکثریت کو حیض کا خون بے ترتیب وقفوں کے ساتھ آنے لگتا ہے تو ایسے میں جن دنوں میں (حیض کی صفات والا) خون آ رہا ہو تو ان دنوں میں نماز، روزہ چھوڑنا ہو گا اور شوہر کے ساتھ مقاربت بھی حلال نہیں۔ جب خون بند ہو جائے تب غسل کر کے عبادات شروع کر دے اور شوہر کے لیے حلال ہو گی۔
- اگر خون دوبارہ جاری ہو اور حیض کے خون جیسا نہ ہو تو یہ "دمِ فاسد" یعنی استحاضہ ہے۔ اسی بنیاد پر طہارت، نماز، روزہ کے احکامات استحاضہ میں عبادت کے احکامات جیسے ہی ہیں۔ وہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر استنجا کر کے صاف روئی یا پیڈ رکھے گی اور وضو کر کے نماز پڑھے گی۔

جراحی سن یاس (Surgical Menopause)

☆ جن خواتین کی بچہ دانی (Uterus) معہ بیضہ دانیاں (Ovaries) بذریعہ سرجری نکالی گئی ہوں ان میں سن یاس اچانک شروع ہو جاتا ہے۔

سن یاس میں بعض قسم کی رطوبت کا اخراج

بسا اوقات سن یاس میں بعض خواتین کو سبز یا بھورے رنگ کی رطوبت کا اخراج رہتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ خون نہیں آتا تو یہ ناپاکی نہیں ہے۔ وہ عورت نماز، روزہ جاری رکھے گی، البتہ خود کو صاف رکھنا اور ہر نماز کے لیے نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرنا بہر حال ضروری ہے کیونکہ عبادات کے معاملہ میں ان رطوبتوں کا حکم استحاضہ جیسا ہی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سن یاس میں طلاق یافتہ کی عدت

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝ ﴾ [الطلاق:4]

''اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم (ان کی عدت کے بارے میں) شک کرو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت وضع حمل تک ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا''۔

اپنے کل کے لیے کچھ کرنے کا بہترین وقت

- جن خواتین کو وسعت، خوش حالی اور وسائل میسر نہیں تھے اور وہ کسی گھریلو مدد کے بغیر روزمرہ کاموں میں اتنی مصروف رہیں کہ انہیں آخرت کے لیے کمائی کرنے کا زیادہ وقت نہیں مل سکا، انہیں زمانہ سن یاس میں سنجیدگی سے مقصد زندگی پر غور کرنے اور اپنے کل کے لیے کچھ کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔
- اہم اسلامی ارکان نماز، روزہ کی ادائیگی کے علاوہ دیگر عبادات و تسبیحات کرنا، صبح سے پہلے جاگ جانا وغیرہ سن یاس میں مجموعی صحت پر خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب، قرآن مجید سے جڑنے کا اسے موقع مل جاتا ہے تو اسی میں بے پناہ سکون بھی ملتا ہے۔ اپنی اگلی نسلوں یعنی پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور ان کے ساتھیوں اور دوستوں وغیرہ کے لیے درس و تدریس کا کام بھی کیا جا سکتا ہے۔
- عبادات میں روزمرہ فرائض کے علاوہ پچھلی زندگی کے قضا روزے رکھنے اور نمازوں کی کمی کوتاہی پوری کرنے کے لیے زائد نوافل کا اہتمام کرنے کا خاص طور پر یہی زمانہ ہے۔ کیونکہ اس کے بعد وہ عمر آجاتی ہے جس میں عموماً ضعف، کمزوریوں، بیماریوں اور بسا اوقات معذوریوں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور محتاجیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ نے اس آدمی کے عذر کے متعلق حجت تمام کر دی جس کی موت کو یہاں تک مؤخر کیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا''۔ [صحیح البخاری:6419]

• اس وقت صحت اور فراغت کے دن حسرت اور پچھتاوا بن کر یاد آتے ہیں پھر چاہنے کے باوجود جب کچھ عمل ہو نہیں سکتا تو زندگی بے معنی، بے وقعت اور بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔ ذہنی پریشانی (Emotional Distress) بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، اسی لیے:

☆ ...ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو اور اپنی صحت کو مرض سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔

[بحوالہ صحیح البخاری:6416]

سن یاس اور قربِ الٰہی

وہ خواتین جو سن یاس سے گزر رہی ہوں انہیں چاہیے کہ اس دوران ہونے والی تبدیلیوں کے تصور سے خود پر کسی قسم کی پریشانی طاری کرنے یا منفی سوچوں کو دعوت دینے کی بجائے اس نئے چیلنج کو دینی راہ نمائی کے ساتھ قبول کریں۔ گزرے ہوئے سالوں میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضائل و برکات پر اس کا شکر ادا کریں۔ آئندہ کے لیے اس انعام و رحمت پر مسرور رہیں کہ اب بھرپور عبادات کے ساتھ اللہ رب العزت سے قریب تر ہونے کا موقع ملا۔

دین کی سمجھ اور قدر دانی

معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے

اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی

اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے''۔

[صحیح البخاری:71]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

PERIOD TRACKER

DAY	JAN	FEB	MAR	APR	MAY	JUN	JUL	AUG	SEP	OCT	NOV	DEC
1												
2												
3												
4												
5												
6												
7												
8												
9												
10												
11												
12												
13												
14												
15												
16												
17												
18												
19												
20												
21												
22												
23												
24												
25												
26												
27												
28												
29												
30												
31												

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مصادر و مراجع

- **القرآن الكريم**
- **جامع البيان فی تأویل القرآن،** لـمحمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی،أبو جعفر الطبری، المحقق: أحمد محمد شاکر، الطبعة الأولیٰ: 2000، الناشر: مؤسسة الرسالة.
- **صحیح البخاری** ،لامام أبی عبدالله محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی، الطبعة الثانیة: **1999**، دارالسلام للنشر و التّوزیع، الرّیاض.
- **صحیح مسلم**،لامام أبی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الطبعة الاولیٰ: **1998**، دارالسلام للنشر و التّوزیع، الرّیاض.
- **سنن أبی داؤد**،لامام أبی داؤد سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن شداد بن عمرو الأزدی السّجستانی، الطبعة الاولیٰ: **1999**، دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **سنن الترمذی**،لامام أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سؤرة ابن موسیٰ الترمذی، الطبعة الاولیٰ: **1999**، دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **سنن النسائی الصغرٰی،** لامام أبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی ابن سنان النسائی ، الطبعة الاولیٰ: **1999**،دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **سنن ابن ماجه،** لامام أبی عبدالله محمد بن یزید الربعی ابن ماجه القزوینی، الطبعة الاولیٰ: **1999**، دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **المؤطأ لامام مالك بن انس رضی الله عنه،** صححه و رقمه و خرّج أحادیثه و علّق علیه: محمّد فؤاد عبد الباقی، دارالحدیث خلف جامع الأزهر.
- **صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان** ، لامام أبی حاتم محمد بن حباب بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معبد، التمیمی، الدارمی،البستی، الطبعة الثانیة: **1993**، مؤسسة الرسالة ـ بیروت **1986**، دار القیم ـ الدمام.
- **صحیح الترغیب و الترهیب،** لأبی عبد الرّحمٰن محمد ناصرالدین الألبانی ،الطبعة الاولیٰ: **2000**، مکتبة المعارف للنشر و التوزیع، الریاض.
- **سلسلة الأحادیث الصحیحة،** لأبی عبد الرّحمٰن محمد ناصر الدین الألبانی: **1995**، مکتبة المعارف للنّشر و التّوزیع، الرّیاض.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

۞ **مجموع الفتاوى**، لتقى الدين أبو العباس أحمد بن عبدالحليم بن تيمية الحرانى، المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، الطبعة: **1995**، الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية.

۞ **الأوسط فى السنن و الاجماع و الاختلاف**، لأبى بكر محمد بن ابراهيم بن المنذر النيسابورى، تحقيق: أبو حمّاد صغير أحمد بن محمد حنيف، الطبعة الأولىٰ: 1985، الناشر: دار طيبة۔ الرياض۔ السعودية.

۞ **المغنى**، لأبى محمد موفق الدين عبد اللّٰه بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلى المقدسى، الطبعة:1968، الناشر: مكتبة القاهرة.

۞ **بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع**، لعلاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الكاسانى الحنفى، الطبعة الثانية:1986، الناشر: دار الكتب العلمية.

۞ **المحلىٰ بالآثار**، لأبى محمد على بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسى القرطبى الظاهرى،الناشر: دار الفكر ۔بيروت.

۞ **المجموع شرح المهذب**، لأبى زكريا محى الدين يحى بن شرف النووى، الناشر: دار الفكر .

۞ **عون المعبود وحاشية ابن القيم** ، لمحمد أشرف بن أمير بن على بن حيدر الصديقى العظيم آبادى، الطبعة الثانية:1415ھ، الناشر:دار الكتب العلمية۔بيروت.

۞ **الشرح الممتع على زاد المستقنع**، لمحمد بن صالح بن محمد العثيمين، الطبعة الأولىٰ: **1428ھ**، الناشر:دار ابن الجوزى.

۞ **فتاوىٰ نور على الدرب**، لعبد العزيز بن عبد اللّٰه بن باز، أعتنى به: أبو محمد عبد اللّٰه بن محمد بن أحمد الطيار ۔أبو عبد اللّٰه محمد بن موسى الموسى.

۞ **الموسوعة الفقهية الكويتية**، صادر عن: وزارة الأوقاف و الشؤن الاسلامية۔ الكويت، الطبعة: من1404۔1427ھ۔

۞ **مجموع فتاوىٰ ورسائل**، لمحمد بن صالح العثيمين، جمع وترتيب: فهد بن ناصر بن ابراهيم السليمان، الطبعة الأخيرة:1413ھ، الناشر: دار الوطن للنشر۔الرياض.

۞ **مجموع فتاوىٰ ومقالات متنوعة**، لعبد العزيز بن عبد اللّٰه بن باز، جمع وترتيب: محمد بن سعد الشويعر، الطبعة الثانية.

۞ **60 سؤالا عن أحكام الحيض**، لمحمد بن صالح العثيمين.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- رسالة فی الدماء الطبیعة للنساء، لمحمد بن صالح العثیمین.
- مفردات القرآن، لامام راغب أصفهانی، ترجمہ وحواشی: مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، ناشر: شیخ شمس الحق، مطبع: عرفان افضل پریس.
- مصباح اللغات، مرتّبہ: أبو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، ناشر: قدیمی کتب خانہ، کراچی.
- فتاوٰی برائے خواتین، جمع وترتیب: محمد بن عبدالعزیز المسند، ترجمہ: جاراللہ ضیاء، ناشر: دارالسلام.
- فتاوٰی اسلامیہ، جمع وترتیب: محمد بن عبدالعزیز المسند، ترجمہ: محمد خالد سیف، ناشر: دارالسلام.
- نسوانی طبعی خون کے احکام، محمد بن صالح العثیمین، ترجمہ وتخریج: حافظ ریاض احمد، ناشر: عبداللہ حنیف پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز ملتان .
- فتاوٰی برائے خواتینِ اسلام، ترجمہ: محمد اشفاق سلفی، زیر اہتمام: ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، ناشر: دارالکتاب والسنۃ.
- عورتوں کے لیے صرف...!، ترجمہ: حافظ عبداللہ سلیم، طبع: 2011، ناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض.
- مختصر طہارت کے مسائل برائے خواتین، عبدالوکیل ناصر، ناشر: ادرہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان
- https://islamqa.info/ur/answers
- https://islamqa.info/en/answers
- https://medicinenet.com/menopause/definition

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الحمد للہ

اس تعریف والے، عظمت والے، بڑائی والے، بلند شان والے رب کا شکر جس کی دی گئی توفیق سے یہ چھوٹی سی کوشش اور خدمت پایہ تکمیل کو پہنچ سکی۔

یارب!

اس کاوش میں میرے ساتھ اپنے وقت اور محنت کا حصہ ڈالنے والے تمام معاونین کو بہترین اجر عطا فرما۔ اس کتاب کو میرے پیارے والدین اور تمام معزز و مکرم اساتذہ جنہوں نے آج تک مجھے دینی یا دنیاوی علم سے سرفراز کیا ان کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین، یارب العالمین!

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء وطالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن کورس
- تدبر القرآن کورس
- صوت القرآن کورس
- فہم القرآن کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید کورس
- تعلیم القراءات العشرۃ الصغریٰ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- تعلیم الحدیث کورس
- حی علی الفلاح کورس
- خط وکتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک
- فقہ اسماء اللہ الحسنیٰ

ہمارے بچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الھدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا اے لیول تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عید الاضحی کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی راہنمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر
- میرج بیورو

شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہنمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **میڈیا پروڈکشن:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز میڈیا فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں۔

☆**Alhuda Apps:**

• Quran for All • Quran in Hand • Learn Quran • Alhudalive • Duain
• Asmaa' Allah al-Husna • Quranic & Masnoon Duas • Wa Iyyaka Nastaeen • Dua Kijiay
• Supplications for Traveling • Sonay Jagnay Kay Azkaar • Hajj & Umrah • Quran Qaida

☆**Alhuda e-Learning:**

Alhuda e-Learning is a free platform for learning authentic knowledge of Quran and Sunnah under teacher supervision.

یہ ایک ایسا فری ایپ ہے جو موجودہ دور کی ضرورت کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی ملک میں نہ صرف باقاعدگی سے کلاس لے سکتے ہیں بلکہ لیکچرز ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

• Learn as a student/guest. • Attendance marking and points calculation.
• Communication with Group Incharge via WhatsApp. • Download audios
• Listen anywhere anytime • Live classes on Zoom.

☆ **Websites:** www.alhudapk.com | www.farhathashmi.com
☆ **Facebook:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/
☆ **YouTube:** www.youtube.com/drfarhathashmi official/
☆ **Telegram Channels:** https://telegram.me/ThePeralsofWisdom

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

انصاری خواتین کی تعریف میں کہا:

... انصاری عورتیں بھی کیا خوب عورتیں ہیں

کہ دینی سمجھ پانے میں حیا انہیں نہیں روکتی...

[صحیح مسلم:332]

978-969-690-051-1

04010158

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.